

”ہم نے چاہا ہے تمہیں قلب سے“

از حورین خان

کچھ سلسلے بہت عجیب ہوتے ہیں ہمیشہ وہ نہیں ہو سکتا جو ہم چاہتے ہیں اور بے شک جو سوچ سے ہٹ کر ہو وہی ہمارے لیے بہتر ہے لیکن اسے سمجھنے میں ہمیں دیر لگتی ہے کبھی کبھی ہم اپنی ضد اور غلط رویوں کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں اللہ سے دوری ہمیں برائی کے دلدل میں پھینک دیتی ہے لیکن اللہ بہت غفور و رحیم ہے ہمیں وہاں سے بچا لیتا ہے یہ کہانی دو ایسے نفوس کچھ سلسلے بہت عجیب ہوتے ہیں ہمیشہ وہ نہیں ہو سکتا جو ہم چاہتے ہیں اور بے شک جو سوچ سے ہٹ کر ہو وہی ہمارے لیے بہتر ہے لیکن اسے سمجھنے میں ہمیں دیر لگتی ہے کبھی کبھی ہم اپنی ضد اور غلط رویوں کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں اللہ سے دوری ہمیں برائی کے دلدل میں پھینک دیتی ہے لیکن اللہ بہت غفور و رحیم ہے ہمیں وہاں سے بچا لیتا ہے یہ کہانی دو ایسے نفوس کی ہے جن کی سوچیں اور رہن سہن بھی مختلف ہیں۔ یہ سفوان لودھی اور انیرا ملک کی کہانی ہے

یہ ہسپتال کا منظر ہے جہاں موجود اک

اک انسان آئی۔سی۔یو میں بہت سی مشینوں میں جکڑے بے سدھ پڑے عزیز جان

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

شخص کی زندگی کے لیے دعائیں مانگنے میں مصروف ہیں ماما پلینز ان سے کہیں مجھے
چھوڑ کر مت جائے ماما۔۔۔ میں ان کے بغیر کچھ نہیں ہوں پلینز ماما پلینز وہ
بے تحاشہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی
تھی اور اپنے روح سے جوڑے انسان کو بار بار پکار رہی تھی پر وہ شخص تو شاید آج
کچھ سننا ہی نہیں چاہتا تھا اور دنیا و جہاں سے بے خبر بے سود بیڈ پر پڑا تھا
اللہ تعالیٰ پلینز پلینز ان کو نئی
زندگی عطا کر دیں میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں
پلینز اللہ جی میرے گناہوں کی یہ سزا مت دیں مجھے ان کی عادت ہے
اب سے آپکی ہر بات مانوں گی اور انہیں بھی بالکل تنگ نہیں کروں گی پلینز انہیں
"دوبارہ زندگی کی طرف لوٹا دیں"
وہ بلک بلک کر اللہ تعالیٰ سے اپنے محبوب شوہر کی زندگی مانگ رہی تھی
میرا بچہ بس کر دو کتنا روگی انشا اللہ اسے کچھ نہیں ہوگا اللہ سب بہتر کرنے والا"
ہے۔ "ناہید بیگم کو اپنی بہو کم بیٹی کو ایسے تکلیف میں مبتلا دیکھ کر اور بھی تکلیف ہو
رہی تھی اک طرف عزیز جان بیٹا زندگی و موت کے بیچ جھول رہا تھا
آٹھ سو گز کے رقبے پر بنی یہ شاندار حویلی "جنت پیلس" واقعی جنت ہے اس حویلی

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

کے مکینوں نے اسے جنت بنایا ہے یہاں لودھی خاندان کی اک خوبصورت دنیا آباد ہے



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

پتچ کلر کی شرٹ اس پر رائل ہیلو کوٹ
پینٹ کلائی میں گھڑی۔ دراز قد کھڑی ناک چمکتا گندمی رنگ چہرہ براؤن آنکھیں بلاشبہ
وہ انسان سفوان لودھی
السلام و علیکم بابا جان ماما جان میری چاچیز جان اور میرے پیارے بہن اور بھائیوں صبح
بجیر کیسے ہیں آپ سب - اس نے ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے سب سے کہا

READING POINT

..وعلیکم السلام بر خوردار الحمد للہ ہم ٹھیک ہیں "اور آج دیر سے اٹھے تھے کیا؟؟"
نہیں بابا جان اپنے ٹائم پر اٹھ گیا تھا نماز پڑھنے کے بعد ذبیر بیگ اینڈ گروپ اف "
کمپنی سے آج ہونے والی ڈیل کے سلسلے میں فائل سٹیڈی کرنے بیٹھ گیا تھا اس لیے
دیر ہوگئی۔ "اسنے ناشتہ کرتے ہوئے آرام سے تفصیل بتائی

ہاں سفوان ہم آپ سے اس بارے میں ہی بات کرنے والے تھے وہ ڈیل بہت
امپورٹنٹ ہے ہمارے لیے۔ "حمید صاحب نے سفوان سے کہا

جی بابا آپ بے فکر رہیں انشاء اللہ ڈیل ہمیں ہی ملے گی اور اگر ناملی تو اس میں اللہ
کی بہتری ہوگی۔۔ سفوان نے اطمینان سے کہا
وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا کسی کام کو لے کر زیادہ ٹینس نہیں ہوتا تھا اپنا کام دل لگا کہ
کرتا اگر پھر بھی فیصلہ اسکے حق میں نا آتا تو اسکو یہ سمجھ کر بھول جاتا کہ اس میں
ضرور اللہ نے میرے لیے بہتری رکھی ہوگی
،السلام و علیکم آل۔۔۔ وجدان، سعد

امان اور بلال نے ایک ساتھ سب کو سلام کیا
وعلیکم السلام۔ سب نے ایک ایک کر کے جواب دیا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اور بھی آپ کی سب کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔ حمید صاحب نے بلال سعد اور
امان سے پوچھا
جلد ہونے والے exams کی تیاری چل رہی ہے exams بہت اچھی بڑے بابا
ہیں۔ امان نے کہا
چلیں بھائی آؤفس۔۔ وجدان نے ناشتے سے فارغ ہوتے ہوئے۔
ہاں چلو۔ "سفوان نے بھی جانے کے لیے اٹھا تبھی سعد بولا
بڑی ماما اب انکے بھی ہاتھ پیلے کر دیں کب تک تنہا زندگی گزاریں گیں۔۔ سعد"
مصنوعی آہ بھرتے ہوئے کہا
ہائے ٹھیک کہہ رہا ہے تو یار واقعی میں تنہا رہ رہ تھک گیا ہوں تجھے کتنی فکر ہے
میری۔ وجدان نے سعد کو داد دی
میں آپکی نہیں سفوان بھائی کی بات کر رہا ہوں آپ تو فکس ہیں یہ تو وہ بھی نہیں"
ہیں۔۔ سعد نے فوراً تصحیح کی وجدان کی
دفع ہو جاؤ ہونہ۔۔ آیا بڑا۔ وجدان نے جل کر کہا
ویسے ماما سعد ٹھیک کہہ رہا جلدی اب بھائی کی شادی کرا دیں۔ "بلال نے بھی سعد کی
ہاں میں ہاں ملائی
پیٹا میں تو کب سے اس سے کہہ رہی ہوں لیکن یہ سنے تب نا اگر زیادہ بولو تو"

READING POINT

کہتے ہیں ماما میری کونسی عمر جا رہی ہے جب ہونی ہوگی ہو جائے گی میں تو بڑی پریشان ہوں "ناہید بیگم بہت پریشان تھیں سفوان کی شادی کو لے کر۔
سعد تمہیں زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ماما آپ بھی کس کی باتوں میں آ رہی ہیں "سفوان کو اپنی شادی کا ٹاپک زیادہ پسند نہیں تھا اس لیے بولا
چلو وجدان لیٹ ہو رہیں ہیں۔ سفوان نے کہا
اچھا اللہ حافظ سب اپنا خیال رکھنا
ناہید بیگم نے دونوں کو پیار کیا اور چلے گئے۔۔۔۔۔

اٹھ جاؤ میری جان آج یونیورسٹی کا فرسٹ ڈے ہے کیا آج لیٹ ہونے کا ارادہ ہے "حنا بیگم اسے اٹھانے کی جدوجہد میں مصروف تھیں اور اسنے تو آج قسم کھائی تھی کہ اٹھنا نہیں ہے

کیا ہے ماما سونے دیں نا ویسے ہی رات میں لیٹ سوی بدتمیزی نیند آکر ہی نہیں دے رہی تھی "اسنے نیند سے بوجھل اونچی آواز میں کہا
میں تو جا رہی ہوں اب تمہارے بابا ہی اٹھائیں گے تمہیں۔۔ حنا بیگم نے تنگ لہجے میں کہا اور چلی گئیں

ہاں جائیں اک کوئی سونے نہیں دیتا صبح ہی صبح آجاتے ہیں۔۔ اور وہ بڑبڑاتے ہوئے

پھر نیند میں گم ہو گئی

کیا ہوا اتنے غصہ میں کیوں ہیں۔۔۔ جزلان صاحب نے آؤفس کے لیے تیار ہوتے ہوئے حنا سے پوچھا جو تھوڑا غصہ میں لگ رہیں تھیں۔

آپ کی لاڈلی کی وجہ سے آپ کے لاڈ پیار نے بالکل بگاڑ رکھا ہے آج یونیورسٹی کا پہلا دن اور میں اٹھا اٹھا کر تھک گئی ہوں ملازمہ کو اٹھانے بھیجا اسکو کمرے سے نکال دیا ذرا نام کو تمیز نہیں آپ کی بیٹی کو کسی بات کرنے کی "حنا بیگم نے غصہ سے کہا ارے آپ بھی خواہ مخواہ ہی غصہ کر رہیں ہیں ابھی بچی ہے ٹھیک ہو جائے گی۔ آپ زیادہ بیٹی کو کچھ نا کہا کریں اس خاندان کی اکلوتی بیٹی ہے وہ۔" وجدان نے سکون سے اپنی بیٹی کی سائیڈ لی جو حنا بیگم کو مزید غصہ دلا دیا

بچی بچی نہیں رہی ہے اب پورے 19 سال کی ہو گئی ہے آپ اسی لاڈ پیار کی وجہ آج وہ ضدی اور بد تمیز ہو گئی ہے جو جب منہ میں آتا ہے بول دیتی ہے مجھے بہت فکر رہتی ہے اس کی کیا کرے گی اسکا جو ان کے نصیب میں لکھا ہے۔۔۔ انہوں نے غصے میں اور آخر میں پریشانی سے کہا

کتنی بار ہم نے آپ سے کہا ہے اسکی شادی کا بار بار نہ بولا کریں ابھی ہمارے پاس رہے گی اسکی ابھی کوئی شادی کی عمر نہیں ہے آپ فکر نا کریں ہم خود اٹھالیں گے اپنی پرنس کو۔ اس سے پہلے حنا بیگم انہیں کوئی جاب دیتیں وہ چلے گئے۔

بیٹا میری جان اٹھ جائیں دیکھیں آج ہماری بیٹی کا آج پہلا دن ہے یونیورسٹی کا آج ہم خود اپنی پرنس کو چھوڑ کر آئیں گے۔ انہوں نے بڑے لاڈ سے اپنی بیٹی کو اٹھایا۔
جی بابا اٹھ رہی ہوں بس 2 منٹ اور سونے دیں پلیز۔۔۔ اس نے کہا

بیٹا جان آپکو پتا ہے نا ہم آپ کے بغیر بریک فاسٹ نہیں کرتے چلیں جلدی سے
اٹھیں فریش ہوں پھر ہم آؤفس کے لیے نکلیں گے اور آپکو ڈروپ کریں
گیں۔ جزلان صاحب نے آٹھ نے کے لیے کہا

اٹھ جائیں ورنہ میں ناراض ہوں جاؤں گا۔ انہوں نے مصنوعی ناراضگی سے۔
نہیں بابا جان میں اٹھ گئی پلیز آپ ناراض مت ہونا آپ آپکو پتا ہے نا میں سسکی
ناراضگی انورڈ کر سکتی ہوں بٹ آپکی نہیں۔۔۔ اسنے بہت پیار سے کہا

تو ہم اپنی پرنس سے کب ناراض ہو سکتے ہیں آپ تو ہماری جان ہیں۔ انہوں نے
محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا۔

آئی لو یو سو مچ بابا۔ اسنے بھی اپنے جان سے پیارے بابا جان کی پیشانی پر بوسہ دیا
اور گلے لگ گئی۔

اچھا چلیں جلدی سے فریش ہو کر آئی میں آپکا ویٹ۔ کر رہا ہو آپکی ماما بھی غصہ
کریں گی۔ انہوں نے اسے کہا اور اٹھے

جی بابا بس 10 منٹس آپ چلیں میں ابھی آئی۔ اس نے کہا اور واش روم میں چلی گئی۔

وہ فریش ہو کر نیچے آئی پیچ کمر کی شوٹ شرٹ نیچے گولڈن نیرو پینٹ اور اس پر گولڈن اسکارف جو مفلر کی طرح گلے میں تھا

ہائے گڈ مارننگ آل ہاؤ آر یو۔ اس نے ٹیبل پر موجود سب افراد سے کہا وہ کبھی سلام نہیں کرتی تھی اور اسکی یہ عادت عمان اور خرم کو بالکل نہیں پسند تھی اس لیے ابھی بھی بولا

السلام و علیکم افیرا شہزادی صاحبہ آپکو توفیق ہوتی نہیں سلام کرنے کی یہ فرض بھی ہم نے ادا کر دیا۔ خرم نے طنزیہ کہا۔

وعلیکم السلام مسلمان بھائی اب زیادہ لیکچر دینے کی ضرورت نہیں ہے اور ہٹو میری جگہ سے۔" افیرا نے تپ کر کہا

کیوں آپکا نام لکھا ہے کیا اتنی ساری چیزز ہے بیٹھ جاؤ۔ خرم نے کہا تمہیں پتا ہے میں بابا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتی ہوں اٹھ جاؤ غصہ نہ دلاؤ۔ افیرا غصہ سے کہا

افیرا کیسے بات کر رہی ہو بڑا بھائی ہے ذرا اس لڑکی کو بات کرنے کا ڈھنگ نہیں ہے

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہزار بار کہا ہے آہستہ سے بات کیا کرو۔ بچن سے نکلتی حنا بیگم نے افیرا کی خبر لی۔
مما پلیز آپ شروع مت ہو جانا۔ اور اٹھو خرم یہاں سے بابا دیکھیں نا اسے۔" اسے
جزلان صاحب سے کہا

خرم تنگ مت کرو اسے اٹھو یہاں سے۔" ندا بیگم نے خرم سے کہا
"کیا ہے مما آپ لوگ کیوں اسکی اتنی سائیڈ لیتے ہو اسی وجہ سے یہ ایسی ہے۔
خرم چیڑ کر بول کر دوسری چیز پر بیٹھ گیا۔ تو اور افیرا ایک فاتحانہ مسکراہٹ اسکی
طرف اچھال کر جزلان صاحب کے برابر میں بیٹھ گئی۔
ناشتہ کرنے کے بعد جزلان صاحب اور افیرا چلے گئے۔
سو گز کے رقبے پر بنا یہ بگلا بڑا خوبصورت سالان سائیڈ پر تھوڑا بڑا پورچ جس
میں تین بڑی گاڑیاں دو چھوٹی گاڑی اور دو سپورٹس بائیکس
بیک سائیڈ پر بڑا سا سوئمنگ پول ایک بڑا سا ہال اوپن بچن دو گیٹ رومز 8 کمرے۔
ملک مینشن "جہاں جزلان ملک"
اور انکی کل کائنات رہتی ہے

حمید لودھی صاحب پانچ بھائی اور انکی دو بہنیں تھیں۔ سب سے بڑے حمید صاحب اور
ناہید بیگم کی 3 اولادیں تھیں دو بیٹے سفوان، وجدان اور 1 بیٹی علینہ، دوسرے عدنان

READING POINT

صاحب اور تانیہ بیگم کی 4 اولادیں تھیں۔۔ عمر، ازہان، ذین۔ فارس۔ تیسرے خالد، صاحب اور سارہ بیگم کے 4 اولادیں تھیں دو بیٹے۔ ارحم، دیان۔ دو بیٹیاں عبیرہ، عمارہ۔۔ چوتھے حسن صاحب اور آمنہ بیگم کی 3 اولادیں تھیں۔ ذوہان 2 بیٹیاں دانیہ، کنول۔۔ 5 اسد صاحب اور شائلہ بیگم 5 اولادیں تھیں 2 بیٹے الہان، شامیر 3 بیٹیاں، تعمیر، وزنا۔ حیا فاطمہ۔ شکیلہ پھوپھو کے 2 بیٹے۔ عبدالکبیر، علی 2 بیٹیاں ارحم، حفصہ۔۔ امینہ پھوپھو کے 3 بچے ملیحہ، احسن اور انس

ideal سفوان ان سب میں سب سے زیادہ عزیز جان تھا اور انس، سعد کا فیورٹ اینڈ تھا یہ سب اپنی خصوصیات کی بنا پر ماشاء اللہ سے پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھنا۔ کام پر فوکس کرنا۔ فضول باتیں نا کرنا۔ بڑوں کی احترام اور عورتوں کی عزت کرنا۔ نیچی آواز میں بولنا۔ چھوٹوں سے پیار کرنا سب کے فیصلوں کا احترام کرنا۔

جنت پلیس "ایک بڑا سا پورچ جہاں 5 بڑی گاڑیاں اور 1 سپورٹس کار اور 3 "موٹر سائیکل اور 2 سپورٹس بانیکس۔ اس سے تھوڑے فاصلے پر بڑا سا لان جس میں ایک کیاری بنائی ہوتی تھی جس میں الگ الگ پھولوں کے پودے لگے ہوئے تھے۔ لان کے بیچ میں اک لکڑی کی میز تھی اور 6 چیئرز تھیں اور تین سنگل جھولے اور دو بڑے جھولے اوپن کچن جسکے تھوڑے فاصلے پر ڈاءینگ ٹیبل بڑا سا ہال 3 گیٹ رومز اور 12 کمرے

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

دوسری طرف جزلان ملک دو بھائی تھے جزلان صاحب اور حنا بیگم کی 3 اولادیں تھیں۔، همان، عمان، 1 بیٹی افیرا

دوسرے ریحان صاحب اور ندا بیگم کے 3 بیٹے تھے خرم، ولید اور ضامن جزلان صاحب کی کوئی بہن نہیں تھی جس کی وجہ سے انہیں بیٹی کی بہت چاہ تھی اس لیے دو بیٹیوں کے بعد بہت مرادوں کے بعد اللہ نے ان کے گھر افیرا کے روپ میں اللہ نے اپنی رحمت بھیجی۔ افیرا کی پیدائش کے وقت ملک ہاؤس میں خوشیاں ہی پھیل گئی۔ افیرا اکلوتی اور سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے سب کی عزیز جان تھی بچپن سے ہی اسے بہت لاڈ سے پالا گیا ہر کوئی اسے ہاتھوں میں لیے رہتا اور اسی ہر خواہش پوری کی جاتی جس کی وجہ سے وہ بڑے پن بدتمیزی اور ضدی ہو گئی تھی۔ افیرا ہمیشہ سے ذہین تھی بس تھوڑی سستی دیھاتی تھی۔

کمپیٹ کرنے کے لیے۔ B.sc کالج کے بعد افیرا نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تھا اپنا ابھی وہ اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈ رہی ایک آئی اور افیرا کو کو پوچھا۔

"السلام و علیکم مائے نیم از زرنش مے آئی ہیلپ یو۔"

افیرا نے اسکا پورا جائزہ لیا اور نج کلر کی پریزنٹ لونگ شرٹ نیچے نیرو بیلو جینز سر پر سلیقے سے لیا گیا حجاب بے داغ رنگت۔ چھوٹی سی ناک۔ درمیانہ قد۔، ہیزل انکھیں۔ بلا شبہ وہ افیرا کو وہ بہت پیاری اور کیوٹ لگی تھی۔

READING POINT

وعلیکم السلام آئی ایم افیرا اینڈ مجھے

کے ڈیپارٹمنٹ میں جانا آج میرا پہلا دن کیا آپ بتا دو گی کے کہاں physics
ہے ڈیپارٹمنٹ۔ "افیرا نے زارا سے پوچھا۔
واؤ ڈیٹس گریٹ میں وہیں جا رہی ہوں چلیں دونوں ساتھ چلتے ہیں۔ زرنش نے نے
اور وہ دونوں ڈیپارٹمنٹ کی جانب چل دیں۔
ویسے آپ بہت کیوٹ ہو معصوم سی۔ "افیرا نے زرنش کی تعریف کی اسے جو بھی
اچھا لگتا اسکی تعریف ضرور کر دیتی۔
تھینک یو سو مچ آپ بھی بہت پیاری ہو۔ "زرنش نے کہا
دونوں باتیں کرتے ہوئے کلاس میں پہنچ گئے۔ اور زرنش اسے اپنے گروپ کی طرف
لے گی جو کہ 7 لوگوں پر مشتمل تھا افیرا کو تھوڑا عجیب لگا
السلام وعلیکم۔ زرنش نے سب کو سلام کیا۔"
وعلیکم السلام۔ سب نے جواب دیا

کہا رہ گئیں تھیں تم زرنش کب سے ویٹ ہو رہا ہے تمہارا ایک لڑکے نے کہا
ہیں تھی سعد کیوں انتظار ہو رہا تھا بھیء کوئی ضروری بات تھی کیا۔ زرنش نے پوچھا
نہیں یار بس امان کب سے پوچھ رہا تھا کے کب آئے گی۔ کب سے تمہیں دیکھنے

کے لئے ترس رہا ہے۔ سعد اسے چھیڑا۔
زیادہ بکواس مت کیا کرو پڑھائی میں دماغ لگا لیا کرو۔" امان نے اسکے کندھ پر ایک
دھپ رسید کری۔

کیا غلط کہہ رہا ہوں تو ابھی بول نہیں رہا تھا۔ سعد بھی کہاں چپ بیٹھنے والوں میں
سے تھا۔

اچھا بھلا بس کرو اور افیرا اس کی باتوں پر دھیان نا دو۔ زرنش نے نارمل ہو کے
کہا۔

اور یہ ہمارا گروپ ہے۔

یہ کون ہیں۔ سب نے پوچھا

ہائے آئی ایم افیرا اینڈ میرا آج فرسٹ ڈے ہے۔ افیرا نے سب سے اپنا تعارف کر
وا یا۔

افیرا یہ ہے سعد، امان، زینیا، عروج، مابین اور شایان۔

اسلام و علیکم۔ سب نے سلام کیا جسکا افیرا نے جواب دیا۔

ولیکم ٹو آؤر گروپ اینڈ یونیورسٹی

سب نے ولیکم کیا جس پر اسنے سب کو تھینک یو کہا۔ اتنے میں سر کلاس میں آگئے اور
سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

سب لیکچر اٹینڈ کرنے کے بعد کینیٹین آگے اور کھانے کے لیے آڈر دے کر
_____ اپنی باتوں میں لگ گئے

یار تم لوگوں کو ایک بات بتانی ہے۔ سعد نے سبکو مخاطب کیا۔

ہاں بولو کیا بات ہے۔ زینیا نے کہا۔

کیوں نا ہم کل چھوٹی سی پارٹی کریں۔ اسنے سب سے مشورا مانگا۔

کیوں بھی تمہارا رشتہ طے ہوا ہے جو پارٹی کرنی ہے۔ زرنش نے اسے چھیڑا

جس پر ماہین کا چاکلیٹ کھاتا ہاتھ لمحے بھر کو رکا۔ جو سب نے محسوس کیا۔ اور پھر
سنجھال کر بیٹھی۔

نہیں یار ہمارے ایسے نصیب کہاں لڑکی ہاں ہی نہیں کر رہی۔ سعد نے مصنوعی دکھ
سے سب کو بولا البتہ نظریں ماہین پر تھیں۔

یار ماہین اس بیچارے کی مشکل آسان کر دو نا۔ زرنش نے شرارت سے کہا جس پر
ماہین اسے گھورا اور باقی سب ہنس دیے۔

اس بات کو چھوڑو میں پارٹی کا اس لیے کہہ رہا کیونکہ ہمارے گروپ میں اور کا
اضافہ ہوا ہے۔ سعد نے کہا

نہیں پلیز مجھے نہیں چاہیے پارٹی۔ اس بار افیرا نے باتوں میں اپنا حصہ ڈالا

یار کیا ہو گیا چلو نا پلیز۔ زرنش نے کہا

اچھا ٹھیک ہے۔ افیرا نے ہامی بھرلی
چھٹی ہوتے ہی سب نے اپنے گھر کی راہ لی
ابھی وہ راستے میں ہی تھی کہ ڈرائیور نے گاڑی اچانک سے روکی اور افیرا کو جھٹکا لگا
کیا ہے ڈرائیور صبح سے گاڑی چلاؤ کیا اندھوں کی طرح چلا رہے ہو۔ افیرا نے ایک
دم غصہ میں کہا
معاف کیجئے گا بی بی جی کوئی اماں تھیں شاید انکی ٹکر ہو گئی۔ ڈرائیور نے کہا۔ اتنے میں
افیرا کی طرف کا گیٹ بجھا
اسنے شیشہ کیا سامنے سفوان تھا
کیا ہے بولو۔ افیرا نے بہت بدتمیزی سے کہا جو سفوان کو بہت ناگوار گزرا لیکن انور
کر گیا
آپکی گاڑی سے ان آنٹی کا ایکسڈنٹ ہوا ہے۔
تو میں کیا کروں انہیں نظر نہیں آرہا تھا کیا کہ جو آگئی ہیں۔ اگر نظر نہیں آتا تو گھر
میں بیٹھیں پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں سو کالڈ غریب ان لوگوں موقع
چاہیے کسی کی گاڑی کے آگے آئیں اور پھر پیسے سمیٹیں۔ افیرا نے حقارت سے کہا
سین مس اپنی زبان سنبھال کر بات کریں۔ آپ بھی اک انسان اور آپکو بڑوں کی
عزت کرنا نہیں سیکھائی گئی۔ سفوان نے سختی سے کہا

اگر آپکو اتنا درد ہو رہا تو اپنے گھر لے جاو اور انکی کرتار داری کریں یہاں مت سنائیں۔ چلو ڈرائیور۔ یہ کہتے ساتھ ہی اسنے شیشہ اوپر کر لیا اور ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

یہ اللہ یہ کیسے لوگ ہیں جو انسان کو ہی اتنی حقارت سے دیکھتے ہیں اللہ اس لڑکی کو ہدایت دے۔ سفوان نے دکھ سے سوچا۔ اور پھر اسکے لیے ہدایت کے لیے دعا کی۔

جب افیرا گھر پہنچی تو بہت غصہ میں تھی
پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں خود کو تو تمیز ہوتی نہیں اور دوسروں کو تمیز کا لیکچر دیتے ہیں انہو۔ افیرا نے غصہ میں بیگ صوفہ پر پھینکا۔
اسلام و علیکم آگئی میری جان کیسا رہا آج کا دن اور اتنی غصہ میں کیوں ہو۔؟ ندا بیگم اسکو دیکھتے ہی وہاں آگئیں
کچھ نہیں اور ٹھیک ہی گیا دن میں کمرے میں جا رہی ایک جوس کا گلاس کا بجھوا دیں ذرا۔ اس نے کہا اور اوپر چلی گئی۔

رات میں جب سفوان گھر پہنچا تو سب اسکا کھانے پر ویٹ کر رہے تھے اسنے حمید صاحب کو فون پر بتایا دیا تھا کے کسی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو اسے ہسپتال کر جا رہا ہوں دیر ہو جائے گی

السلام و علیکم۔ سفوان نے سبکو سلام کیا۔
وعلیکم السلام "بیٹا ایسا کرو پہلے جا کر فریش ہو جاؤ پھر جلدی سے کھانا کھاتے ہیں۔"
ناہید بیگم نے کہا

___ جی ماما ابھی ایہ۔ وہ کہہ کر اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔
جب وہ فریش ہو کر آیا تو ناہید بیگم نے اس کے لیے پلیٹ میں کھانا نکالا۔
شکریہ ماما کہہ کر وہ کھانا کھانے لگا
اور بیٹا وہ خیریت سے ہیں جن کو آپ ہسپتال لے کر گئے تھے۔ حمید صاحب نے
پوچھا۔

جی بابا جان الحمد للہ ٹھیک ہیں وہ بس تھوڑی سی چوٹیں آئی تھیں۔ اسے اسے بتایا"
کیا ہوا تھا بیٹا کیسے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ سارہ بیگم نے پوچھا۔
کچھ نہیں چچی جان کچھ لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں انسان نہیں سمجھتے اور انہیں"
روندتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں اگر انہیں کوئی انکی غلطی کا بتائے تو الٹا بدتمیزی
کرتے ہیں دولت نے انہیں مغرور بنا رکھا۔ سفوان نے سختی سے کہا
کیا ہوا آپ تو اتنا غصہ نہیں کرتے۔ تانیہ بیگم نے اسے غصہ میں دیکھا تو کہا
کچھ نہیں چھوٹی چچی جان کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کا ذکر کرتے وقت لہجہ میں سختی
در آتی ہے۔ اسے نرم لہجے میں کہا ابھی تک اس کے کانوں میں افیرا کے لفظ گونج

رہے تھے۔

اور بیٹا آج کی میننگ کا کیا ہوا۔ خالد صاحب نے پوچھا "الحمد للہ چاچو وہ پروجیکٹ ہمیں مل گیا بس نیکٹ ویک سے اس پر کا شروع ہوگا۔ وجدان نے آج بہت اچھی پریزنٹیشن بنائی تھی۔ سفوان نے خوشی سے تفصیل بتائی اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے یہ ڈیل ہمارے لیے ضروری تھی اس سے ہماری کمپنی کو بہت پرافٹ ہوگا۔ وہ بھی خوش ہوئے

عمر فارس آپکا کا کیسا چل رہا ہے۔ حمید صاحب نے پوچھا "

جی بڑے پایا بہت اچھا ہے الحمد للہ۔ عمر نے خوشی سے بتایا عمر اور فارس موبائل کی چھوٹی سی کمپنی تھی انکی پڑھائی کے بعد جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں ہیں دونوں نے کہا ہم اپنی موبائل کی شوہر کھولنا چاہتے ہیں کسی انہیں منع نہیں کیا کیونکہ ان کی ہاں مانا جاتے کے بچے کو جن کام میں دلچسپی ہے وہی کریں۔ اور بچوں نے کبھی فضول اور ضد نہیں کی اس لیے آرام سے مان لیا گیا۔

اچھا میری بات سنیں سب۔ ذین نے سبکو مخاطب کیا ارے تم بھی بولتے ہو واہ یار۔ بلال نے اسے چھیڑا کیوں کی وہ بہت کم بولتا تھا گھر شٹ اپ فضول نہیں بولتا نا میں تمہاری اور سعد کی طرح اس لیے۔ اس نے تپ کر

کہا

ارے آپ بولو بیٹا جان۔ احسن صاحب نے کہا
دیکھیں نیکسٹ ویک سفوان بھائی کی برتھڈے اور انکی بڑی ڈیل بھی ہوئی ہے تو نا ہم
پارٹی رکھیں۔ اسنے خوش ہو کر کہا

ہاں کیوں نہیں رکھ لو آپ بچے۔ حمید صاحب نے اجازت دی
ذوہان آپکا کیا ارادہ آگے کیا کرنا کیا ہے آپ نے۔ خالد صاحب نے پوچھا۔ کیونکہ اسی
سال اسکی پڑھائی مکمل ہوئی تھی

چھوٹے بابا میں اپنا بوتیک کھولنا چاہتا ہوں۔ ذوہان نے بتایا اسنے پہلے ہی سوچ رکھا تھا
اچھا جی ٹھیک ہے آپ جگہ دیکھ لو کہا کھولنا ہے۔
جی ٹھیک ہے"

پھر سب بڑے کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ ینگ پارٹی اوپر ٹیریس پر
اور میرا بچہ کیسا ہے اور کیسا گیا آج کا دن۔ جب رات میں افیرا کھانے پر آئی تو
جزلان صاحب نے پوچھا

اچھا گیا بابا اور آج میں نیو فرینڈز بھی بنائے اسنے اچھے موڈ میں کہا"

اچھا جی

اور کتنا پڑھایا میری پیاری سی بہن نے ہمان نے اسے چھیڑا

ابھی بتاتی کتنا پڑھایا۔

جزلان سلمی بیگم کا فون آیا تھا وہ شادی کی ڈیٹ فکس کرنے کا کہہ رہیں ہیں۔ حنا بیگم نے بتایا سلمی بیگم عمان کی ساس عمان کا نکاح دو مہینے پہلے عنایہ سے ہوا تھا جو اسکی کلاس فیلو تھی یونی میں اور وہ تب سے ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور بڑوں کی رضامندی کے بعد انکا نکاح کر دیا گیا

تو آپ انہیں بلا لیں ڈیٹ بھی فکس ہو جائے گی۔۔ جزلان صاحب نے کہا جی میں کہہ دوں گی انہیں۔ حنا بھابی نے کہا"

ارے واہ بھائی کی شادی یاہو وہ میں تو بہت انجوائے کروں گی۔ افرانے خوشی سے جزلان صاحب کے بعد وہ عمان کے قریب تھی

ہاں کیوں نہیں ہم سب انجوائے کریں گے
پھر ان لوگوں کی باتیں چلتی رہیں

کہتے ہیں جب سے ہم اس دنیا میں آئے ہیں اسی دن ہمارا کسی کے ساتھ جوڑ بنا دیا گیا ہے۔ بے شک یہ سچ ہے بس ملنے کا اک وقت مقرر ہے۔ کہتے ہیں جو آپکے نصیب میں ہو اور اسے آپ ملو تو خودی کشکش پیدا ہو جاتی اور قدرت بار بار ہمیں اس سے ملواتی رہتی ہے۔ جب اللہ ہمیں کسی سے جوڑ دیتا ہے۔ تو ہمیں اس سے محبت بھی نا ہو نا ہی ملے ہوں اور اگر کبھی وہ تکلیف میں ہو تو ہمارا دل بھی بے چینی کی زد میں

آجاتا ہے۔ بس یہ بات ہمیں معلوم نہیں ہے۔
لائٹ گرین شوٹ شرٹ بلیک سگریٹ پیٹ پاجامہ بلیک امبرائیڈڈ سکارف مفلر کی
گلے میں بے داغ پر کشش گندمی رنگ۔ چھوٹی سی ناک شہد رنگ آنکھیں۔ ہلکے
پھولے گال جس پر ڈمپل چار چاند کے مانند ہے۔ ہاتھ بلیک بریسٹ بائیں ہاتھ میں
گھڑی۔ فلیٹ سلیپر۔ لیر میں کٹے ہلکے براؤن لمبے بال۔ جو پف اور پونی ٹیل کی شکل
میں مقید تھے۔

بلاشبہ وہ بہت پرکشش ہے اپنی تیاری پر آخری نگاہ ڈال کر وہ نیچے آگئی۔
ہائے گڈ مارنگ۔ افیرا سکو کہہ کر جزلان صاحب کی برابر والی چیئر پر برجمان ہوگی
افیرا اک بات تو بتاؤ۔ خرم نے اسے پکارا
فرماؤ؟۔ اسنے کہا"

یار تمہارے گروپ میں کوئی لڑکی نہیں جو اچھی ہو اور تمہاری بھابی بن جائے۔ خرم
نے بہت سنجیدگی سے کہا
ہاہاہاہاہاہا۔۔ شکل دیکھی ہے اپنی آئینے میں لنگور کہیں کے جو بیچاری اپنے گھر سے بیزار
ہوگی نہ وہ ضرور یہ میری بھابی بنے گی اول تو دور دور تک امکان نہیں۔ ہاہاہا۔ منہ
دھو رکھو بیٹا۔

اسنے اسکی بات مذاق میں اڑائی

اللہ کا شکر تم سے زیادہ خوبصورت ہوں تم تو جلتی رہنا میری گڈ کس سے۔ اس نے تپ کر کہا۔

ہاں اگر اتنے شہزادہ چارلس ہو تو خود ڈھونڈو کوئی شہزادی آیا بڑا۔ اس نے کہا دیکھ لینا کتنی پیاری لڑکی آے گی میری زندگی میں۔ اسنے جتانے لہجے میں کہا دیکھ لیں گے۔ افیرا نے بھی کہہ دیا۔
سنیے میں نے سلمی بیگم کو بول دیا دیا تھا آنے کا وہ کہہ رہی ہے اتوار کو آئیں گے۔
حنا بیگم نے جزلان صاحب سے کہا۔

ٹھیک ہے آپ سارے انتظامات دیکھ لینا۔ جزلان صاحب نے کہا"
جی بہتر ندا تم سامان کی لسٹ بنالو جو کھانا بنانا ہے۔ وہ ندا بیگم سے مخاطب -
جی بھابی میں بنا لوں گی۔ یہ کہہ کر وہ ناشتے میں مصروف ہو گئیں۔ ندا بیگم بہت کم بولتی تھیں۔

اما آج میں لیٹ آؤں گی۔ افیرا بولی
کیوں بیٹا جان۔ ان کے بجائے جزلان صاحب نے سوال کیا۔
بابا جان آج ہمارے گروپ نے باہر پارٹی رکھی ہے سو آج وہیں ڈنر ہے۔ اس نے انھیں بتایا۔

اچھا لیکن بیٹا جان اچکو پتا ہے نہ ہم آپکے بغیر کھانا نہیں کھاتے۔ جزلان صاحب نے

پیار سے کہا
جی بابا بٹ آج پلیز جانے دیں۔ اس نے کہا۔
اچھا ٹھیک ہے پر جلدی آجانا آپ اور اپنا خیال رکھنا اگر اپنے ناشتا کر لیا تو چلیں میں
اپکو ڈروپ کر دوں۔؟ "اجازت دے اینڈ میں پوچھا۔
جی بابا بس۔۔۔۔ "ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ عمان بولا
ایسا کریں بابا آج میں افیرا کو میں چھوڑ دوں گا۔ مجھے اپنے دوست سے ملنا ہے تو
یونیورسٹی کا ہی راستہ ہے۔ اپ چلیں جائیں۔ "عمان نے بولا
اچھا بیٹا ٹھیک ہے دھیان سے جانا۔ چلو ریحان اور ہمان۔۔ ان دونوں کو بولا اور اللہ
حافظ کہہ کر چلے گئے۔
خرم آج تمہارا پیپر ہے نا۔ ندا بیگم نے پوچھا
جی ماما بس نکل رہا ہوں میں دعا کیجیے گا ماما اور بڑی ماما آپ بھی۔ اس نے بتایا
ہاں میری جان اللہ تمہیں ہر
امتحان میں کامیاب کرے۔ ناہید بیگم نے دل سے دعا دی۔
اوکے اللہ حافظ خیال رکھے گا اپنا۔ دونوں ماؤں سے سر پر پیار لے کر وہ نکل گیا۔
اچھا ماما بڑی ماما ہم بھی کالج جا رہے ہیں۔ ولید اور ضامن بھی نکل گئے اور دونوں
خواتین اپنے کاموں میں لگ گئیں۔

وائٹ کرتا اس پر بلیک واسکٹ وائٹ پاجاما گھنے بال سلیقے سے سیٹ کیے ہوئے ہیں
ہاتھ میں گھڑی مردانہ وجاہت سے بھرپور۔ اپنی تیاری پر آخری نگاہ ڈال کر وہ نیچے
چلا گیا

اسلام و علیکم صبح بخیر۔ سفوان نے آکر سبکو سلام کیا
وعلیکم السلام۔ سب نے اک اک کر کے جواب دیا
جیتے رہیے اللہ آپکو چاند سی دلہن دے اور پیارے بچے جو ہمیں چاچو پکارے جس کے
لیے ہمارے کان ترس رہے ہیں۔" بلال نے اپنی مسکراہٹ دبا کر سفوان کو دعا دی
پر سب نے بلند آواز کے ساتھ امین کہا اور قہقہہ لگایا۔
بلال سدھر جاؤ آپ لوگوں کو مجھے قید کرنے کی اتنی کیا جلدی ہے ابھی مجھے بہت
کام کرنے ہیں اپنی لائف میں۔ سفوان کے دور دور تک کوئی ارادہ نہیں تھا شادی
کا۔ اس لے وہ ہمیشہ ٹال دیتا۔

ٹھیک کہا بھائی اپنے یہ شادی قید ہی ہے بیچارہ بندہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کر
سکتا اگر کر لے تو آدھی بیوی کو منانے میں گزر جائے۔ فارس نے مصنوعی اہ بھرتے
ہوئے کہا

اچھا یعنی آپکو ملیہ بھابی نے قید کیا ہوا ہے سوچ لیں اک پھر جو اپنے کہا بعد میں
پریشانی نا ہو جائے آپکو۔ دیان نے اسے ونٹ کیا

ہاں تو ٹھیک تو کہہ رہا یہ نہ کرو یہاں جاؤ وہاں نا جاؤں اور قسمیں دینے"
میں میں ماسٹر ز کیا ہوا ہے ان لڑکیوں نے بلیک میلر ہوتی ہیں ساری بیویاں۔ فارس
اپنی بھڑاس نکالنے میں مصروف تھا اسے پتا نہیں تھا کہ دیان نے کیا کارنامہ کیا ہے۔
ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے تو۔ وجدان نے بھی اسکی تائید کی۔

تو ٹھیک ہے پھر ملیجہ بھابی کو منانے کی تیاری پکڑ لیں۔ دیان نے شرارتی مسکراہٹ
چہرے پر سجا کر کہا

کیوں میں نے کیا کیا؟۔ اسنے حیرانی سے پوچھا۔

یہ اپنے خیالات آپنی تک پہنچائیں ہیں اپنی زبانی۔ اس نے ہم پھوڑا

جی آپنی سن لیا اپنے شوہر نامدار کے خیالات۔ اسنے فون پر بات کرتے ہوئے کہا
لیجیے بھابھی آپ سے بات کریں گیں۔ دیان نے موبائل فارس کے کو دیا جو اسے
خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

ہا۔۔ ہیلو۔۔ "اٹک اٹک کر کہا

نہیں یار میں تو مذاق کر رہا بھلا میں تمھیں ایسا کہہ سکتا تم نے کبھی مجھے کسی بات
روکا ہے۔ فارس نے بات سنبھالنے کی ناکام کوشش کی۔

ارے میں تو سفوان بھائی کو بول رہا تھا کہ جلدی سے شادی کر لیں تاکہ آپ ان
خوبصورت دنوں جی سکیں۔

ارے ارے میری بات تو
سنو۔ اور فون بند ہو گیا اور ارے ارے کرتا رہ گیا۔
دیان تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں تو بچ مجھ سے رک۔ "اس سے فارس کچھ کرتا دیان
اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگا
اب دیان آگے اور فارس پیچھے بلال بھی اٹھا اور اسنے دیان کا راستہ روک لیا وہ
دوسری طرف سے بھاگنے لگا وہاں سے وجدان نے اسے گہرے میں لے لیا۔
شرم کرو آپ لوگ بھائی ہو سکا خون سفید ہو گیا ہے بھائی بھائی نا رہا۔ اسنے مصنوعی
آنسوں بہاتے ہوئے
اووو چپ کر ڈرامے باز ابھی تو سچ میں روے گا۔ فارس نے یہ کہہ کر اسکی گردن
دبوچ لی ۔

اے اے بچاؤ یار آپ لوگ کیا دیکھ بچاؤ آپکا معصوم بھائی پٹ رہا۔
مار فارس اسے یہ یہی کرتا اگر لگانے کا فتنہ۔ وجدان نے کہا
میں نے کیا کیا بھائی خود ہی کہہ رہے تھے
ہاں اگر لگا لو پھر میں نے کیا کیا ہے۔ بلال نے کہا۔
یار وہ بہت مشکل سے مانتی ہے پتا ہے تجھے پورے 2 گھنٹے لگتے ہیں اسے منانے میں
اور ہم بیچارے شریف بچے بیوی کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتے۔ سنگ روہانسا ہو

کر کہا
دیکھ لیں چھوٹی ماما چھوٹے بابا آپکا بیٹا رن مرید ہوتا جا رہا ہے ایسا نا ہو شادی کے
بعد نظر ہی نا اے۔ دیان کہاں باز آنے والوں میں تھا
دیان باز آجاؤ تم۔ سفوان نے اسے ڈانٹا۔
اچھا بھائی سوری۔ اسنے شرمندہ ہو کر کہا۔
سوری مجھے نہیں فارس سے کہو اور تم لوگ بھی اسے چھوڑو اسے آپ لوگ۔ اس کو
کہا اور انکو حکم دیا
سوری فارس بھائی میرا یہ نہیں تھا۔ اسنے شرمندہ ہو کر کہا۔
کوی نہیں یار ویسے ہی اتنا ناراض ہوتی اب تو عادت سی ہے مجھ کو اسکی ناراضگی
کی۔ اہ بھرتے ہوئے اینڈ میں گنگنا کر بولا جس پر سب ہنس دیے ساتھ وہ خود بھی
چلو یار آؤفس میں بہت کام ہے۔ سفوان نے کہا
اچھا اوکے اللہ حافظ۔ سب کو اللہ حافظ کہہ کر وہ سب اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے
ایک سال پہلے فارس کا امینہ پھپھو کی بیٹی ملیجہ سے نکاح ہو گیا کیوں فارس اچھا لڑکا
تھا اور گھر کا ملیجہ کو بھی پسند کرتا تھا سو نکاح کر دیا گیا اور وجدان کا نکاح خالد
صاحب کی بیٹی عمارہ سے ہوا اور جلد ہی فارس اور وجدان کی شادی کی ڈیٹ فکس
ہونے والی تھی

چل امان۔ سعد نے امان سے کہا جو کچھ سوچ رہا تھا
کیا ہوا کیا سوچ رہا؟؟؟ سعد نے اس سے پوچھا
یار میں سوچ رہا ہوں زرنش کے بارے میں سفوان بھائی سے بات کروں؟؟ اس نے
کہا

پاگل ہے کیا پہلے لڑکی سے تو پوچھ لے بھائی اسکا ابھی پتا نہیں اور ویسے بھی ابھی
پڑھائی ختم ہونے میں تھوڑا ہی ٹائم بچا ہے اور اگر سفوان بھائی سے بات بھی کی تو
انہوں نے کہ پہلے سیٹل ہو جاؤ تبھی تو ہم رشتہ لے کر جائیں گیں میرے بھولے
بھائی۔ سعد اسے سمجھایا

ہاں یار تو ٹھیک کہہ رہا اور مجھے زرنش سے پوچھ لینا چاہیے۔ اس نے سمجھتے ہوئے کہا
اچھا اب جلدی چل آج رات ڈنر پر بھی جانا ہے۔ سعد نے اسے یاد دلایا
ہاں چل۔ وہ بھی اٹھ گیا

اچھا امی ہم جا رہے ہیں اور آج ہم لیٹ آئیں گے۔ انہیں بتایا کیوں بھی۔ تانیہ بیگم
نے پوچھا

وہ آج ہم نے پارٹی رکھی ہے چھوٹی سی ہمارے گروپ نیو میمبر آئی ہے تو پورا
گروپ اسے پارٹی دے دے رہا۔ اسے تفصیل بتائی
اچھا ٹھیک ہے۔

اللہ حافظ۔ اور وہ دونوں نکل گئے
یونیورسٹی سے چھٹی کے بعد وہ لوگ تھوڑی بہت شاپنگ کرنے چلے گئے 2 گھنٹے بعد
شاپنگ سے فری ہونے کے بعد وہ لوگ اک اچھے سے ریسٹورینٹ میں چلے گئے۔
آرڈر دے کر وہ لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے
یار سنو۔ امان نے سب کو مخاطب کیا
بولو شایان نے کہا
نیکسٹ ہمارے گھر میں پارٹی ہے
کیوں۔ ماہین نے پوچھا
سفوان بھائی کی بہت بڑی ڈیل ہوئی ہے اور انکا برتھڈے سے بھی ہے۔ اس لیے ہم
سب نے مل اک پارٹی رکھی ہے۔ امان نے اسے بتایا
اچھا جی تو؟ افیرا نے کہا
تو کیا تم لوگوں کو آنا ہے ہفتے کو ہے پارٹی۔ سعد نے کہا
میں تو نہیں آؤں گی۔ افیرا نے صاف منع کیا۔
کیوں بھی۔ زرنش نے پوچھا
یار میں وہاں کسی کو نہیں جانتی عجیب لگتا ہے۔ افیرا نے کہا
یار کوئی نہیں ہم سب تو ہونگے نہ اور ویسے جس سے ہم کبھی نہیں ملے ہوتے ان

بھی ملتے ہیں نا بس اب تم آرہی ہو۔
اچھا اچھا ٹھیک ہے میں بابا اور ماما سے پوچھ کر بتاؤں گی۔ اس نے ہامی بھری
ویسے یہ سفوان ہیں کون۔ افیرا نے سرسری سا پوچھا
سفوان ان لوگوں کے سب سے بڑے بابا کے بیٹے سویت اور سمیل بہت اچھے
ہیں سفوان بھائی۔ تم ملو گی نا تمہیں بھی اچھے لگیں گے۔ زرنش نے کہا۔
اچھا جی دیکھتے ہیں۔ افیرا نے جواب دیا
ice cream پھر کھانا کھایا اور ساتھ میں باتیں بھی چلتی رہیں اسکے بعد
کھانے بعد سب اپنے گھر چلے گئے
دن پر لگا کر اڑ رہے تھے۔ آج صبح سے ہی افیرا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں سال میں
ایک بار اسے بہت تیز بخار ضرور ہوتا تھا جو کہ سب کو پریشان کر دیتا آج جب صبح
جزلان صاحب افیرا کو اٹھانے کے غرض سے اس کے کمرے میں آئے۔
گڈ مارننگ پرنسس اٹھ جائیں۔ جزلان صاحب اپنے مخصوص انداز میں اسے اٹھانے کی
کوشش کی
افیرا کے وجود میں زرا جنبش نا ہوئی
افیرا بیٹا اٹھو چلیں پھر اکیو یونی بھی جانا ہے۔"
یہ کہتے ہی جیسے انہوں نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھے کیوں کہ

اسکی پیشانی بخار کی وجہ سے جل رہی تھی۔
افیرا میری جان اٹھیں یا اللہ۔۔ وہ ایک دم پریشان ہو گئے حالانکہ ہر سال ایسا ہوتا تھا

حنا حنا جلدی آو۔ انہوں نے حنا بیگم کو آواز لگائی
حنا بیگم ندا بیگم اور چاچو بھی انکی آواز پر افیرا کے کمرے میں آ گئے۔
کیا ہوا جزلان بھائی خیریت کیا ہوا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں۔ ریحان صاحب نے " فکر مندی سے پوچھا۔

افیرا کو بہت تیز بخار ہے دیکھو یہ آنکھیں بھی نہیں کھول رہی مجھے بہت ٹنشن ہو " رہی ہے۔ جزلان صاحب نے کہا

وہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتے تھے حنا بیگم سے زیادہ پریشان ہو جاتے ان سے بالکل برداشت نہیں ہوتا تھا اپنی پھول جیسی جان کا بیمار ہونا۔ پوری ماں والا کردار تھا انکا افیرا کے معاملے میں۔ گھر میں سب ہی افیرا سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور ابھی سب پریشان ہو گئے تھے۔

بھائی صاحب پریشان نہ ہوں میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں افو ٹھیک ہو جائے گی۔
ریحان صاحب نے انہیں تسلی دی۔ اور ڈاکٹر کو فون کرنے چلے گئے۔
جزلان صاحب افو کو بخار ضرور ہوتا اور وہ ٹھیک ہو جاتی ہے آپ اتنا پریشان نہ ہوا

کریں۔ حنا بیگم نے انہیں کہا۔
تھوڑی دیر بعد ہمان کے ساتھ ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے
چیک اپ کے بعد جزلان صاحب نے تیزی پوچھا۔ "کیا ہوا ڈاکٹر صاحب افیرا ٹھیک تو
ہے نا۔

جی جی بلکل افیرا پیٹا بلکل ٹھیک ہے بس بخار تھوڑا تیز ہے میں یہ دوائی لکھ دی ہے
یہ کھلا دیں۔ اور ٹھنڈے پانی کی پیٹیاں کریں انشاء اللہ رات تک بخار کم ہو جائے گا۔
۔۔ یہ کہہ کر انہوں نے دوائی کا پرچہ لکھ کر دیا جو ولید نے لگ کر پھر دوائی لینے چلا
گیا۔

شکریہ ڈاکٹر صاحب آئیں میں آپ کو باہر تک چھوڑ آؤں۔ ریحان صاحب انہیں باہر
چھوڑنے باہر چلے گئے۔

آپ لوگ اب اپنے آؤفس جائیں میں ندا ہیں افیرا کے پاس۔ حنا بیگم نے کہا"
نہیں میں نہیں جا رہا میں افو کے پاس ہی رہوں گا۔ انہوں نے صاف منع کیا۔
جیسی آپکی مرضی۔ میں اس کے کچھ ہلکا لاتی ہوں کھانے کے لیے پھر میڈیسن بھی"
دینی ہے۔ یہ کہہ کر حنا بیگم اٹھ گئیں۔

یہ لیں بڑی ماما میڈیسن۔ اتنے میں ولید میڈیسن لے کر آیا"
پیٹا یہاں رکھ اور اپکو اور ضامن کو لیٹ ہو رہا ہوگا کالج سے آپ لوگ جاؤ۔ انہوں

پیار سے کہا۔

جی ٹھیک ہے بڑی ماما خیال رکھیے گا اللہ حافظ۔ یہ کہہ کر وہ نکل گیا۔
صبح سے ہی اسکا دل گھبرا رہا تھا۔ اس نے گھر پر بھی خیریت معلوم کر لی تھی سب
ٹھیک تھا۔

ایک میٹنگ کے بعد اس نے اپنی ٹھیک نا ہونے باعث کینسل کر دیں تھیں۔ ابھی وہ
سیٹ کی پشت سے سر نکایا تھا کہ دروازے پر نوک ہوئی۔

آجائیں۔ اس نے اجازت دی۔ وجدان اندر داخل ہوا

کیا ہوا بھائی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ اس نے فکر مند ہو کر پوچھا۔
کچھ نہیں یار بس تھوڑی سے گھبراٹ ہو رہی ہے۔ پتا نہیں کیوں۔ اس نے تھکے لہجے
میں کہا

بھائی آپ ہر وقت کام میں لگے رہتے ہیں اور اپنی ہیلتھ کا بالکل خیال نہیں رکھتے"

اپ۔ اس کی بھی اپنے بھائی میں جان تھی۔ سفوان اس کی فکر مندی پر مسکرا دیا۔

اب مسکرا کیا رہیں۔ اس نے خفگی سے کہا

اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں اس نے مجھے اتنی محبت کرنے والی فیملی دی ہے۔ اس محبت
بھرے لہجے میں کہا۔

اچھا چلیں ایسا کریں آپ گھر جائیں باقی کام ہم سب دیکھ لیں گیں۔ وجدان نے کہا

نہیں یار میں ٹھیک ہوں۔ اس نے منع کیا وہ کسی کو بھی پریشان نہیں کرتا تھا۔
میں کہہ رہا ہوں جائیں گھر جا کر آرام کریں شاباش ورنہ میں بابا کو بول دوں پھر"
تو اپکو جانا ہی پڑے گا۔ اس نے دھمکایا۔

اچھا بھئی جا رہا ہوں ٹھیک ہے۔ اب۔ اس نے ہار مان کر کہا۔
جی بلکل۔

گھر پہنچنے کے بعد وہ سیدھا ہال کی طرف بڑھا
اسلام و علیکم۔ سکو سلام کیا

وعلیکم السلام جیتے رہو خیریت جلدی آگے آپ آج۔ ناہید بیگم نے پوچھا۔
جی ماما بس تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے اگیا۔ اس نے بتایا

آپ اپنی صحت کا بلکل خیال نہیں رکھتے ہو ہر وقت کام کام ایسا کرو اب جا کر"
آرام کرو۔ ڈانٹ کر حکم صادر کیا
جی ٹھیک ہے۔ کہہ کر وہ اٹھ گیا۔

کچھ بیچھوا دوں کھانے کے لیے۔ انہوں نے پوچھا
نہیں ماما بس ایک گلاس جوس بھیج دیں۔ یہ کہہ کر وہ اوپر ڈپ۔ے کمرے کی جانب
چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد علینہ (سفوان کی چھوٹی بہن) کمرے میں جوس لے کر آئی

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اسلام و علیکم بھائی یہ جو س مانا نے بھیجا ہے آپ کے لیے۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر"
جوس رکھ دیا۔

وعلیکم السلام۔ اینڈ جزاک اللہ پیٹا۔ اور آپکی پڑھائی کیسی چل رہی ہے۔ اس نے علینہ سے
پوچھا

(علینہ اپنا کامرس کے انٹر میں تھی)

بہت اچھی بھائی۔ اس نے خوشی سے بتایا وہ پڑھای میں بہت ذہین تھی"
ویری گڈ۔"

اچھا بھائی مجھے پڑھائی کرنی کل ٹیسٹ ہے۔ اس نے کہا اور چلی گئی
جوس پی کر وہ بیٹھا ہی تھا کہ عصر کا ٹائم ہو گیا مسجد جانے کی ہمت نہیں ہو رہی
تھی اس لیے اس نے وضو کر کہ کمرے میں ہی نماز ادا کر لی۔ نماز کے بعد جب
اسنے دعا کے۔ لیے ہاتھ اٹھائے تو۔

یا اللہ۔ میری روح سے جوڑے ہر انسان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے انکی ""
"زندگیوں میں برکت ڈال

اور دوسری دعا مانگ کر آمین کہہ کر وہ۔ لیٹ گیا۔ اور تھوڑی دیر میں نیند کی وادی
میں اتر گیا۔

دن بھر کے بعد افیرا کا۔ بخار اترتا تو سب نے شکر ادا کیا۔

READING POINT

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ندا بیگم اس کے لیے سوپ بنا کر ک۔رے میں دے کر
گئیں تھیں

جو حنا بیگم اسے پیلانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔

میری جان تھوڑا سا پیلو پھر میڈیسن بھی لینی ہے۔ انہوں نے اسے کہا جو پینے سے
مسلل انکار کر رہی تھی

نہیں ماما یہ عجیب سا ہے مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ اس نے منہ بنا کہ کہا۔"
بہو جلدی شاباش۔ نا نا کرتے بھی اسے پینا پڑا۔

پھر انہوں نے افو کو میڈیسن دی جس کے بعد وہ لیٹ گئی اور حنا بیگم اس کے بالوں
میں ہلکے ہلکے انگلیاں چلاتی رہیں جس کے بعد وہ سو گئی۔

رات کے کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے سب کو چائے انکے
کمرے میں ہی پہنچا دی گئی تھی اور عمارہ وجدان کے لیے کافی اس کے کمرے میں
لے آئی تھی۔

ابھی تھکے ہوئے انداز میں لیٹا ہوا تھا کے دروازے پر نوک ہوئی

آجاؤ۔ اس کی اجازت پر عمارہ داخل ہوئی

عمارہ کو دیکھ اسے خوشگوار حیرت ہوئی کیوں کہ نکاح کے بھی عمارہ اس کے کمرے
میں اسکی موجودگی میں نہیں آتی تھی

زہ نصیب آج ہمارے غریب خانے پر خدا کی رحمت آئی۔ اس نے خوش ہو کر " کہا

آپ کے لیے کافی لای تھی آج آپ بہت تھکے تھکے لگ رہے ہیں۔ اس کی اس فکر مندی پر وجدان کو ٹوٹ کر پیار آیا

ادھر آؤ۔ اس نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ کچھ جھجک کر بیٹھ گئی
یار تمہیں پتا ہے آج ادفس میں بہت کام تھا سفوان بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو مجھے کام کرنا پڑا۔ اور کہہ کر وہ زیادہ پھیل رہا تھا اپنا سر عمارہ کی گود میں رکھ دیا جس سے وہ بری طرح بوکھلا گئی۔

یہ کیا کر رہے اٹھیں۔ اس نے گھبرا کر کہا۔
ہیں کیا ہو گیا بیوی ہو میری منگیتر نہیں جو اتنا گھبرا رہی ہو۔ اس نے خفگی سے کہا وہ
شرمندہ ہو گئی وہ بھی کیا کرتی اسے یہ اچھا نہیں لگتا تھا۔ اور ابھی سے
سوری اچھا میں آپکے سر کی تیل سے مساج کرتی ہوں آپکو اچھا فیل ہوگا یہ کہہ کر وہ
تیل کی بوتل لے آئی اور اس کے سر میں مالش کی
یار سچ میں بہت سکون مل رہا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے کہا۔
پھر دونوں باتیں کرتے رہے

- طبیعت ناساز ہونے کے باعث تھوڑی کمزوری آگئی تھی جس کی وجہ سے وہ ایک ہفتے گھر میں تھی آج طبیعت بالکل ٹھیک تھی اس لیے وہ یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی اس نے پہلے ہی میڈ سے یونی جوائن کی تھی اور اب جلد ہی میڈ کے پیپر ہونے والے تھے۔ اس لیے وہ تیار ہو کر نیچے آگئی
- ارے اٹھ گئی میری جان کیسی طبیعت ہے۔ اس کو نیچے آتے دیکھ کر ریحان صاحب نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا
 - ٹھیک ہوں چاچو۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا۔
 - خیریت اتنی تیاری کہاں جا رہی ہو۔ "عثمان نے پوچھا
 - یونی جانا ہے آج ویسے ہی اتنا لوسٹ ہو گیا ہے اور میڈ بھی سٹارٹ ہونے والے ہیں۔ افیرا نے جواب دیا۔
 - بیٹا ابھی تو آپکی طبیعت بہتر ہوئی ہے اکی۔ حنا بیگم نے کہا۔
 - نہیں ماما میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔" افیرا نے انہیں اطمینان سے کہا۔
 - اچھا ٹھیک ہے چلیں بیٹا پھر میں آپکو یونی ڈروپ کر دیتا ہوں۔ جزلان نے بولا۔
 - جی بابا چلیں۔ ناشتہ ادھورہ کر کہ اٹھ گئی "
 - ناشتہ کرو پہلے ٹھیک طرح پھر جانا روزانہ یہی کرتی ہو جی یہ حال ہے۔ حنا بیگم نے اسے ڈپٹا۔

- ماما بس میں نے کر لیا مجھ سے صبح ناشتہ نہیں ہوتا۔ اس نے منہ بنا کر بولا
- ارے بڑی ماما رہنے دیں اسے ڈانٹنگ پر اگر موٹی ہو گئی تو اس کے لیے بھی موٹا
- ہی ڈھونڈنا پڑے گا نہ۔ خرم نے مذاق کیا
- میری فکر چھوڑو اپنی کرو بھنڈی جیسے لوگوں کے لیے بھی آج لڑکیاں تیار نہیں ہیں۔ افیرا نے اسکے دبلے پن پر چوٹ کی
- جی نہیں ابھی بہت سی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔ اس نے بڑے فخر سے کہا
- جی بالکل خوابوں میں۔ افیرا نے مصنوعی اہ بھرتے کہا
- انہو آئی بڑی جل ککڑی۔ خرم نے منہ میں بڑبڑا کر کہا
- چلیں بابا۔ افیرا نے نیپیکین سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا
- جی پیٹا چلیے
- پھر وہ دونوں سب کو بائے کہہ کر چلے گئے
- جنت پیلس "کو آج پارٹی کی مناسبت سے ڈیکوڑیٹ کیا جا رہا تھا پارٹی پیلس کے"
- لان میں ہی رکھی گئی تھی
- ہر جگہ الگ طرح کے پھول لگائے گئے لان میں بہت خوبصورت فاؤنٹین تھا جسے
- برقی ققموں سے سجایا گیا تھا۔ غبارے بھی تھے اور ان سب کی زیادہ ذمہ داری امان سعد
- اور زین پر تھی گھر کی خواتین کچن میں موجود طرح طرح کے پارٹی کی مناسبت

لوازمات تیار کر رہیں تھیں جبکہ گھر میں کوئی فنکشن رکھا جاتا گھر کی خواتین اور لڑکیاں گھر میں کھانا بناتی تھیں

• آج چونکہ پارٹی سفوان کی برتھڈے کی وجہ سے بھی رکھی گئی تھی اس لیے اسے آج گھر پر آرام کرنے کا حکم دیا تھا اور صبح سے وہ آؤفس جانے کی تاک میں تھا جہاں آؤفس جانے کا سوچتا کسی نہ کسی کی پکڑ میں اجاتا اور اسے واپس کمرے میں بھیج دیا جاتا اب بھی وہ آنکھ بچا کر نکل ہی رہا تھا عمارہ کی نظر اس پر پڑ گئی وہ کسی کام سے باہر آئی

• سفوان بھائی کہا جا رہیں ہیں آپ۔ عمارہ نے پوچھا • وہ گڑیا میں زرا باہر ڈیکوریشن دیکھنے جا رہا ہوں۔ اپنے پکڑے جانے پر بات بنائی جو بہت بوئگی تھی

• اچھا جی وہ تو آپ اپنے کمرے کی ونڈو سے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا

• یار گڑیا تم تو میری اچھی بہن ہونا پلیز مجھے ضروری کام ہے بس تھوڑی میں آجاؤں گا۔ اس نے معصوم شکل بنا کر کہا

• بھائی گھر میں کسی کو بھی پتا چلا تو ڈانٹ پڑے گی مجھے پلیز بھائی آپ کمرے میں جائیں شاباش۔ عمارہ نے کہا

- بس میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گا بس تم کسی کو میرے کمرے میں مت جانے۔
- دینا۔ اوکے میں پیچھے والے گیٹ سے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔
- بھائی جلدی آجانا اپ۔ یہ کہہ کر وہ باہر لان میں آگئی۔
- یونی پہنچ کر وہ سیدا ڈیپارٹمنٹ کی جانب چلی گئی۔ ابھی سر کلاس میں نہیں آئے۔
- تھے۔ جیسے ہی وہ کلاس میں انٹر ہوئی سب کو ڈونڈھنے کے لیے نظریں دوڑائیں ایک جگہ ان کا گروپ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسی طرف بڑھ گئی
- اسلام و علیکم افیرا۔ سب نے اسے دیکھ کر سلام کیا جس کا اس نے جواب دیا اور بیٹھ گئی۔
- کیسی طبیعت ہے اب تمھاری افیرا۔ زرنش نے پوچھا۔
- ہاں اب بالکل ٹھیک ہوں بس تھوڑا فیور تھا بس۔ افیرا نے جواب دیا۔
- ہمممم۔
- اور آج امان اور سعد نہیں آئے خیریت۔ افیرا نے سعد اور امان کو نہ پا کر سوال کیا۔
- ہاں یار سعد کا میج آیا تھا آج پارٹی ہے اس لیے وہ مصروف ہیں دونوں۔ شایان نے جواب دیا
- او اچھا۔ اتنے میں سر آگئے اور وہ لیچکر اٹینڈ کرنے لگے۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

- لیکچر کے بعد اب کیفے ٹیریا چلے گئے۔
- افیرا تم آؤ گی نا آج۔ زرنش نے پوچھا۔
- یار میں نے ماما بابا سے بولا نہیں اس بارے میں کچھ اس لیے میرا پتا نہیں۔ اس کا مطلب صاف انکار تھا



اسلام علیکم!
بہمیں اپنے Blog Kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
بہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

- یار ایسا نہ کرو پلیرز چلو نا مزہ آئے گا پتا سعد امان کی بہت بڑی فیملی ہے اور بہت اچھے ہیں سب تمہیں بہت اچھا لگے گا وہاں جا کہ پلیرز چلو نا تم میری اتنی سی بات نہیں مان سکتی سعد نے کہا تھا سب ضرور آئیں۔ اس نے معصوم شکل بنا کر کہا

READING POINT

- اچھا اچھا ٹھیک ہے اب بلیک میل تو نا کرو پر میں جاؤں گیں کیسے مجھے تو گھر ہی نہیں پتا۔ اس نے پھر نا آنے کی وجہ رکھی
- یار یہ کوئی مسئلہ نہیں تمہیں میں ایڈریس سینڈ کر دوں گی بس تم جا آ رہی ہو۔ پارٹی نو مور بہانہ سمجھیں۔ زرنش نے اسے روعب سے کہا
- اوکے اوکے میں تمہیں گھر سے پیک کر لوں گیں ہم دونوں ساتھ چلیں گیں۔ ایکلے تھوڑا عجیب گلے گا مجھے۔
- اچھا ٹھیک ہے میں تمہاری ویٹ کروں گیں۔ زرنش نے ہامی بھر لی
- چھٹی میں سب ایک ساتھ باہر آئے تھے مابین اور زینیا دونوں ایک ساتھ جاتی تھیں اس لیے وہ دونوں نکل گئیں تھیں آج افیرا کی گاڑی نہیں آئی تھی اور وہ انظار کر رہی تھی زرنش نے کہا تھا کہ جب تمہاری گاڑی نہیں آجاتی میں رک جاتی ہوں بٹ اس نے اسے منع کر دیا اس لیے وہ بھی چلی گئی وہ اکیلی کھڑی تھی جب اسے کسی کی دیکھنے کی تپش محسوس ہوئی جب اس نے موڑ کر دیکھا تو ایک بدماش قسم کا لڑکا انتہائی گھٹیا طرح سے گھور رہا تھا اسے نظر انداز کر دیا
- وہ لڑکا چلتا ہوا افیرا کے قریب آگیا اور کہا
- ہائے بے بی لگ تو بڑی پیاری رہی ہو دوستی کرو گی۔ اس نے کمینگی سے پوچھا

• سنو اپنی حد میں رہو سمجھ جانتے نہیں ہو میں ہوں کون اوقات میں رہو اپنی اور
جاؤ یہاں سے۔" افیرا نے حقارت آمیز لہجے میں کہا اسے بہت غصہ آ رہا تھا اس وقت
ارے اتنے نخرے کیوں کر رہی ہو دوستی کر رہا ہوں اور اتنے حسین لباس میں تو
اور بھی دل کو بے ایمان بنا رہی ہو۔ یہ کہہ کر اس نے ہاتھ کو چھوا۔ گٹھیا پن کی
حدیں تھیں

• جس پر افیرا کا ایک زور دار تھپڑ اسکا گال لال کر گیا اور بولی

• میں نے کہا نا اپنی اوقات میں رہو اور آئندہ اگر کسی لڑکی کو ایسے ہاتھ لگانے
سے یہ تھپڑ یاد رکھنا ورنہ اگلی بار دوسری طریقے سے سمجھاؤں گیں۔

• افیرا کا تھپڑ اور باتیں اسے تیش دلا۔ گیا اس لیے وہ فوراً اس پر لپکا اس سے پہلے
وہ کچھ کرتا کسی کا مردانہ ہاتھ اسکا دوسرا گال بھی لال کر گیا اس تھپڑ سے وہ سنبھل
نہ سکا اور زمین بوس ہو گیا۔ وہ کوئی اور نہیں سفوان تھا جو کافی دیر سے یہ سارہ تماشہ
دیکھ رہا تھا پہلے وہ سمجھا کوئی بوئی فرینڈ ہوگا جو انکل کا ٹرینڈ ہے۔

• پھر اسے معاملہ سمجھ آیا اس لیے آگیا۔

• سفوان نے اسے گریبان سے پکڑ اور اٹھایا اور کہا •

- ہر لڑکی کو اپنی گھٹیا طرح گھٹیا مت سمجھا کرو سمجھے کیا بہن پر بھی ایسی نگاہ رکھتے ہو گندی نظریں چھوڑتی ہیں کیا کسی کو اب اگر کہیں نظر آئے ناسیدا اندر جاؤ گے۔ یہ کہہ کر سفوان نے اسے چھوڑا اور وہ بھاگ گیا۔
- پھر وہ افیرا کے جانب موڑا۔
- گھٹیا انسان پتا نہیں ہر لڑکی کو گندی نظروں سے کیوں دیکھتے ہیں۔ اس نے غصہ سے کہا
- ایک بات کہوں قصور اسکا بھی نہیں آپکے لباس کا جو اسے اپکو غلط سمجھنے پر مجبور کر رہا ہے
- ٹائٹ جینز کی جس پر بیلو اینڈرائیڈ کرتی اور اس پر سکارف جو ہمیشہ کی طرح مفلر کی مانند تھا اس وقت وہ کسی بھی گندی نظر ہوتی ہی
- اپکو اس سے مطلب میں جیسے بھی کپڑے پہنو اور ویسے بھی ایسے گھٹیا لڑکے سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں چاہے وہ موڈرن ہو یا پردہ کرنے والی۔ اسنے اس کی بات پر تپ کر کہا
- نہیں جی سامنے والے کو ہمیشہ ہماری طرف ہمارا لباس متوجہ کرتا ہے اگر آپ اپنے اپکو ڈھانپ لیں تو اسکی اتنی ہمت نہیں آگے سے اپکو کچھ کہے۔ سفوان نے اسکی بات کی نفی کی

• بہر حال لڑکیوں کو ہمارے اسلام میں خود کو ڈھانپنے کے لیے کہا ہی اس لیے تاکہ وہ کسی کی گندی نظروں میں آئیں اور انکی عصمت کو نقصان نہ پہنچے امید ہے سمجھیں ہو گئیں آپ

- سفوان نے اسے سمجھا یا جسے سن کر وہ خاموش ہو گئی تھی شاید سمجھ آ گیا تھا اتنے اسکی گاڑی آگئی اور وہ بیٹھ کر چلی گئی اور سفوان گھر کی طرف گاڑی موڑ گیا •
- گھر آ کر اسکا موڈ سخت خراب تھا آج پہلی بار اسے کسی نے ٹوکا تھا حنا بیگم کے سوا حنا بیگم اکثر اسے ڈانٹتی لیکن وہ ان سنا کر جاتی ابھی وہ غصہ میں تھی کہ موبائل بج اٹھا اس نے غصہ سے اٹھایا •
- ہیلو کیا ہے "اسنے بدتمیزی سے کہا •
- کیا ہو گیا افیرا خیریت اتنی غصہ میں کیوں لگ رہی ہو زرنش نے کہا •
- کچھ نہیں یار تم بتاؤ کیوں فون کیا تھا۔ اس نے غصہ ختم کر کے پوچھا •
- یار تم مجھے 9 بجے تک پیک کر لینا ٹھیک ہے اور بہت اچھے سے تیار ہونا۔ زرنش نے کہا
- ہاں ٹھیک ہے میں آجاؤں گیں۔ یہ کہہ کر تھوڑی ادھر ادھر کی باتوں کے بعد •

فون بند کر دیا

• دوپہر کا کھانا کھانے کے لیے جب وہ نیچے آئی تو افیرا نے انہیں رات کی پارٹی کا

بتایا

• ماما آج سعد اور امان کے گھر پارٹی ہے اس نے سارے گروپ کو انوائٹ کیا ہے

تو میں جاؤں؟؟ افیرا نے حنا بیگم سے اجازت مانگی

اچھا چلی جاؤ ایسا کرو عمان کے ساتھ چلی جاؤ۔ انہوں نے کہا

• ٹھیک ہے

کھانے کے بعد وہ اوپر چلی گئی اور جا آرام کیا تقریباً ڈھائی گھنٹے کے بعد اسکی آنکھ

کھلی ٹائم دیکھا تو 7:30 بجے اسکی آنکھ کھلی پھر وہ کپڑے سلیکٹ کرنے کے لیے

ورڈروپ سے کپڑے نکالنے چل دی اسکے پاس ساری کرتیاں ہی تھیں۔ اسے ایک دم

سفوان کی بات یاد آئی

آپکا لباس ہی آپکو غلط اور سہی بناتا ہے“

سامنے اسے ایک مہرون کلر جالی کی فراک دیکھائی دی جو شاید ندا بیگم نے اسے گفت

کی اس نے کبھی پہنی نہیں تھی اس لیے نکال

لی

فریش ہونے کے جب وہ چینج کر کہ شیشے کے سامنے آئی تو اسے وہ بہت اچھی لگی

گٹھنوں سے نیچے آتی جالی کی فراک جس کے گلے پر ہلکا سا کام ہوا تھا چوڑی دار پجاما اور جارجٹ کا بہت خوبصورت دوپٹا تھا بالوں کو آگے سے پیارا سا ہیر اسٹائل پیچھے سے پونی ٹیل میں قید تھے اس پر ہلکا سا میک اپ بلاشبہ وہ بہت پیاری لگ رہی تاپنے سراپے پر ایک نظر ڈال کر وہ نیچے چل دی جب وہ نیچے آئی تو حنا بیگم اور ندا بیگم نے اسکی نظر اتر ڈال اور پھر وہ عمان کے ساتھ نکل گئی اور پھر اسنے زرنش کو اس کے گھر سے پیک کیا زرنش نے بھی اسکی دل سے بہت تعریف کی جس کا اسنے شکریہ کہا جنت پیلس پہنچ کر شایان ماہین اور زینیا لوگ انہیں گیٹ پر ہی مل گئے اور پھر وہ آگے بڑھ گئے عمان بھی ساتھ ہی تھا۔ اندر جا کر انہیں سعد امان اور علینہ نے ویلکم کیا اسلام و علیکم۔ تینوں نے سلام کیا جس سب نے جواب دیا سعد اور امان عمان سے ملے اور عمان تو شاید کہیں اور پہنچ گیا تھا اور نچ کلر کی لونگ شرٹ اور پریل چوڑی دار پجامہ اور پریل ہی سلیقے سے لیا گیا حجاب اور معصوم سی مسکراہٹ واقعی علینہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور وہ اسے دیکھتا رہ گیا

افیرا کے کپڑوں پر غلطی سے جوس گر گیا تھا جس کی وجہ سے اسکا ڈریس خراب ہو گیا تھا

ایم سو سوری آپ ایسا کریں آپ اندر جا کر واش کر لیں۔ عمارہ نے اس سے کہا اور وہ اندر چلی گئی وہ اپنی ہی پریشانی میں چل جب وہ کسی سے ٹکرائی ہیل کی وجہ سے وہ گرتی پر سفوان نے اسے سنبھال لیا افیرا ایک جھٹکے میں دور ہوئی

اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے ایڈیٹ۔ سفوان اسے ہی دیکھ رہا تھا جواب نا پا کر اس نے سر اٹھایا سامنے سفوان کو دیکھ کر اسکا غصہ بڑھ گیا

میںم کیا آپ سب سے ایسی ہی تمیز سے کرتی ہیں کیا اور ویسے بھی دیکھ کر آپ بھی نہیں چل رہیں تھیں۔ سفوان نے اسکی بد تمیزی پر طنز کیا

تم سے کیسے بھی بات کروں آئے بڑے پتا نہیں کہاں ہر جگہ نازل ہو جاتے ہیں۔ افیرا نے ناگواری سے کہا

ابھی سفوان کوئی جواب دیتا کہ زرنش آگئی

ارے افیرا تم یہاں ہو اور میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہیں ہوں۔ اس نے افیرا سے کہا جو سفوان کو غصہ سے گھور رہی تھی

اسلام و علیکم سفوان بھائی۔ رزنش کی جب سفوان پر نظر پڑی تو جھٹ سے سلام کیا آ
وعلیکم السلام رزنش کیسی ہو آپ۔ سلام کا جواب دے نرمی سے پوچھا
میں بالکل ٹھیک بھائی اور آپ کیسے ہیں اور اچکو مبارک ہو برتھڈے کی بھی اور ڈیل
کی بھی۔ اس نے اسے مبارک باد دی

الحمد للہ ٹھیک ہوں اور بہت شکریہ۔ اس نے مسکرا کر کہا

آہو سوری میں تو بھول ہی گئی سفوان بھائی یہ افیرا ہماری فرینڈ اور افیرا یہ ہیں سفوان
بھائی جن کا میں نے تمہیں بتایا تھا۔ رزنش نے دونوں کا تعارف کرایا

اسلام و علیکم۔ سفوان نے ادب سے سے کہا

وعلیکم السلام رزنش یا میرا ڈریس خراب کر گیا زرا واشروم چلو مجھے ڈریس صاف کر
نی ہے۔ سفوان کو نظر انداز کر کہ وہ رزنش سے مخاطب ہوئی

ہاں چلو۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئیں اور سفوان کو پہلی دفعہ افیرا کو دیکھ کر غصہ
نہیں آیا

اس کے بعد پھر زیادہ اسے مزہ نہیں آیا سعد نے افیرا کو سب ملوایا تھا سفوان کی ماما

کو افیرا بہت پسند آئی تھی اور وہ کچھ سوچ کر مسکرا دیں پھر عمان اور افیرا گھر چلے گئے اور عمان صاحب اپنا دل وہیں چھوڑ کر آگئے

دن پر لگا کر اڑھ رہے تھے سب افیرا اور باقی سارے اپنے اپنے میڈ کے پیپرز میں بری طرح سے مصروف ہو گئے تھے آج جا کر انکی ٹینشن ختم ہوئی تھی کیونکہ آج لاسٹ پیپر تھا پیپر دینے کے بعد پورا گروپ کیٹین میں میں آگئے تھے الحمد للہ یہ پیپر سے جان چھوٹی میں تو بہت ٹینشن میں تھا۔ شایان نے شکر کی سانس لے کر کہا

• کونسی ٹینشن تھی بھائی تمہیں ہر وقت تو موبائل میں لگے رہتے تھے اور کہہ رہیں • ٹینشن تھی جھوٹے۔ ماہین نے حیران ہو کر کہا

• جی نہیں پڑھتا ہی تھا میں تم کونسا میرے ساتھ ہوتی تھی اور زیادہ جاسوسی نہ کیا • کرو سمجھیں۔ اس نے چڑ کر کہا

• ماہین شایان کی بہن ہے •

• یار مجھے بہت بھوک لگ رہی کچھ آرڈر تو کرو۔ ماہین نے بھوک سے بحال صورت بنا کر

ایک اسے بھوک اتنی لگتی ایسا لگتا پیٹ میں ٹینکر فیٹ کیا ہوا اور مجال جو نظر آئے •
کھایا پتا نہیں کہا جاتا ہے۔

زرنش نے اس کے اسکی دبلے پن پر چوٹ کی
یہ بات ٹھیک تھی ماہین بہت کھاتی تھی پر پھر دہلی ہی تھی

تمہیں کیا ہے میرے کھانے سے خود تو چڑیا کی طرح چگتی ہوں میرے کھانے پر
کیوں نظر لگا رہی ہو۔ ماہین نے تپ کر کہا

پتا نہیں اس بچارے کا کیا بنے جس سے انکی شادی سرزد ہوگی ایک مہینے کا راشن
ایک ہفتے میں صفا چٹ۔

شایان نے مصنوعی اہ بھرتے ہوئے کہا

تم بے فکر رہو میں زیادہ سامان لے کر آؤں گا تاکہ یہ آرام سے کھائے۔ "سعد نے
لقمہ دیا

جس پر ماہین نے گھوری سے نوازہ

زیادہ ہاتم تائی بننے کی ضرورت نہیں میرے پاپا کھلا سکتے ہیں مجھے — اپنی خبت مٹانے
کے لیے غصہ سے کہا

اے لو کیا میں اچھا لگوں کا سر جی سے پیسے لیتا ہوا۔ سعد نے شرارت سے کہا
شٹ اپ ۔

اچھا یار بس کرو میری بات سنو نیکسٹ ویک سے ہمان بھائی کی شادی کے فنکشن •
سٹارٹ ہو رہیں ہیں اس لیے تم سب نے سارے فنکشن میں آنا ہے۔ "افیرا نے سبکو
متوجہ کیا

ہاں جی ضرور ہم ضرور آئیں گیں ہمان بھائی کی شادی کو چار چاند لگانے ۔۔ شایان •
نے کہا

یار میں نہیں آؤں گی کیونکہ میں جا رہی ہوں اسلام آباد۔ زینیا نے کہا •
اچھا ٹھیک خیریت سے جاؤ ۔

پھر تھوڑی دیر یہ لوگ باتیں کر کہ اپنے گھر روانہ ہو گئے
گھر آکر افیرا فریش ہو کر سو گئی تھی شام کو جب نیچے ائی تو حنا بیگم اور ندا بیگم
مہمانوں کی لسٹ بنا رہیں تھیں

افو تم نے اپنی شاپنگ کب کرنی ہے اب تو پیپر بھی ختم ہو گئے آج یا کل جا کر

اپنی شانگ کر لو پھر اک دفعہ فنکشن شروع ہو گئے تو بالکل نامم نہیں ملنا کسی کو بھی۔ حنا بیگم نے اسکو دیکھ کر کہا

جی ما ما کر لوں گیں کل جا کر۔ اور مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے کچھ کھانے کو دیں۔ افیرا نے کہا

اچھا تم ڈائبلنگ ٹیبل پر بیٹھو میں دیتی ہوں۔ ندا بیگم کہہ کر پکن میں چل دی

اور بھی کیا حال ہیں ہماری بہنا کے۔ خرم نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا
بہت اچھے حال ہیں ہمارے تم بتاؤ ملی کوئی پری یا ابھی تک ویٹنگ لسٹ پر ہو۔ تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

کوئی ایک ماشاء اللہ سے تین ملی ہیں۔ خرم نے فخر سے کہا
اندھی تو نہیں ہے ناچیک کر لو۔ افیرا نے مسکراہٹ دبا کر کہا

جی نہیں۔ خرم نے چڑ کہا

حیرت ہے آج کل کی لڑکیوں کا ٹیسٹ بہت ہی خراب پتا کن کن لوگوں لیفٹ کراتی ہیں۔ اس نے تاسف سے کہا

اچھے اچھے لوگوں لیفٹ کراتی ہیں مجھ جیسا معصوم انسان اگر چراغ لے کر بھی
ڈھونڈو تو بھی نہیں ملے گا۔ اس نے معصوم شکل بنا کر کہا
تم اور شریف استغفر اللہ یہ منہ اور باتیں حد ہے

ان دونوں کی باتیں اور نوجھوک نہ ختم ہونے جاری رہے گی
ایک ہفتہ بھی شادی کی تیاری میں گزر گیا آج ہمان اور عنایہ کی مہندی تھی جس کا
انتظام لان میں کیا گیا تھا مہندی کا فنکشن دونوں کا ایک ساتھ تھا لان کو مہندی کی
مناسبت سے بہت حسین طرح سجایا جا رہا تھا جھولا تھا جس پر دلہا اور دلہن کو بیٹھنا
تھا اسے گیندے کے پھول سے سجایا گیا تھا اور آج کا تھیم کلر ڈارک گرین اور اورنج
رکھا گیا کچھ الگ سا۔

عنایہ کو حنا بیگم نے ملک مینشن ہی بلوایا تھا اور وہ یہاں سے پارلر تیار ہونے چلی
گئی تھی

افیرا ابھی ہی پارلر سے ساری سروس کرا کر آئی تھی وہ میک اپ ویسے بھی زیادہ اچھا
نہیں لگتا تھا اس لیے اس نے پارلر سے تیار ہونے سے منع کر دیا تھا۔ ابھی اسے تیار
ہو کر کپڑے چینج کیے تھے کہ ضامن کمرے میں داخل ہوا

افیرا بڑی ماما کہہ رہی جلدی تیار ہو جائیں فنکشن سٹارٹ ہونے والا اور اپکو خرم بھائی اور عمان بھائی کو سارے مہمان کو ویلکم کرنا ہے۔ ضامن نے اسے حنا بیگم کا پیغام دیا کیا ہے یا ابھی میں تیار نہیں ہوئی عمان اور خرم کر لیں گیں ماما کو بھی پتا نہیں کیا جب بھی کوئی آیا فضول مسکرا کر حال پوچھتے رہو حد ہے۔ افیرا نے چڑ کر کہا ویسے بھی اسے اپنے گھر والوں کے علاوہ کوئی زیادہ بات کرتا تو چڑ جاتی تھی

بڑی ماما اور می دونوں بڑی ہیں پلیز آج آپ کر لو نہ۔ ضامن نے منت کی اسے پتا تھا وہ چڑتی تھی

اچھا بھی کر لیتی ہوں جاؤ میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ اس نے کہا اور ضامن چلا گیا اورنج کلر کی شوٹ فرائز جس پر باریک گلوں کا نفیس کام ہوا تھا فل سلیو جس کے بازو پر حسین پنج تھے گرین جارجٹ کا دوپٹہ جس کے کناروں پر خوبصورت بارڈر بنا ہوا تھا اس پر گرین گھیر دار فلیٹر ہلکی سی ہائی ہیل ہلکا سا میک اپ۔ کچھور کی چوٹی اور آگے سے لائر کے بال نفاست سے سیٹ کیے ہوئے چھوٹا اور پیارا سا مانگ ٹیکہ جھوٹے وہ تیار ہو کر بہت پیاری لگ رہی تھی۔ تیار ہو کر نیچے کی راہ لی۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

افیرا نے سعد کے گھر میں سبکو انوائیٹ کیا تھا بٹ انکے گھر سے صرف سعد امان ناہید بیگم علینہ اور وجدان جا رہے تھے ناہید بیگم کو افیرا پہلی نظر میں اچھی لگی اس لیے انہوں اسے سفوان کے لیے سوچا تھا اب جلد سے جلد کوئی بات کرنا چاہتی تھیں جلدی چلیں بھی آپ لوگ افیرا کا میسج آیا تھا ابھی کہ کہا رہ گئے۔ سعد نے جلدی میں کہا

ہاں بھی آرہے ہیں چلو گاڑی میں بیٹھو ناہید نے کہا

کہا جانے کی تیاری ہے بھی اور وہ بھی اتنا تیار ہو کر۔ سفوان نے انکی تیاری کہہ کر کہا۔

ہاں بھائی افیرا ہے نا ہماری فرینڈ اسکے بھائی کی مھندی کے آج سبکو انوائیٹ کیا پر کوئی جا ہی نہیں رہا اس لیے بڑی ماما وجدان بھائی اور علینہ جا رہیں ہیں ہمارے ساتھ۔ امان نے پوری تفصیل دی

اچھا جی اوکے اللہ حافظ خیریت سے جائیں۔ یہ کہہ کر وہ پلٹا تھا جب ناہید بیگم بولیں سفوان پیٹا آپ بھی چلو نا ہمارے ساتھ اچھا لگے گا۔ وہ۔ دراصل افیرا سے اسے ملوانا بھی چاہ رہیں تھیں ق

نہیں ماما میں جا کر کیا کروں اور ویسے اچکو پتا ہے میں ایسی جگہوں پر جاتا ہی کم ہو
جہاں زیادہ ہلاہ گلا ہو میں تھک گیا ہوں بہت میں سونے جا رہا ہوں اوکے شبہ خیر
- کہہ کر سیڑیاں طے کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور وہ لوگ مہندی کے لیے نکل
گئے

جب مہندی میں انٹر ہوئے تقریباً کافی مہمان آگئے تھے شایان زرنش اور ماہین بھی
آگئے تھے ہمان اور افیرا نے ہی انہیں ویلکم کیا تھا
اسلام و علیکم کیسے ہو آپ سب۔ عمان نے ادب سے کہا
ہم۔ ٹھیک ہیں آپ لوگ کیسے ہو۔
ٹھیک۔

سعد امان میں تم دونوں کا۔ کب سے ویٹ کر رہی ہو شایان وغیرہ تو کب کے آگئے
ہیں چلو اب اندر سب اندر کی جانب بڑھ گئے اینڈ میں
علینہ آئی تھی جس کو دیکھ عمان کا۔ دل گارڈن گارڈن ہو گیا۔
وہ اپنے گھر والوں کو ہی ڈھونڈ رہی تھی جب وہ اسکے پاس آیا
اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ۔ عمان نے کہا دل تو خوشی سے ناچ اٹھا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

وعلیکم السلام آپ کون۔ علینہ نے پوچھا وہ واقعی بھول گئی تھی عمان کو افسوس ہوا
میں افیرا کا بھائی ہوں اس دن آپ سے تعارف ہوا تھا نا پارٹی میں۔ عمان نے یاد
دلانے کی کوشش کی

او اچھا۔ پھر سے اسے نظر ادھر ادھر دوڑائی

کیسی ہیں آپ کیا کسی کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ عمان تو بس اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا
جی ٹھیک میں ماما اور بھائی لوگوں کو ڈھونڈ رہی ہوں۔ اسے کسی اجنبی سے باتیں کرنا
اچھا نہیں لگتا تھا

وہ افیرا کے ساتھ اندر گئے ہیں چلیں میں اپکو لے چلتا ہوں۔ یہ کر وہ دونوں آگے
بڑھ

ادھر جب ماہین کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا لائٹ اور نج گٹھنوں سے نیچے آتی شرٹ اور
چوڑی دار پاجامہ بلکہ سا اس حلیہ میں وہ سعد کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔

ماشاء اللہ بڑے پیارے لگ رہے ہیں لوگ تو بھی۔ ماہین کو نظروں میں رکھ کر کہا گیا
ماہین تھوڑی سی گلنار ہر گئی وہ جانے لگی کے سعد نے ہلکی سرگوشی میں گنگنا یا

READING POINT

"ابھی نہ جاؤں چھوڑ کر کہ دل ابھی بھرا نہیں ابھی ابھی تو آئے ہو"
او چھپھورے شرم کر میرے سامنے میری بہن کو چھیڑ رہا باز اجا ایسا نہ کہیں ماہین"
سے دھولائی ہو تیری۔ شذیان نے اسے گھور کر کہا
"

تو کیوں جل رہا تو بھی کر لے زینیا کی وہ بھی کم نہیں لگ رہی اج۔ سعد نے آنکھ"
مار کہ اسے چھیڑا) شایان اور زینیا کی منگنی ہوئی تھی کچھ عرصہ پہلے)
بک بک نہ کرو زیادہ کچھ بولے رہتے ہو۔ زینیا نے گھور کر کہا"

ہائے بچی شرما گئی۔ سعد نے شرارت سے کہا
بہت اچھی لگ رہی ہو زرنش تم۔ امان نے سادہ سے لہجے میں اسکی تعریف کی
تھینک یو تم بھی اچھے لگ رہے۔ اس نے مسکرا کر کہا
یار سب ایک دوسرے کی کر رہے ہو میری بھی کر دو اتنی محنت سے تیار ہوئی ہوں
۔ انیرا نے منہ بنا کہا جس پر سب ہنس دیے

تم تو سب سے زیادہ پیاری لگ رہی ہو میری جان۔ زرنش نے اسے ساتھ لگا کر اسکی
دل سے تعریف کی

پھر تھوڑی دیر باتوں کا سلسلہ جاری رہا
پھر عنایہ اور ہمان کو ایک ساتھ بیٹھا کر رسمیں ادا کی گئیں
افیرا نے ناہید بیگم کو حنا بیگم سے ملوایا تھا حنا بیگم اور ندا بیگم سے مل کر انہیں بہت
خوشی ہوئی۔

بارات سادگی سے گزر گئی آج ولیمہ کی تقریب تھی جو روز بینکٹ میں رکھی گئی "
تھی۔ خرم ولید اور عمان دوپہر سے ہی بینکٹ میں تیاریاں دیکھنے کے لیے چلے گئے
تھے گھر کے سب سے بڑے بیٹے کی شادی تھی جزلان صاحب کوئی کمی نہیں کرنا
چاہتے تھے

عنایہ اور باقی خواتین پارلر سے تیار ہونے گئیں تھیں افیرا منع کر رہی تھی لیکن "
اسے عنایہ ضد کر کہ لے گئی تھی

تیار ہو کر انہیں سیدھا حال میں ہی پہنچنا تھا
آج صبح سے ہی ناہید بیگم سفوان کو راضی کیسے کرنے کی کوشش کر رہی تھیں
وہ افیرا سے ملوانا چاہتی تھیں اسے وہ تو دل میں پکا ارادہ کر کے بیٹھ گئیں تھیں کہ

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

افیرا کو اپنی بہو بنا کر ہی رہیں گیں۔ ابھی وہ آؤفس تھوڑی دیر پہلے آکر اپنے کمرے میں آرام کر رہا جب دروازہ ٹوک ہوا
آجائیں۔ اس نے اجازت دی اور ناہید بیگم اندر آئیں

ارے ماما آپ اچو کب سے ضرورت پڑھ گئی نوک کر کے آنے اچکے بیٹے کا کمرہ"
کسی اور کا نہیں۔ اس نے محبت سے کہا

جب بیٹا بڑا ہو جائے کچھ آداب ہو ہی جاتے ہیں۔ انہوں نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا"
بٹ اولاد ماما بابا کے لیے کبھی بڑی نہیں ہوتی میری ماما جان۔ اس نے پیار سے کہہ"
انکی گود میں سر رکھ دیا

سہی کہا اپنے اور اچکا آؤفس کیسا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ"
چلاتے ہوئے

اللہ کا کرم ہے آپ سسکی دعائیں ہیں بہت اچھے سے کام چل رہا سب بہت محنت"
کرتے ہیں اپنے اپنے کام میں۔ اس نے سکون سے آنکھیں موند لیں ماں کے لمس
ہوتا ہی ایسا کہ اولاد کے اندر بھر دے

READING POINT

بیٹا زرا اپنی صحت کا خیال رکھا کرو ہر وقت کام بھی اچھا نہیں لگتا۔ ناہید بیگم نے " کہا

آپ ہے نا میرا خیال رکھنے کے لیے مجھے کیا فکر ہوگی پھر۔ اس نے انکا ہاتھ تھام کہہ بوسہ دیا

اب میری بہو لے آؤ تاکہ میں اسکو اسکی ذمہ داری سونپ دوں میں کب تک آپکا خیال رکھوں گیں۔ پھر سے شادی کی بات چھیڑی

اما کیا آپکو آپکے بیٹے کی آزادی اچھی نہیں لگتی جو آپ مجھے قید کرنا چاہتی ہیں۔ اس مسکرا کر کہا

بیٹا جی یہ قید نہیں ہر انسان کو ایسے ہمسفر کی ضرورت ہوتی جو اسے سمجھے اسکا خیال رکھے جو باتیں آپ مجھ بھی نہیں کہتے آپ اسے کہہ سکتے ہو اور اللہ نے بہت خوبصورت رشتہ اتارا ہے دنیا میں۔ انہوں نے انجانے والے انداز میں کہا

اما ہر وقت کسی نا کسی بات پر لڑائی خڑے کرنا عجیب ہوتی ہیں یہ لڑکیاں۔ بس شادی نہ کرنے کی پکا ارادہ تھا

"

میری جان یہ لڑائی نہیں بلکہ چھوٹی موٹی نوک جھوک ہیں جو اس رشتے کو تھوڑا
اچھا بنا دیتی ہیں اور پیار پیدا کرتی ہیں اور رہی بات خزرے اور روٹھنے کی تو بیوی اپنے
شوہر کو خزرے اور روٹھتی ہیں کیوں کہ انہیں مان ہوتا کہ اپ انہیں منالیں گیں اور
اپکو پتا لڑکیوں کے دل ایسی باتوں میں ہی خوش ہو جاتی ہیں کیونکہ شوہر کی محبت
عورت کو متعبر بناتی ہے۔ انہوں نے پیار سے سمجھایا

ٹھیک ہے میں نے بار مانی۔ اسنے ہنس کہہا
میں بھول گئی جو میں کہنے آئی تھی انہوں نے سر پر ہاتھ مار کر کہہا

جی بولیے آپ۔ سف نے کہہا

میں اپکو آج کے فنکشن میں چلنے کا کہنے آئی ہوں اپکو آج چلنا ہے ہمارے
ساتھ۔ انہوں نے مدعا بیان کیا

اما اپکو پتا ہے میں نہیں جانتا آپ چچی وغیرہ کے ساتھ چلی جائیں نہ۔ سفوان نے کہہا
آپکی کوئی چچی نہیں جا رہیں انہوں نے بھابھی آپ چلی جائیں اگر بچوں میں کسی کو
لے جائیں۔ انہوں نے کہہا

تو آپ لے جائیں نہ دانیہ کنول اذہان ذین وغیرہ میں کسی کو۔ کسی طرح جان چھڑانی تھی

بیٹا جی آپ چل لو گے کیا ہو جائے گا ویسے آپ کہیں نہیں جاتے ہیں اور بچوں" میں سے بھی کوئی جانے کے لیے تیار نہیں ہمارے گھر کے بچے اس معاملے میں بہت بدتمیز ہیں کوئی اتنی اپنائیت سے بلائے اور ان لوگوں کے انکار ہی ختم نہیں ہوتے۔ انہوں تھوڑا غصہ ہو کر کہا ایسے ہی ماننا تھا سفوان نے

اچھا اچھا ماما غصہ تو نہ اوکے میں چلتا ہوں بس میری پیاری۔ سفوان نے انکا ہاتھ تھام کر کہا

بجے تک تیار ہو جانا ہم نکل جائیں گیں۔ وہ کہہ کر کھڑی ہو گئیں 9

جی ٹھیک اور کچھ میری ماما جان اس نے انہیں ساتھ لگا کہ کہا

جی اب جلد جلد میری بہو لے آئیں۔ انہوں نے جھٹ سے کہا

وہ بھی کر لے گیں ماما۔ سر پر بوسہ دیا ماما کے

پارلر سے تیار ہو کر وہ لوگ سیدھا حال میں ہی آئے تھے کیوں کہ یہ تھیم ویڈنگ تھی اس لیے آج تھیم کلر گولڈن اور بلیک رکھا گیا حال کو تھیم کے حساب سے نہایت خوبصورت طرح سے سجایا گیا سٹیج کو گولڈن اور بلیک پھولوں اور ڈیکوریشن کی مختلف چیزوں سے سجایا گیا تھا

آج افیرا نے بلیک گٹھنوں تک کی شرٹ جس کے دامن میں گولڈن کام کیا گیا تھا ہائی نیک گلے پر پر کام کیا گیا تھا فل سیلو گولڈن سٹریٹ پجامہ جس پر ڈیزائن بنایا گیا تھا گولڈن نیٹ کا دوپٹہ جس کے کناروں پر بلیک بارڈر دیا گیا تھا ہلکا سا میک اپ گولڈن نازک سے جھومکے بالوں کا سائیڈ جوڑا بنایا گیا تھا اور بہت نفاست سے مٹھا پٹی لگائی گئی تھی بلیک تھوڑی ہائی ہیل وہ نظر لگ جانے کے حد تک پیاری لگ رہی



تھی

آج کے حساب سے عنایہ نے آج ہلکی گلابی کپڑے پر گولڈن نگوں اور موتیوں کا بہت حسین کام ہوا تھا بلیک گھیر دار شرارے پر بھی گولڈن کام کیا گیا تھا ہلکے گلابی جالی کا دوپٹہ جسکے کناروں پر گولڈن اور بلیک کلر کا چوڑا بارڈر تھا اس پر خوبصورت سا گولڈن سیٹ برائیڈ میک اپ اس پر بہت ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔ جبکی حنا بیگم اور ندا بیگم نے ساڑی پہنی تھی

حال میں کافی مہمان اچکے تھے آج سارے مہمانوں کو ولید اور ضامن نے ویکم کیا تھا سفوان وغیرہ بھی اچکے تھے

افیرا عنایہ اور ہمان کے ساتھ برائیڈ روم میں تھی جہاں ہمان اور عنایہ تصویریں بنائی جا رہی تھیں جب خرم افیرا کو بلانے کے لیے آیا
افیرا آج کچھی الگ لگ رہی تھی اس لیے اسے افیرا کو دیکھ کر اسے شرارت سو جھی
ہمان بھائی آپ نے افو کو دیکھا کہیں ماما کہہ رہی تھیں وہ آپکے ساتھ ہے۔ اس نے"
مسکراہٹ دبا کر کہا

دیکھائی نہیں دیتا کیا یا آنکھوں میں بٹن فٹ کرا لیے ہیں۔ افیرا نے خونخوار نظروں"
سے گھور کہا

جی آپ کون میں نے پہچانا نہیں اچکو۔ اور تپایا"

خرم باز آجاؤ اپنے کمین پن سے ورنہ۔ میرے ہاتھوں تمہارا قتل طے ہے۔ افیرا نے"
دانت بیس کہہ کر کہا

ارے افی یہ تم ہو میں سمجھا پتا نہیں کون ہے۔ خرم نے حیران شکل بنا کر کہا"

کیوں میں نے کیا ماسک پہنا ہے جو پہچان نہیں سکے۔ اس نے گھور کہہ "یہی سمجھ لو پارلر والی نے کیا کمال دیکھایا یا کیا سے کیا بنا دیتی ہے انسان کو کے " دھوکہ ہی کھا جائے بیچارہ۔ تاسف سے سر ہلایا گیا

کچھ زیادہ ہی بک بک نہیں کر لیتے تم۔ افیرا نے کھا جانے والے انداز میں کہا " لے بھی انسان اب سچ بھی نہیں بول سکتا یہ تو حد ہو گئی سچے انسان کی کوئی قدر "

ہی نہیں ہے۔ خرم نے اہ بھرتے ہوئے کہا

سچے کو دیکھو دن میں کتنے جھوٹ تو ایسے ہی بول دیتے ہو تم فون پر اپنی جانو " مانوؤں سے۔ افیرا بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی اسکی پول کھول رہی تھی ہمان نے حیران نظروں سے خرم کو دیکھا۔ جیسے بول رہا کیا ماجرہ ہے بھی

ارے میری پیاری بہن میں تو مذاق کر رہا تھا بہت پیاری لگ رہی تم تو اب کیا " میں اپنی بہن سے مذاق بھی نہیں کر سکتا۔ اس نے اک دم گڑبڑا کہا افیرا کا کیا بھروسہ اپنا منہ ہی کھول دے

اب آیا نالائن پر۔ اس نے مسکراہٹ دبا کر سرگوشی کی
اچھا چلو باہر تمہیں تمہارے گروپ فرینڈز ڈھونڈ رہیں۔ اس نے بات بدلی
اوکے تم چلو میں آتی ہوں۔ افیرا نے کہا اور خرم چلا گیا
بھائی میں جا رہی ہوں اگر کوئی کام ہو تو فون کر۔ لیجیے گا اوکے۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل
گئی
باہر نکل کر وہ سب ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے نظر آگئے تھے اس لیے وہیں چل دی
ہائے گائز۔ اس کے کہنے پر سب متوجہ ہوئے سفوان جو موبائل میں لگا تھا گردن اٹھا
کر دیکھا اک پل کو جیسے نظر ہی ٹھہر گئی پھر سر جھٹک کر موبائل میں جھک گیا البتہ
افیرا نے سفوان کو نہیں دیکھا تھا
اسلام و علیکم کیسی ہو افیرا بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاء اللہ۔ رزنش نے اٹھ اس سے
گلے ملی اور اسکی تعریف کی
تھینک یو سو مچ تم بھی بہت کیوٹ لگ رہی ہو کیوں ہمارے سیدھے امان کے دل
کے تار چھیڑ رہی ہو۔ آخری بات اس نے شرارت سے کان میں کہی

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

بدتمیز بہت بولنا آگیا ہے تمہیں بھی۔ اپنی شرم مٹانے کے لیے زرنش نے گھور کہا
ہاں انی سچ میں آج تو بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو آج تو لگ رہا کوئی نہ کوئی گیا "
کام سے ہے نہ کیوں زرنش۔ ماہین نے انی کو چھیڑا
ماہین تم بھی نہ پاگلوں والی باتیں کرتی رہتی ہو۔ انی نے کہا اسے یہ ساری باتیں اچھی
نہیں لگتی تھیں۔
اما میں گھر جا رہا ہوں آپ لوگ آجانا بعد میں۔ سفوان نے ماں سے کہا اس کی آواز
پر افیرا نے مڑ کر دیکھا
اسلام و علیکم آئی اس نے ناہید بیگم کو سلام کیا اتنا تو وہ سیکھ ہی گئی تھی اپنے گروپ
کے ساتھ رہ کہ
وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو آپ اور اما کہاں ہیں آپکی۔ انہوں نے جواب دے کر پوچھا
میں بالکل ٹھیک ہوں اور اما بھی یہیں تھی۔ اتنا شہد اور افیرا سفوان کو تو حیرت کے
جھکے لگ گئے

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اما مجھے جانا ہے کل ایک میٹنگ مجھے تیاری کرنی ہے اوکے اللہ حافظ۔ یہ کہہ کر وہ کھڑا ہو گیا

کیا ہو گیا ہے بیٹا اچو بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر۔ وہ اسے ابھی حنا بیگم سے ملوانا چاہتی تھیں پر سفوان صاحب کو بھاگنے کی جلدی تھی انکی بات سن کر وہ بیٹھ گیا

افیرا بھی زرنش وغیرہ کے ساتھ باتوں میں لگ گئی

حنا بیگم انہیں کی طرف اگئیں تھیں انہیں ناہید بیگم کا نیچر بہت بھایا تھا

اسلام و علیکم ناہید کیسی ہیں آپ۔ حنا بیگم نے کر کہ انہیں گلے لگایا

وعلیکم السلام الحمد للہ میں بالکل ٹھیک اور آپ کیسی ہیں اور گھر میں سب۔ انہوں نے نرمی سے کہا

اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک۔ یہ میرا بڑا بیٹا ہے سفوان۔ انہوں سفوان کا تعارف کرایا

اسلام و علیکم آئی اسنے ادب نے سر اٹکے آگے کیا

وعلیکم السلام بیٹا جیتے رہو کیسے ہو آپ۔ حنا بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

الحمد للہ بالکل ٹھیک۔ اس نے مسکرا کر کہا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ناہید کبھی آئیں آپ ہمارے گھر میں اور میری دیورانی ہی ہوتی ہیں گھر میں۔ سناٹا ہوتا ہے آپ آئیں گیں تو کچھ گپ شپ ہو جائے گی۔ انہوں انہیں گھر آنے کی دعوت دی

جی جی ضرور انشاء اللہ۔

پھر کچھ باتیں ہوتی رہیں پھر مودی کا سیشن چلا افرانے بھی زرش وغیرہ کے ساتھ گروپ فوٹو کھیچوائی تھوڑی دیر یہ اپنے گھر چلے گئے

آج صبح ہی ناہید بیگم نے حنا بیگم کو اپنے آنے کی اطلاع دے دی تھی۔ آج ناہید بیگم نے سفوان کے بارے میں بات کرنے کا سوچ لیا تھا وہ دوپہر میں عمارہ کے ساتھ آگئیں تھیں ابھی وہ گھر میں داخل ہوئیں تو انہیں حنا بیگم حال میں ہی مل گئیں اسلام و علیکم حنا کیسی ہیں آپ۔ ناہید بیگم حنا سے بگل گیر ہوئیں و علیکم السلام میں ٹھیک ہوں اور آپ کیسی ہیں۔ انہوں بھی پوچھا الحمد للہ۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

یہ میری دیورانی کم بہن ندا اور ندا یہ ہیں ناہید میں نے بتایا تھا نا تمہیں۔ انہوں نے
دونوں کا تعارف کرایا

اسلام و علیکم۔ ندا بیگم نے مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام اور یہ میری چھوٹی بہو بیٹی وجدان کی منکوحہ۔ انہوں نے عمارہ کا تعارف
کرایا اس نے سلام کیا

سلام کا جواب دے کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا

اور افیرا کہاں ہیں نظر نہیں آرہیں۔ ناہید بیگم نے تھوڑی دیر بعد پوچھا

وہ یونی سے آکر سو رہی ہے میں ابھی اٹھواتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ میڈ کو آواز دینے

لگیں جب ناہید بیگم نے منع کر دیا

ارے رہنے بچی تھک گئی ہوگی۔ اتنے میں ندا بیگم چائے اور اسکے ساتھ لوازمات لے

آئیں

ارے اس تکلف کی ضرورت تھی۔ انہوں نے
تکلف کیسا آپکا اپنا گھر ہے اور گپ شپ کا مزہ کچھ کھانے کے ساتھ ہی آتا ہے۔ ندا
بیگم نے ہنس کہ کہا اور ناہید بیگم مسکرا دیں
حنا بیگم آج میں آپ سے کچھ بات کرنے آئی ہوں۔ انہوں نے تمہید باندھی
جی جی بولیں ناہید بیگم۔ حنا نے کہا
میں افیرا بیٹی کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں اپنے سفوان بیٹے کے لیے۔ انہوں نے اپنا مدعا
بیان رکھا
کمپلیٹ کر Bsc جی یہ تو ہمارے لیے بہت نصیب کی بات ہے لیکن ابھی افیرا اپنا
رہی ہے۔ انہیں سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہیں
وہ اسکے دوسرے گھر جانے کی بات ضرور کرتی رہتی تھیں لیکن آج سچ میں انکی بیٹی
چلی جائے اک دم آنکھیں نم ہو گئیں
کافرست ایئر ہونے کے بعد شادی کر دیتے ہیں باقی Bsc جی تو ہم ایسا کرتے ہیں
کا ایک سال وہ شادی کے بعد کمپلیٹ کر لیں گیں۔ ناہید بیگم تو لگتا تھا آج رشتہ پکا
کر کہ اٹھیں گیں

جی لیکن اتنی جلدی۔۔۔ ابھی حنا کچھ کہتیں کہ ناہید بول پڑیں
دیکھیں حنا میں بہت امید لے کر آئی ہوں مجھے اپنے سفوان کے لیے افیرا بیٹی بہت
پسند ہیں اور میں جلد سے جلد ذہنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں۔ انہوں نے اس سے کہا
جی اچھا میں جزلان سے بات کروں گئیں انکا ہی جواب ہو گا جو ہوگا۔ انہیں پتا تھا
جزلان صاحب کا وہ سن کر ہی پریشان ہو جائے گی
جی ٹھیک ہے اب ہم چلیں گئیں سفوان وغیرہ بھی آؤفس آجائیں گیں۔ کہہ کر وہ اٹھ
گئیں
ارے بیٹھیں نا ابھی تو آئیں تھیں آپ ٹھیک سے باتیں بھی نہیں ہوئیں۔ انہیں حنا
بیگم نے روکا۔
آپ میں جب آؤں گیں جب آپ مجھے جواب دیں گیں۔ ایک بار پھر کہا
جی انشاء اللہ جو اللہ کو منظور ہوگا۔ انہوں نے بگل گیر ہو کر کہا
پھر وہ اپنے گھر روانہ ہو گئیں کہ کے جزلان صاحب سے کیسے بات کریں گیں

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

بھابھی آپ فکر نا کریں بھائی صاحب انشاء اللہ مان جائے گیں ویسے بھی مجھے ناہید بیگم
بہت اچھی لگیں اتنی امید سے وہ ہماری افیرا کو اپنی بہو بنانے کا کہہ کر گئیں ہیں۔ ندا
بیگم نے انہیں تسلی دی



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

ہاں اچھی تو بہت ہیں لیکن تمھیں پتا ہے جزلان صاحب اس بات سے غصہ ہو جاتے
ہیں وہ کہتے ہیں انکی لاڈلی ان سے دور چلی جائے گی۔ اور سچ بولوں تو مجھے آج لگ رہا
اتنی جلدی بڑی ہوگئی ہماری بیٹی کہ اب پرانے گھر جائے گی۔ یہ کہتے انکا دل بھرا گیا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

بھابھی بیٹیوں کو جانا ہی ہوتا ہے ایک دن اپنے گھر اور ویسے بھی مجھے لگتا ہے ہماری
انی وہاں بھی شہزادیوں کی طرح رہے گی۔ ندا بیگم نے انہیں ساتھ لگا کر کہا
انشاء اللہ چلو میں ایک دو دن میں بات کرتی ہوں پتا نہیں کیسے ری ایکٹ کریں
گیں۔ حنا بیگم نے کہا

سب بہتر ہوگا انشاء اللہ۔

سب دیورانی جیٹھانی حال میں بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہو رہیں تھیں۔ سارے مرد
ابھی گھر نہیں آئے تھے۔ باقی جو لڑکے تھے کچھ باہر اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ اپنے
کمرے میں

میرے پاس آپ لوگوں کے لیے ایک خوشخبری ہے۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا

کیا بھابھی جان بتائیں جلدی سے۔ سب نے تجسس سے انکی طرف دیکھا

میں نے ہمارے سفوان کے لیے ایک لڑکی پسند کر لی۔ انہیں اطلاع دی

سچی بھابھی کون ہے وہ کیسی کہان رہتی ہے۔ سب ایسے سوال پوچھے۔

ہمارے سعد امان ہیں انکی کلاس فیلو اور دوست ہے بہت پیاری ہے ماشاء اللہ سے اس
دن پارٹی میں بھی آئی تھی۔ انہوں نے تفصیل بتائی

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

کیا بڑی ماما افراسفوان کے لیے آپ سچی کہہ رہیں۔ پتا نہیں سعد کب آیا پر اسکے
کان میں یہ بات پڑھ چکی تھی

ہاں جی۔ انہوں نے تصدیق کر دی
اور میں نے انکی ماما سے بھی بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا

وہ تو ٹھیک ہے بھابھی پر کیا سنی مان جایا گا وہ تو ویسے شادی کی بات سے بھی بھاگتا
ہے۔ سارہ بیگم نے کہا

اس بار تو اسے ماننا ہی پڑے گا آج نہیں تو کل شادی تو کرنی ہی ہے ناب ہی
سہی۔ انہوں نے مضبوط لہجے میں کہا

چلیں آپ اس سے بھی بات کر لیں۔ اس بار شائلہ بیگم نے کہا

ہاں آجائیں آج رات ہی بات کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ لوگ بھی آپس میں باتوں میں
لگ گئے۔

رات کو کھانے کے بعد ناہید بیگم سفوان کے کمرے میں بات کرنے کہ ارادے سے
گئیں اس وقت وہ لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا جب وہ کمرے میں آئیں
بیٹا آپ کیا ضروری کام کر رہے ہو۔ انہیں اسے کام کرتا دیکھا تو کہا

READING POINT

ارے نہیں ماما آپ آئیں آپ سے ضروری کوئی کام نہیں۔ اس نے محبت سے کہا
بیٹے مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ انہوں اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھ کر کہا
جی جی ماما کہیں۔ اس نے کہا

بیٹا میں نے آپکے لیے ایک لڑکی پسند کی ہے۔ ناہید نے اسکے ہاتھ تھام کر کہا
ارے کون ہے وہ خوش نصیب جو ہماری پیاری ماما کو اچھی لگیں۔ اس نے ہنس کر کہا
وہ سعد اور امان کی دوست ہیں نا افیرا انہیں۔ ماما نے اطمینان سے بتایا جبکہ سفوان جھٹکے
اٹھا

کیا ماما وہ افیرا ملک۔ وہ سمجھا شاید سننے میں غلطی ہوئی ہے۔
جی بیٹا وہی کتنی اچھی ہے نا۔ انہوں نے مسکرا کر کہا
اچھی ماما بہت بد تمیز ہے وہ۔ اس نے غصے سے کہا اس سے پہلی ملاقات یاد آگئی
بیٹا یہ کیا کہہ رہے ہیں اپ۔ انہوں نے حیران نظروں سے اسے دیکھا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

جی ماما اسے اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ کس سے کس طرح بات کرنی ہے اور اپنے سے کمتر انسان کو وہ بہت حقارت سے دیکھتی ہے۔ اچکو پتا ہے اس دن ایکسٹینٹ بھی اسی کی کار سے ہوا تھا جب انہیں انکی غلطی کا احساس دلایا تو انہوں نے مجھ سے بھی بدتمیزی کی۔ اس نے غصہ سے کہا

بیٹا مجھے نہیں پتا تھا میرا بیٹا شادی نا کرنے کے لیے ایک لڑکی میں شامی نکالے گا۔ انہیں یہ ساری باتیں بہانا لگ رہیں تھیں

ماما آپ مجھے ایسا سمجھتی ہیں۔ اس نے حیران ہو کر کہا

بیٹا ہو سکتا اس نے کر دی آپ سے بدتمیزی کی ہو لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں آپ اسے بدتمیز قرار دے دو۔ انہوں نے کہا

ماما یہ ایک بار نہیں ہوا جب بھی ہمارا سامنا ہوا انکا لہجہ بہت برا تھا اور میں نے کبھی ایسی ہمسفر کا تصور نہیں کیا۔ اس نے انہیں آگاہ کیا

بیٹا وہ اپنے گھر کی ایک ہی بیٹی ہے اور لاڈ میں کچھ بدتمیز ہو گئی ہوں پر آپ اسے اپنے سانچے میں ڈھال لینا وہ ایسی ہی ہیں آپ انہیں محبت اور عزت دو گے تو وہ آپ کی ہو جائیں گیں اور ہر انسان فریڈم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اسے سمجھانا چاہا

اما پلیز آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔ اسنے بے بس ہو کر کہا

مجھے کچھ نہیں سننا میں انکی اما سے بات کر چکی ہوں اور مجھے امید آپ اسے اپنے سانچے میں ڈھال لیں گیں۔ انہوں نے بات ہی ختم کر دی

جیسا آپکا دل کرے کریں شادی کے بعد کوئی بھی مسئلہ ہوا آپ ہی حل کر لیے جائیے گا پھر مجھ سے کوئی امید مت رکھیے گا۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا جس لڑکی کو وہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا اسکے ساتھ پوری زندگی گزارنا

آج حنا بیگم نے جزلان صاحب سے بات کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ ناہید بیگم کو بات کیئے 3 ہفتے گزر چکے تھے اور انکا فون بھی آیا تھا جواب کے لیے جب حنا بیگم نے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ ابھی جزلان صاحب کام میں بہت مصروف ہیں ایسے انہیں بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔ پر انکے بہت بار بولنے کے بعد انہوں نے بات کرنے کی ہمت کر ہی لی تھی اکثر رات کو کھانے کے بعد جزلان صاحب سٹیڈی میں ہی

ہوتے تھے اس لیے کھانے کے بعد حنا بیگم سبز چائے لے کہ وہی کی راہ لے لی تھی۔ انہوں نے دستک دی۔

آجائیں۔۔ انہوں نے اجازت دی تو حنا بیگم اندر آئیں

ارے بیگم آپ آئیں۔ انہوں نے حنا بیگم کو دیکھ کہ کہا کیوں کہ وہ یہاں کم ہی آتی تھیں۔

جزلان صاحب مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ضروری۔ انہوں نے بات شروع کی۔

جی جی بولیے ہم تو ابکو ہی سننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے شرارت سے کہا

جزلان آپ بھی ہر وقت یز کے موڈ میں رہتے ہیں ث سے تین بچے کے باپ •
اور آپ تو سرس بھی ہیں۔ حنا بیگم نے جھینپ کہہ۔

ارے بیگم تو کیا ہم بوڑھے ہو گئے تو کیا ہوا دل تو ابھی بھی جوان اور رومیننگ ہے
نا۔ جزلان صاحب دل پر ہاتھ رکھ کہ شوخی سے کہا

آپ بھی کہاں سے کہاں بات لے جاتے ہیں میں آپ سے ضروری بات کرنے آئی
تھی آپ اپنی لے کہ بیٹھ گئے۔ انہوں نے مصنوعی ناراضگی سے کہا

اچھا ناراض کیوں ہر رہیں ہیں بولیں کیا بات کرنی تھی۔ جزلان صاحب نے انکا ہاتھام
کہ کہا

پہلے وعدہ کریں آپ میری بات تحمل سے سنے گئیں اور غصہ نہیں کریں گئیں۔ انہوں
نے کسی سے ڈر سے کہا

ارے کونسی بات اور میں آپ پر غصہ ہوتا ہوں کیا جو کہہ رہی ہیں۔ جزلان صاحب
نے منہ بنا کر کہا

اچھا تو سنے ناہید بیگم ہیں نا جن کے بارے میں بتایا تھا ایکو سعد امان کی بڑی ماما جو
آگی کے کلاس فیلو ہیں۔ انہوں نے تمہید باندھی

جی ہیں بہت اچھی ہیں ماشاء اللہ بقول اچکے۔ انہوں نے ہنس کہ کہا

وہ اپنے بڑے بیٹے سفوان کے لیے ہماری افیرا کا رشتہ مانگا ہے۔ انہوں نے تحمل سے
مگر تھوڑے ڈر کے ساتھ ساری بات بتادی

اپنے کیا کہا۔ انہوں نے سوال کیا

میں کہا ہے میں آپ سے بات کر کہ جواب دوں گئیں۔ حنا بیگم نے کہا

حنا آپ جانتی ہیں ہماری بیٹی ابھی صرف بیس سال کی ہے اور پڑھ بھی رہی ہے اور ہم نے ابھی تک اس بارے میں سوچا نہیں۔ مطلب صاف انکار تھا

کیا مطلب ہے جزلان آپ کیا انی کی شادی نہیں کریں گیں اور بیٹیوں کی یہی عمر ہوتی ہے شادی کی اور ویسے بھی رہی بات پڑھنے کی تو وہ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی وہ لوگ کم سوچ کے لوگ نہیں ہیں۔ حنا نے سمجھانے والے انداز میں کہا

ایسی بات نہیں ہے حنا کہ اس کی شادی نہیں کرنی لیکن میں اتنی جلدی اپنی نازو پلی بیٹی کو اپنے سے دور نہیں دینے جانے دے سکتا پتا ہے میں بے چین ہو جاتا کہ اب میری بیٹی بڑی ہو گئی کل کو اسے کوئی اور لو جائے گا مجھ سے۔ انکا لہجہ تھوڑا بھیگا تھا جو حنا بیگم نے محسوس کیا

لیکن جزلان سیٹیاں تو ہوتی ہی امانت ہیں انہیں ایک نہ ایک دن اپنے اصلا گھر جانا ہوتا ہے نہ آپ بھی اپنے آپکو تیار رکھیں اور میں دیکھا ہے سفوان کو مجھے بہت اچھا لگا وہ ہماری بیٹی خوش رہے گی اور آپ بھی ملاقات کر کہ اپنا دل مطمئن کر لیجیے گا۔ حنا نے انکے دونوں ہاتھ تھام کر راضی کرنے والے انداز میں کہا

چلیں میں اپکو سوچ کر بتاتا ہوں بہت مشکل فیصلہ ہے میرے لیے۔ انہوں مسکرا کہ
کہا

بی ایس سی کے پارٹ ون لاسٹ سمسٹر کی پڑھائی سٹارٹ ہو چکا تھا
اور سب اپنی اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئے تھے آج کافی ٹائم بعد ان سب کو اکٹھے
بیٹھنے کا ٹائم ملا تھا۔ اس لیے وہ سب کینیڈین میں میں بیٹھے ہوئے تھے
میرے پاس تم لوگوں کے لیے بہت اچھی خبر ہے۔ سعد صاحب نے کہا

جی فرمائیں وہ کیا آپ کے پاس تو خبریں بہت
ہوتی ہیں اللہ کے فضل سے انسان نہیں نیوز چینل ہو پورے تم تو۔ یہ شایان تھا جو
اسکی خبر دینے والی عادت تھوڑا بیزار تھا

تو تم مت سنو اپنے کان بند کر لو۔ سعد نے کہا

اچھا اب سنا بھی چکو۔ زرنش نے کہا

ہماری بڑی ماما نے افیرا کو ہماری بھابھی بنانے کا عہد کر لیا ہے۔ یہ دھماکہ تھا افیرا کے
لیے

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

کیا بکواس کر رہے ہو دماغ ٹھیکانے پر تو ہے یا الٹ گیا۔ افءرا نے ایک دم غصہ
میں کہا

جی بالکل ٹھکانے پر ہے اور بڑی ماما نے تمھاری امی سے بھی بات کر لی ہے اب جلد
آپ ہمارے سفوان بھائی کے دل کی اور ہمارے گھر کی مکین بنے گیں۔ مزید آگاہ کرنا
بہتر سمجھا

شادی وہ بھی تمھارے کھڑوس اور بد تمیز بھائی سے۔ بہت اچھا مذاق تھا ویسے۔ اس
نے ناگواری سے کہا کیوں اسے سفوان ایک آنکھ نہ بھاتا تھا

سفوان بھائی اور بد تمیزی کیا ہو گیا افیرا تمھیں سفوان بھائی سے زیادہ اچھا آج کل کے
دور میں شاید ہی کوئی ہو ہر ایک کی عزت اور احترام کرنے والے تم بد تمیز کہہ رہی
ہو۔ زرنش نے حیران ہو کر کہا

ہاں ہوں گیں لیکن میری نظر میں بہت کھڑوس ہیں کہ جب بات کرتے ہیں تو
صرف کریلے ہی اگلتے ہیں۔ اس نے غصہ سے کہا

سفوان بھائی بہت اچھے ہیں تمھیں ان سے اچھا انسان نہیں مل سکتا۔ زرنش نے
سنجیدگی سے کہا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

بحر حال مجھے شادی ہی نہیں کرنی ابھی نہ تمہارے پیارے بھیا سے نہ ہی کسی اور سے
اور ویسے بھی میرے بابا منع کر دیں گیں دیکھ لینا۔ اس نے لاپرواہی سے کہہ کر بات
ہی ختم کر دی

آج ویکینڈ تھا اور سب کو معلوم بھی ہو گیا تھا سفوان کے رشتہ کا اس لیے آج
سارے بڑے چھوٹے سارے کازنسز اکٹھے ہو کر اوپر ٹیریس پر موجود تھے آج امینہ
اور شکیلہ پھپھو بھی آگئیں تھیں
چل یار ذوہان تمہاری کمائی کے دن آگئے۔ فارس نے کہا

ہیں کیا مطلب۔ اس نا سمجھیں سے کہا
اے بھائی اب ہمارے پیارے کی شادی ہو رہی تو سب آپ کے بوتیک سے شاپنگ
کریں گیں نہ۔ دیان نے کہا

کیوں بھائی اور دکانیں بند ہو گئیں ہیں جو ہم ان کے بوتیک سے لے گیں۔ ادینہ
نے فوراً کہا

اب جب گھر ایک بندے کا بوتیک موجود ہے تو

کیوں انسان اتنے منگلیں کپڑے کیوں خریدیں۔ عمر سدا کا کنجوس اس نے کہی تھی یہ
بات

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہم کونسا آپکی جیب سے شاپنگ کرنی ہے جو آپ کہہ رہے ہیں کنجوس کہیں کہ۔ ادینہ
نے کہا

ہم سب مل کر کریں گیں شاپنگ بھائی کی شادی یاد گار بنائیں گیں ہم سب مل کر
اجر ہ۔ ارگ سب دل عزیز بھائی کی شادی ہے۔ علینہ نے پر جوش ہو کر کہا
ارے بھائی آپ اتنے خاموش کیوں ہیں شرما رہیں ہیں کیا۔ امان نے کب سے خاموش
بیٹھے سفوان کو شرارت سے کہا

ہوں کیا کچھ کہا تم نے۔ سفوان نے خیال سے چونک کہ کہا وہ مسلسل افیرا کا رویہ
سوچ سوچ کر پریشدن ہو رہا تھا

۔ کیا ہوا بھائی ابھی سے ہماری بھابھی کے خیالوں میں کھو گئیں ہیں کیا زین نے
شرارت سے کہا

نہیں تو۔ اس نے نفی میں پر ہلایا۔

چلیں بھائی آپکا بہت شکریہ ہاں کرنے کا اب ہمارے بھی نمبر اجائے گا۔ فارس نے
خوش ہو کہ کہا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ایک تو انہیں بہت جلدی ہے شادی ان کا بس چلے تو ملیمہ بھابھی کو آج ہی رخصت کرا کر لیں انیں۔ دیان نے اسے چھیڑا

ہاں تو اور شادی شدہ ہو کہ بھی کنوارے ہو کر زندگی گزارنے کا دکھ ہم سے پوچھو کیا ہوتا ہے۔ وجدان نے اہ بھر کہا جس پر سب ہنس دیئے

چلیں آپکے۔ معاملہ پر بھی غور کرتے ہیں۔ زین نے کہا انکی باتیں چلتی رہیں۔

جزلان صاحب نے کوئی جواب دینے سے پہلے گھر والوں سے انکی رائے لینے کا سوچا تھا اس لیے آج سب حال میں موجود چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ جزلان صاحب کے کہنے پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے۔

جی بھائی صاحب بولیں۔ ریحان صاحب نے کہا

ماشاء اللہ اب بچے بڑے ہو رہے ہیں اور افیرا بھی بڑی ہو گئی ہے اس لیے ہم اسکی شادی کا سوچ رہے ہیں آپ لوک کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے بات شروع کی

READING POINT

یہ تو بہت اچھی بات ہے بھائی صاحب۔ رحان صاحب نے مسکرا کہ کہا
ہاں افیرا بیٹی کے لیے حمید لودھی صاحب جو کہ مشہور بزنس مین انکی بیگم نے اپنے
بڑے بیٹے کے لیے رشتہ مانگا ہے۔ انہوں نے تفصیل بتائی۔ انہوں نے سفوان کے
بارے پتہ کرایا تھا جب انہیں معلوم ہوا کہ سفوان حمید صاحب کا بیٹا ہے۔
پھر تو بہت اچھا رشتہ ہے بھائی صاحب آپ اور میں تو ایک دو بزنس میٹنگ کے
سلسلہ میں ملے بھی اور میرے بہت سے قریبی دوست بھی انکے اخلاق کی بہت
تعریف کرتے ہیں۔ ریحان صاحب دل سے خوش تھے
ہاٹھیک کہہ رہے ہو چلو پھر ٹھیک ہے میں انی کی رضا مندی کے بعد جواب دوں گا
انہیں۔ جزلان صاحب کے لیے بیٹی کی رضا مندی بہت اہم تھی
بات کرنے کے ساتھ زرا سمجھا بھی دیجئے گا یہ ہو وہ انکار کر دے اور کچھ نہ ابھی
اسے کونسے
ی سمجھ بوجھ ہے ان باتوں کی۔ حنا بیگم نے کہا
اچھا ٹھیک ہے
اسکے بعد جزلان صاحب افیرا سے بات کرنے اس کے کمرے کی طرف آئے اور

دستک دی

ارے بابا آپ فرست مل گئی اکیو اپنی بیٹی سے ملنے کی آج کل تو آپ کچھ زیادہ ہی
بزی ہو گئے ہیں اور ہماری ملاقات بھی صرف ناشتہ پر ہوتی ہے۔ اس نے انکے
گلے لگ کہ شکوہ کیا

ارے میں اپنی جان کو بھلا بھول سکتا بس آج کل ایک امپورٹنٹ پروجیکٹ پر کام
چل رہا تھا تو بزی تھا اور میں آپ سے ملنے آتا تھا تو آپ سوئی ہوتی تھیں۔ انہوں
نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

ہاں لاسٹ سمسٹر کی پڑھائی سٹارٹ ہو گئی ہے اس لیے تھک بھی جاتی اور جلدی
اٹھنا بھی ہوتا ہے۔ اس نے تفصیل بتائی

اللہ میری بیٹی کو کامیاب کرے۔ انہوں نے دل سے دعا کی

بیٹا میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بات کا آغاز کیا

جی بابا بولیں

بیٹا اب آپ بڑی ہو گئی ہیں اور ہم چاہتے ہیں آپ جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جاؤ
۔ انہوں نے کہا

کیا بات ہے بابا کھول کہ کہیں۔ وہ جانتی تھی کیا بات کرنی ہے پھر بھی نہیں کہا
بیٹا آپکے لیے رشتہ آیا ہے اور ہمیں پسند بھی ہے آپکے فرینڈز سعد امان کے بڑے
بابا کے بیٹے کا۔ انہوں نے ساری بات بتائی

پر بابا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی اور ویسے بھی ابھی میری سٹڈیز کمپلیٹ نہیں
ہوئی۔ اس نے اصل وجہ نہیں بتائی پر انکار ضرور کیا

بیٹا سٹڈی تو آپ بعد میں بھی کمپلیٹ کر سکتی اور میں چاہتا ہوں اپنی زندگی میں ہی
اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھ لوں زندگی کا کیا پتا۔ انکی آخری بات پر افسر تڑپ گئی

بابا ایسا کیوں کہہ رہیں آپ اللہ آپکو میری بھی عمر لگا دے آئینہ مت بولنا آپ یہ
اور ویسے بھی میں آپسے دور نہیں جانا چاہتی۔ اس نے کہا

میری جان خوش نصیب ہوتے ہیں وہ ماں باپ جو اپنی زندگی میں ہی اپنی اولادوں کی
خوشیاں دیکھ لیتے ہیں اور رہی بات دور جانے کی تو کبھی ہم آپ سے اور آپ ہم
سے ملنے اجایا کرنا۔ انہوں نے اسے پیار سے سمجھایا۔

آپ تو پورا آگے پروگرام سیٹ کر کہ بیٹھیں ہیں مجھ سے پوچھ کر کیا صرف فور میلٹی
نبھا رہے ہیں۔ ذس منہ بنا کہہ

نہیں میری جان میں آپکی راضا مندی کے بنا کچھ نیچوں کروں گا لیکن انکار کا بھی کوئی
ریزن ہونا چاہئے جو ہمیں نہیں ملا

ٹھیک ہے بابا میں سوچ کہ جواب دوں گی ۔

بھی ٹھیک موقع ہے سفوان لودھی کو بتانے کا کہ افیرا ملک کیا زندگی پریشان کر کہ
رکھ دوں سو مسٹر سفوان بی ریڈی۔

اس کے چند دن بعد ہی ناہید بیگم کو مثبت جواب دے دیا گیا تھا جس کے بعد گھر کی
بڑوں نے مل لاسٹ سمسٹر کے بعد

کی ڈیٹ فکس کر دی تھی اور چھوٹوں کی توجوشی کا ٹھکانا ہی نہیں تھا اخدر انکے
سب پیارے بھائی کی شادی تھی

دن تیزی سے گزر رہے تھے دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں شروع کر دیں گئیں
تھیں ہر کوئی بہت آکسائیڈ تھا سب مل کر کوئی نہ کوئی کام اپنے ذمہ لے لیتے اور
اس دوران ان کا لاسٹ سمسٹر بھی آگیا تھا اس لیے وہ پیپرز میں مصروف ہو گئے تھے
ویسے بھی پیپرز کے ایک ہفتہ بعد کی ڈیٹ فکس کی گئی تھی۔ اج افیرا کا سکینڈ لاسٹ
پیپر تھا اس لیے سب پیپر دے کر ریسٹورینٹ لانچ کرنے چلے گئے تھے جہاں سفوان کو
بھی انہوں خاموشی سے بلالیا تھا نہ سفوان کو افیرا کی موجودگی کا علم تھا نہ افیرا کو

- سفوان کے آنے کا پتا یہ ساری پبلیشنگ ان سب کی تھی کیوں نہ ابھی تک ان دونوں کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ آج سفوان فری بھی تھا سو اگیا
- کہاں ہو تم لوگ میں گیٹ پر ہوں •
- اس نے اندر آ کے نظریں دوڑائیں جب اسے کوئی نہیں نظر نہیں آیا تو اس نے •
- امان کو میسج کیا۔ جس پر اس نے گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے اسے ہاتھ ہلایا تو وہ انکی ٹیبل کی طرف چل دیا
- اسلام و علیکم پیارے بچوں۔ اس نے قریب آکر سلام کیا افیرا کی اسکی طرف پشت تھی
- وعلیکم السلام سفوان بھائی۔ سب نے ایک ساتھ جواب دیا •
- آہیں بیٹھیں بھائی۔ شایان جو کہ افیرا کے برابر والی چیئر پر تھا فوراً اٹھ گیا تاکہ وہ بیٹھ جائے
- کیسے ہو آپ سب۔ اس نے بیٹھ کہہ اور برابر بیٹھی افیرا گڑبڑا گئی جبکہ ابھی بھی •
- سفوان کا افیرا کی طرف دھیان نہیں گیا تھا

- ہم ٹھیک ہیں آپ سنائیں آپکے تو آزادی کے دن بھی ختم ہونے والے۔ زرنش نے شرارت سے
- الحمد للہ ابھی تک تو ٹھیک ہوں آگے کی کیا خبر ویسے آج کیسے بلا لیا۔ اس نے پوچھا کیوں نہ وہ ان لوگوں ساتھ کبھی نہ گیا تھا
- آج ہم نے سوچا دیکھ لیں ہونے والے دولہا دولہن ایک دیکھتے کیسے ہیں۔ سعد نے شرارت سے کہا جس پر ناسمجھی میں اس نے اپنے برابر میں افیرا کو دیکھا جو سعد کو گھور رہی تھی
- ڈارک بلیو لانگ شرٹ بالوں کی پونی ٹیل بنائے ہو سائیڈ پر دوپٹہ ڈالے اور سفوان لائٹ بلیو کرتا اس پر گھر دار شلوار بایں کلائی میں گھڑی ایک ہاتھ میں موبائل۔ دونوں ہی بہت پیارے لگ رہے تھے۔
- اچھا جی دیکھ لیا کیسی پھر ہماری جوڑی۔ اس نے مسکرا کہ کہا جبکہ سب نے اسے حیرت سے دیکھا
- ارے کیا ہوا میں کوئی بات کر دی کیا۔ اس نے سب کی حیران شکل دیکھ کر کہا۔

- you really made for each other and couple
ماہین نے کہا۔ look very nice.
- سفوان نے یہ اللہ کی رضا سمجھ کہ فیصلہ قبول کر لیا تھا
- اچھا اب کچھ کھلا بھی دو یا بھوکے مارو گے مجھے۔ اس نے معصوم شکل بنا کہ کہا
- جی جی بھائی میں آرڈر دے دیا ہے۔ امان نے کہ
- ویسے بھائی آپکو ہماری افیرا کیسی لگتی ہے۔ ماہین نے دلچسپی پوچھا
- میں نے کبھی آپکی فریڈ کو اتنی غور سے دیکھا ہی نہیں اچھی ہی ہوں گیں یقیناً۔ اس نے صاف گوئی سے کہا
- تو اب دیکھ لیں بالکل قریب سے۔ زرنش نے شرارت سے کہا
- نہیں ہم اکٹھا ہی دیکھیں گیں ویسے بھی میں انہیں آنکھ بھر کہ دیکھنا کا حق نہیں رکھتا۔ اس نے مسکرا کے جواب دیا
- بھائی آپکی تو باتیں ہی الگ ہیں۔ سعد نے سر ہلا کہ کہا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

مجھے گھر بھی جانا ہے آرڈر آرہا ہے یا میں چلی جاؤں۔ افیرا نے اکتا کہہا اسے ان باتوں سے زرا بھی دلچسپی نہیں تھی

کیا ہوا افی یار ناراض کیوں ہو رہی ہو۔ زرنش نے کہا

نہیں یار وہ ماما کو آج شاپنگ پر جانا تھا تو مجھے بھی جانے کا کہا تھا اس لیے کافی لیٹ بھی ہو گیا ہو گا ماما ویٹ کر رہی ہوں گیں۔ اس نے بات ہی بدل دی

اچھا یار چلی جانا ابھی تھوڑا ویٹ کر لو۔ امان نے کہا اس لیے وہ چپ ہو کر موبائل میں لگ گئی

یار آپ دونوں کو ویڈنگ گفٹ کیا چاہیئے۔ ماہین اور زرنش نے کہا

اپ لوگوں کی دعائیں۔ اس نے مختصر سا جواب دے دیا۔

پھر دو چار باتوں کے بعد کھانا آگیا اور پھر سب اپنے گھر کی طرف نکل گئے

افیرا جب گھر آئی تو ناہید بیگم آئیں ہوئیں تھی سارہ بیگم اور شائلہ بیگم کے ہمراہ • کیوں کہ ہر فنکشن الگ تھا اس لیے سب کے جوڑے کے کہ آئی تھیں وہ

اسلام و علیکم۔ اس نے سب بڑوں کو سلام کیا •

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

وعلیکم السلام کیسی ہو میری جان ادھر آؤں میرے پاس۔ ناہید بیگم نے محبت سے کہہ
کہ اسے اپنے پاس بیٹھا لیا

میں ٹھیک ہوں اور آپ لوگ کیسے ہیں۔ اس نے مسکرا کہ کہا اسے اور کسی اور سے
نہیں بس سفوان سے ہی اللہ واسطے کا بیر تھا

اچھا بیٹا آپ تھک ہو گئی ایسا کرو آپ جا کہ آرام کرو۔ ناہید بیگم نے کہا

جی اور ماما مجھے ایک گلاس جوس بھیجوا دیں۔ اس نے اٹھ کہ حنا بیگم کو کہا اور اپنے
کمرے کی طرف چلی گئی

جیسے جیسے شادی کے دن قریب رہے تھے سب اداس ہو رہے تھے آج صبح بھی
سب اداس ہی تھے جب خرم نے افیرا کو چھیڑا

بڑی ماما ایک بات بتائیں اس کی ساس کی آنکھیں ٹھیک نہیں ہیں کیا جو اس چڑیل کو
بہو بنانے کا سوچا انہیں کیا اپنے بیٹے سے محبت نہیں ہے۔ اس نے مسکراہٹ دبا کر
سنجیدگی سے کہا

تم سے لاکھ گنا اچھی ہوں اور تم کیوں جل رہے ہو تم کہو تو تمہاری بھی کر وادیتے
ہیں۔ افیرا نے منہ بنا کہ کہا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ارے واہ نیکی اور پوچھ پوچھ میں شروع سے نہ کہتا تھا تم میری سچی بہن کتنی فکر ہے
نہ تمہیں میری۔ خرم نے ایک دم خوش ہو کہ کہا

توبہ ہے تم سے تو کتنی جلدی پلٹ جاتے ہو ابھی تو مجھے چڑیل کہہ رہے اب میں
پیاری بہن ہو گئی۔ اس نے منہ بنا کہ کہا

ارے میں تو مذاق کر رہا تھا بھلا میں تمہیں کچھ کہہ سکتا ہوں میں بس تنگ کر رہا تھا
پھر کہا موقع ملنا اگر میں نے تمہیں شادی کے بعد تنگ کیا تو تم نے سفوان بھائی
سے کہہ دینا ہے اور انہوں نے میری درگد بنا دینی ہے اور پھر میں ابھی تو میری
شادی بھی نہیں ہوئی۔ اس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا جس پر افیرا ہنس
دیں

ایسی ہی خوش رہو پتا تمہارے ساتھ یہ ہنسی مذاق بہت یاد آئے گا ہم سب بھائیوں
اور بہن کا پیچپن ایک دوسرے کو تنگ کرنا۔ اس نے اداس ہو کہ کہا

میں کونسا امریکہ جا رہی ہوں جو تمہیں دوبارہ تنگ نہیں کروں گیں۔ اس نے ابھرو
سکڑ کہ کہا

READING POINT

لڑکی شادی کے تو ادھر جانا خدا کے لیے کہیں ایسا نہ شادی کہ سفوان بھائی کہیں کو
بھئی رکھو اپنی بیٹی مجھے نہیں چاہیے۔ اس نے ہاتھ جوڑ کہہ
تم فکر مت کرو میری۔

آج نکاح کی تقریب تھی جس کی ڈیکوریشن لان میں کرائی گئی تھی آج صبح سے ہی
جزلان صاحب بہت اداس تھے انکی روح حصہ ان سے دور جا رہا تھا یہی حال حنا بیگم
کا تھا بظاہر تو انہوں اپنے آپکو نارمل رکھا ہوا تھا لیکن انہیں آج انہیں بھی کچھ اچھا
نہیں لگ رہا تھا ابھی وہ دونوں ابھی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے
کیا ہوا خزلان صاحب آج بہت خاموش ہیں۔ حنا نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کہا
حنا پتا ہے ہماری کوئی بہن نہیں تھی ابو کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ کوئی بیٹی ہو
لیکن اللہ نے نہیں دی ہمیں بھی بہن کی بہت خواہش تھی پر اللہ کی مرضی لیکن اللہ
سے میں روز دعا کرتا تھا یا اللہ مجھے بیٹی جیسی رحمت سے ضرور دے اور اس نے
میری سنی اور اپنی رحمت سے نوازا پتا ہے جب انی میرے ان ہاتھوں میں آئی تو میرا
دل چاہا اسے ساری دنیا سے چھپا لوں۔ لیکن وقت اتنی جلدی گزر اور اب میری بیٹی
مجھ سے دور جا رہی ہے۔ انہوں نے نم لہجے میں کہا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

خود کو سنبھالیں جزلان صاحب ہماری بیٹی تو بہت خوش نصیب ہے جسے گھر میں بھی
سب کا پیار ملا ہے اور سسرال بھی اتنا محبت کرنے والا مل رہا ہے۔ آپ بس اسکی
خوشیوں کی دعائیں مانگیں کہ وہ ہمیشہ اپنے گھر میں شاد و آباد رہے ہماری بیٹی کو کوئی
غم نہ ستائے۔ انہوں نے بھی غم لہجے میں کہا
آمین

جنت پبلس "میں خوشیاں ہی خوشیاں رکساں کر رہی تھیں ہر کوئی رات کے فنکشن
کے لیے تیاری میں مصروف تھا

- آج تمام لڑکا پارٹی نے کپڑے تقریباً ایک جیسے سوٹ بنوائے تھے سوائے دلہا کو۔
- چھوڑ کہ سارے لڑکوں نے آج کے لیے سی گرین کرتے سفید چوڑی دار بجامہ بنایا
تھا جبکہ لڑکیوں نے لائٹ مختلف کلر پر گولڈن غرارے بنائے
- سبھی آج محفل میں چار چاند لگانے کے لیے تیار تھے جبکہ بڑوں کی تیاری بھی کم
نہیں تھی سب ماشاء اللہ سے نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے تھے
- ابھی ملیجہ کسی کام سے جا رہی تھی کوئی نے اسکو کھینچ کمرے میں لے آیا اس نے
سر کہ اک دم آنکھیں بند کر لیں

ہائے کیا غضب ڈھا رہی ہو مجھے جان بخت کرنے کا ارادہ ہے جان فارس۔ فارس کی
آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں

اپ ہیں ڈرا دیا مجھے میں سمجھیں پتا نہیں کس مجھے کھینچا اور چھوڑیں مجھے۔ یہ کہہ کر
ملیمہ نے اپنے سے اس کے بازو ہٹانے چاہے۔

چھوڑنے کے لیے تھوڑی نہ پکڑا ہے آج قسم اتنی حسین لگ رہی ہو میرا دل بے
ایمان ہو رہا ہے ماما سے کیا میں ڈائریکٹ پھوپھو سے بات کر کہ تمہاری رخصتی کر
واپس لیتا ہوں۔ فارس سدا کا رومینٹک تھا اور یہ بات ملیمہ اچھے سے جان چکی تھی

شرم آتی ہے اچھو کوئی ایسی باتیں کرتا ہے لڑکی سے۔ اس نے حیا سے سر جھکا کہہ
یہ ہماری بیوی ہے جب چاہوں جیسے چاہوں بات کہہ بھی اور کچھ کر بھی سکتا ہوں
پر مینٹ سرٹیفکیٹ ہے میرے پاس۔ اس نے یہ کہہ کہ اس ماتھے پر بوسہ دیا

فارس چھوڑیں مجھے دیکھیں کوئی آجائے گا اور چوٹی مومانی نے مجھے سفوان بھائی کو دیکھ
کہ آنے کا کہا تھا کہ وہ اب تیار ہوئے یا نہیں۔ اس نے رومی صورت بنا کہہ

یار کبھی مجھے بھی دیکھ لیا ہر وقت سب کی بات سننے اور کام میں لگے رہنا جھکا کہنا
سننا فرض ہے اسکی سنتی نہیں ہو بس نخرے اور لڑائی کر لو بس۔ اس نے اسے چھوڑ
کہ منہ بنا کر کہا

اچھا میں لڑائی آپ تو جیسے مجھ پر پھولوں کی بارش کرتے ہیں نہ لڑائی ہمیشہ آپکی وجہ
سے آپ کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتے ہیں جس سے لڑائی ہو انہو۔ اس نے غصہ سے
منہ پھیر کر کہا

اچھا نا یار سوری آج تو غصہ نہ ہو ویسے ہی اتنی پیاری لگ رہی ہو اوپر میرے ساتھ
ہو سوچ لو۔ اس کے گرد بازو کا گھیرنا کہ اس نے شرارت سے کہا
اچھا نہیں ہو رہی غصہ اب چلیں ہمیں نکلنا بھی ہے۔ اس نے جلدی سے مان کہ کہا



فارس کا کیا پتا کوئی حرکت دیکھا دے بدتمیز

اچھا چلو۔ پھر وہ دونوں باہر نکل گئے۔

ناہید بیگم سفوان کے کمرے داخل ہوئیں آج انکی خوشی کی بھی حد نہیں تھی سفوان
نے آج آج وائٹ کرتا اور گھیر دار شلوار اور گولڈن واسکٹ بایں کلائی گھڑی بال
اچھی طرح سیٹ کیے اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ بہت پیارا لگ رہا تھا

ماشاء اللہ میرا شہزادہ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔ انہوں نے محبت سے اسکی بلائیں لیں
میری پیاری ماما بھی بہت حسین لگ رہی ہیں۔ اس نے انہیں ساتھ لگا کہ کہا
بیٹا دیکھو اب تمہاری زندگی بدلنے والی ہے اس رشتے میں سب سے اہم بھروسہ جو
کہ آپ دونوں کو رکھنا ہے ہمیشہ اور کچھ باتیں انکور بھی کرنی پڑیں گیں اور
برداشت بھی۔ آپ دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھ کر چلو گے تو کبھی اس رشتہ میں
بدگمانی پیدا نہیں ہوگی اور وہ اگر تھوڑی ضدی ہیں تو آپ انہیں اپنا بنانا ناکہ انکو
کسی بات کو لے کہ طنز کرنا اور مجھے پورا بھروسہ ہے اپنے بیٹے پر کہ جتنا وہ ابھی
اچھی طرح رشتوں کو سنبھالتا ہے ویسے ہی اپنی ازدواجی زندگی کو بہترین طریقے سے
لے کہ چلے گا۔ انہوں اسے سمجھایا

ماما آپ دعا کرنا ہمارے لیے ہمیشہ اور میں بھی کوشش کروں گا کہ نہ انہیں کوئی
شکایت ہو نہ میں کبھی آپکی تربیت پر آنچ آنے دوں۔ اس نے ماتھے پر بوسہ دے کہا
مجھے یقین میرا بچہ میری تربیت پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ اچھا اب چلیں اب تیار
ہیں۔ انہوں نے بھی اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

جی چلیں۔ کہہ کر نیچے اگئے۔

لون کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا یہاں بھی سارے تیاری میں آخر انکی بھی اکلوتی بہن کی شادی تھی کسی بات میں کمی نہیں رکھنا چاہتے تھے ریڈ اور گولڈن کلر کے برقی قمقموں سے بہت نفاست سے سجایا گیا لوگوں کے بیٹھنے کے لیے ٹیبل اور چیریز لگائیں گئی تھیں اور جہاں نکاح کے بعد بیٹھنے کے لیے ایک ڈبل صوفہ اور سائیڈ پر سنگل صوفے رکھے گئے تھے جو بہت پیارے تھے۔ خوشی کے ساتھ سب ہی کے دل اداس تھے سب کو افیرا کے ساتھ گزرا بچپن یاد آرہا تھا۔ ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں اب بس لڑکے والوں کا انتظار تھا انکے ویکم کی بھی تیاری ہو چکی تھیں۔ عمان، خرم، ولید اور ضامن نے اپنے لیے آج کے لیے لائٹ پریل کی کمیز اور سفید گھیردار شلوار بنوائی تھی اور حنا اور ندا بیگم نے آج کے لیے سادے سوٹ ہی بنائے تھے اور عنایہ نے آج مہرون کلر کی لانگ شرٹ اور گولڈن چوڑی دار پاجامہ بنا تھا وہ بھی ہمان کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔ اور ہمان نے بھی آج مہرون کرتا اور سفید گھیردار شلوار پہنی تھی دونوں ماشاء اللہ سے بہت پیارے لگ رہے تھے۔ زرنش آج افیرا کے پاس دوپہر میں آگئی تھی کیوں نکاح اثر اور مغرب کے درمیان رکھا گیا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مابین اور زینینا ابیں تھیں اور افیرا کے پاس موجود تھیں افیرا نے آج لائٹ گولڈن گھیر دار فراک پر چوڑی دار پاجامہ تھا جس پر نگوں سے

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

کڑائی کی گئی تھی ہاتھوں میں لال اور گولڈن سادی چوڑیاں اہلکا سا میک اپ آگے کے بالوں اچھی طرح سیٹ کیا گیا تھا اور کھجور چوٹی بنا کہ آگے ڈالی گئی تھی جس میں چھوٹے چھوٹے نگ لگے تھے اور جیولری کے نام پر صرف سائیڈ جھومر اور گلے میں گولڈ کی چین جو کہ ناہید بیگم نے تحفے کہ طور پر دی تھی اور نا میں نازک سی نتھ بہت حسین لگ رہی تھی

افیرا ماشاء اللہ سے کتنی پیاری لگ رہی آج تو سفوان بھائی گئے کام سے ہائے ہمارے سیدھے بھائی گھائل ہی نا ہو جائیں۔ زرنش نے افیرا کو دیکھ کے شرارت سے کہا تم بھی کم نہیں لگ رہیں کیا خیال ہے دیورانی بنالوں اپنی۔ افیرا بھی کہا کم تھی فوراً بولی

لڑکی شرم کرو کچھ آج نکاح تمھارا چھیڑ مجھے رہی ہو۔ اس نے منہ کہ کہا ویسے انی ماہین بھی غذب ڈھا رہی ہے کہیں ایسا نہ سعد دل کے ہاتھوں مجبور ہو کہ آج اپنا بھی کام پکا کر لے۔ زرنش باز آنے والوں میں سے نہیں بس تمھیں یہی باتیں کرا لو اماں پر دھیان دو تم صرف آئی بڑی۔ ماہین نے اس کے کندھے پر دھپ رسید کی

READING POINT

ہائے شرماء نہیں میری جان۔ افیرا نے کہا
چلو بھی لڑکے والے آگئیں ہیں بس تھوڑی ہی دیر میں نکاح والا ہے۔ عنایہ نے آکر
کہا

بھابھی ماما اور بابا کو بھیج دیں میرے پاس۔ اس نے کہا
اچھا گڑیا میں ابھی بھیجتی ہوں۔ اس نے کہہ اور چلی گئی
مولوی صاحب سفوان کے ایجاب و قبول کے بعد افیرا کے پاس آئے اور نکاح کہ
کلمات ادا کرنا شروع کیے

افیرا ملک بنت جزلان ملک کیا اپکو 50000 ہزار حق مہر موجد اور غیر موجد سکھ
رانج الوقت کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے۔ اس الفاظ کو سن ایک پل کو وہ تھم گئی اسکے
سامنے ایک ایک لمحہ زندگی گزرا ایک ہاتھ جزلان صاحب نے اور ایک حنا بیگم نے
پکڑا تھا دونوں نے اسکا ہاتھ دبایا

جی قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔ کہتے ہوئے لہجہ نم تھا اسکے بعد سائین کیے۔

میری جان اللہ تمہیں ساری خوشیاں عطا کرے تمہیں سسرال اور شوہر دونوں کی
محبت عطا کرے۔ حنا اور جزلان نے اسے لگیا تو آنکھیں بھر آئیں

یہ لمحہ ہی ایسا ہوتا ہے مضبوط سے مضبوط ماں باپ کمزور پڑ جاتے ہیں۔
سب ایک کر کہ سفوان کو مبارک بعد دے کہ گئے اور ابھی وجدان اور فارس آئے
مبارک ہو بھی اپکو یہ خوبصورت قید اور اللہ آپکی حفاظت کرے افیرا سے۔ وجدان نے
شرارت سے
خیر مبارک

پھر افیرا کو باہر لایا گیا

جب سفوان نے افیرا کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا اور یہی لمحہ تھا جب اسکے دل میں
ایک پیاری کونیل پھوٹی تھی۔

کیا ہوا سفوان بھائی ہماری بہن کو نظر لگانے کا ارادہ ہے۔ ولید جو کہ اسکے برابر میں
ہی کھڑا تھا شرارت سے بولا

نہیں تو میں تو بس۔ اس نے گڑبڑا کے جواب دیا

پھر افیرا کو اسکے برابر میں بیٹھایا گیا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

پھر ایک دوسرے کو انگھوٹیاں پہنائی پھر ان دونوں کو پوز بنانے کے لے گئے وہ
زبردستی

بھائی کیا دور دور کھڑے ہیں آپ دونوں افیرا بھابھی آپ ایسا کریں اپنے دونوں ہاتھ
بھائی کے سینے پر رکھیں اور بھائی آپ افیرا بھابھی کے بازو کا گھیرا بنائیں۔ زین نے پوز
بتا جس پر دونوں نے حیرانی سے دیکھا

دیکھ کیا رہے ہیں آپ دونوں کریں آپکی ہی بیوی ہیں یہ اتنا شرما کیوں رہے
ہیں۔ سعد نے کہا

پھیر دونوں نے جھجکتے ہوئے پوز بنایا
افیرا کی نظریں نیچے تھیں جبکہ سفوان اسے ہی دیکھ رہا تھا

بھابھی بھائی کی آنکھوں میں دیکھیں۔ اس نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں تو سفوان کی
آنکھیں مسکرا رہی تھیں

فوراً یاد لمحے کو قید کر لیا گیا

جب سب جانے لگے تو سفوان افیرا کے پاس آیا اور سرگوشی میں کہا
اپکو زندگی کے نئے باب کی بہت بہت مبارک اور بہت خوب پیاری لگ رہی ہیں

READING POINT

آپ۔ کہہ کہ اس کے سر بوسہ دے کہ اسے سن چھوڑ کہ یہ جا وہ جا۔ کس نے سوچا
سفوان اتنا رومینٹک ہوگا

یہ اس رشتے کا اثر تھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ان کے درمیان قائم ہوا اور سفوان کو ناہید بیگم کی بات پر یقین ہو گیا تھا کہ اس رشتے محبت اپنی جگہ بہت جلدی بنا لیتی ہے

سبکے جانے کے بعد افیرا اپنے کمرے میں آگئی تھی اسکا چہرہ ابھی تک لال ہو رہا تھا جیسا سے نہیں بلکہ غصہ سے اسے سفوان کی بے اختیار حرکت پر رہ رہ غصہ آرہا تھا آج تک ماما بابا اور دونوں بھائیوں کے علاوہ کسی نے اسکے نزدیک آنے کی جرات نہ کی یہاں تک کے خرم ولید اور ضامن کو بھی دور دور تک مزاق کی اجازت تھی اسے سخت ناپسند تھا کسی غیر مرد کا نزدیک آنا وہ کتنی بھی اوپن مائنڈ تھی بٹ اسے یہ حرکتیں ذہر لگتی تھیں۔ لیکن وہ کائی غیر نہ تھا وہ اسکا شریک سفر اسکا لباس تھا اسکی روح کا حصہ تھا اور اب سارے حقوق اسی کے اختیار میں تھے وہ صرف جسم تک نہیں روح کے نزدیک رہنے کا حق حاصل کر چکا تھا پر ابھی افیرا کی عقل سے یہ چیزیں بالا تر تھی کیوں اس کے دماغ میں کبھی ایسی باتوں نے گردش نہیں کی تھی

ہمت کیسے ہوئی اسکی میرے اتنے قریب آنے کی اور مجھے کیا ہو گیا تھا آنے کیسے دیا اپنے قریب مار دیتی اک تھپڑ لگ پتا جانا افیرا ملک کے نزدیک آنے کی سزا کیا ہوتی ہے۔" اسکا غصہ کسی صورت کم ہو کہ نہیں دے رہا تھا

ابھی وہ اسے دو چار گالیوں سے نوازتی کہ اس کا موبائل واہیریٹ ہوا وٹس ایپ پر زرنش نے پیک سینڈ کیں تھیں آج کے فنکشن کی سب کی انکے پورے گروپ کی بھی تھی آخر کی دو تصویریں دیکھ کہ اسکی آنکھیں حیرت پھٹ گئیں کیوں کہ اسی لمحے کو قید کیا گیا تھا جس کو یاد کر کہ اسے غصہ ہو رہا تھا ایک تصویر میں سفوان اسکے کان میں مسکرا کہ سرگوشی کر رہا تھا تو دوسرے میں اسے ماتھے پر بوسہ دے رہا تھا اس کو دیکھ کہ افیرا کا خون کھول گیا اور اسنے زرنش کو کال ملائی۔

یہ کیا بے ہودگی ہے زرنش۔ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا

کیا ہوا خیریت اتنے غصے میں کیوں ہو۔ زرنش نے گھبرا کہ پوچھا

یہ کونسی تصویروں بھیجی ہیں مجھے تم نے شرم اتی یے یا نہیں بدتمیز۔ اس نے دانت پیس کہ کہا

افی کیا ہوا ایسا کیا تھا تصویر میں جو تم ری ایکٹ کر رہی ہو۔ زرنش نے تحمل سے پوچھا

جو تم اپنے پیارے بھائی کی بے حرکتیں کیچر کی ہیں ان کی بات کر رہی ہوں۔ اس نے دانت پیس کہ کہا

وہ بے ہودگی نہیں تھی تمہارے لیے انکا پیار تھا اور ویسے بھی انہیں حق ہے اب۔ اس نے آرام سے کہا

ہاں تم تو طرف داری کرو گی تمہارے پیارے بھائی جو ہیں ایسے لگتے تو بالکل نہیں ہیں جیسی حرکتیں کرتے ہیں۔ اس نے منہ بگاڑ کہ کہا

افی انکے لیے تم کوئی غیر نہیں ہو بیوی ہو اب انکی بہت پاک رشتہ ہے تم لوگوں کے درمیان اب تم دونوں کا ایک دوسرے پر حق ہے میری جان اور انہیں تم سے محبت کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اس نے آرام سے سمجھا یا پر یہ باتیں افیرا کی سمجھ سے باہر تھیں

اچھا مجھے بہت نیند آرہی گڈ نائٹ۔ اس نے کہہ کر کال کاٹ دی اسکا مطلب تھا کہ وہ زرنش کے لیکچر پر بالکل نہیں سمجھنا چاہتی

اج مہندی کا فنکشن تھا جو کہ نکاح کے ایک دن بعد رکھا گیا تھا جبکہ برات مہندی مایوں کے دو دن بعد تھی تاکہ سبکو ریٹ بھی مل سکے اور کام بھی آرام سے ہو

جائیں۔

آج کا فنکشن بینکٹ میں رکھا گیا تھا چونکہ نکاح میں کم افراد تھے اس لیے وہ گھر میں کیا گیا بٹ آج کے فنکشن میں جزلان صاحب اور حنا بیگم نے اپنے جانے والوں کو بلایا تھا اور ناہید بیگم اور حمید صاحب کی طرف سے بھی کافی لوگوں کو آنا تھا۔ آج کا فنکشن کمبائنڈ تھا۔ افیرا نے آج گھر میں تیار ہونا تھا۔ لڑکے سب تیاری میں مصروف تھے شام کو کہیں جا کہ فارغ ہوئے تھے۔

ابھی عنایہ تیار ہو رہی تھی جب ہمان کمرے میں داخل ہوا۔

اگئے آپ میں کب سے اچکا ویٹ کر رہی ہوں میں آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں جلدی سے فریش ہو کہ چیئنج کر لیں۔ یہ کہہ کہ وہ پھر اپنی تیاری میں مصروف ہو گئی اور ہمان فریش ہونے چلا گیا جب واپس آیا وہ تب بھی شیشے کے پاس ہی کھڑی تھی وہ ایک رومینگ قسم کا انسان تھا اہستہ اہستہ چل کہ پیچھے سے اسے بازو کے حصار میں لے لیا

ویسے تم پہلے سے اتنی پیاری تھیں یا نئی تبدیلی کا اثر ہے۔ اس نے محبت اپنی جان عزیز بیوی کو دیکھ کہ کہا

یہ تو آپکو پتا ہوگا میں پہلے اچھی تھی یا اب۔ اس نے شرم سے لال ہو کہ کہا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہائے دل کو تم پہلے بھی دل و جان سے عزیز تھی آج بھی یہ دل تمہارا ہی گر ویدہ ہے۔ اس نے اسکے بالوں پر بوسہ دے کہا

ہمان اب بھی ہر وقت شروع ہو جاتے ہیں اب تو سدھر جائیں بابا بننے والے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اسکے چہرے پر کئی رنگ تھے یہ ماں بننے کا احساس ہی اتنا پیارا ہوتا ہے۔ کیوں بھئی اور ویسے بھی ہمارے بیبی کو بھی تو پتا چلنا چاہیے نہ کہ بابا ماما سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ ہمان نے عنایہ کے ماتھے پر بوسہ دیا

اچھا بس باقی باتیں بعد میں کر لیجیے گا ابھی دیر ہو رہی سب مہمان بھی آجائیں گیں۔ یہ کہ وہ باہر نکل گئی

افیرا نے آج گرین شوٹ شرٹ پہنی تھی جس پر مختلف کمر سے گوٹے کا کام کیا گیا تھا اس پر ملٹی کمر کا گھیر والا فلیٹر اس پر کپڑوں سے ملتے جلتے کھوسے تھے ہینڈ میڈ جیولری تھی گا آگے سے آج کی مناسبت سے ہیر سٹائل بنا کہ فریج چوٹی بنائی گئی تھی اور ہلکا سا میک اپ کیا گیا تھا وہ آج بھی بہت پیاری لگ رہی تھی افیرا پر ٹوٹ کہ نور ایا تھا

افی تیار ہونا تم۔ عنایہ نے اندر داخل ہو کہ کہا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ماشاء اللہ انی بہت پیار لگ رہی اللہ تمہارے نصیب روشن کرے آمین۔ عنایہ نے اسے دیکھ کہ محبت سے کہا

تھینک یو بھابھی آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں بھائی کہ پیار کا رنگ خوب آیا ہے آپ پر۔ افیرا نے کان میں شرارت سے کہا

بہت شرارتی باتیں کرنی آگئی ہیں تمہیں فکر نہ کرو تمہارا بھی ٹائم آنے والا ہے۔ اس نے ہنس کہ آنکھ ماری

جس سے اسے نکاح والے دن کا واقع یاد آگیا اور اسکا مسکراتا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا

اچھا ابھی لڑکے والوں کے آنے کا ٹائم ہونے والا ہے تم لوگ اپنی تیاری پوری رکھنا آپ سب انی کی فرینڈز اور سیس ہیں اچکو ہی اسکی بہنوں کی جگہ ساری رامے کرنی ہے اوکے۔ عنایہ نے زینینا ماہین اور زرنش سے کہا

انی آؤ ہم سیلفیز لیتے ہیں۔ ماہین نے کہا

پھر سب سے انی کے ساتھ سیلفی لی اور افیرا کے الگ الگ پوز بنوائے۔

سفوان نے آج اورنج کلر کا کرتا اور چوڑی دار پاجامہ پہنا تھا اور گلے میں ملٹی کلر کا

READING POINT

پٹہ بالوں کو بہت اچھی طرح سیٹ کیا گیا تھا اپنے پرکشش شخصیت کے ساتھ بہت پیارا لگ رہا تھا نکاح کے بعد وہ افیرا کو دوبارہ دیکھنے کے لیے بے چین تھا حالانکہ اپنی اس اچانک تبدیلی کو وہ بھی نہیں سمجھ پایا تھا جس کو نا پسند کرتا تھا اسے چند بولوں کے بعد دل میں جگہ حاصل ہو گئی تھی

محبت تو ایسا جذبہ ہے جو نہ اجازت لیتا ہے نہ سوچنے کا وقت بس آپکے دل میں اتر جاتا ہے اور پھر ہر لمحے نشوونما پا کر عشق بن کہ اپنی جڑیں مضبوط کر لیتا ہے چاہے تو محبوب حاصل ہو جائے یا اسکی فرقت چاہے تو دلوں کو آباد کر دے چاہے انسان کی رگ رگ تار تار کر دے۔ یہ ظالم محبت عشق

سب مہندی پہنچ چکے تھے انکا ویکم بھی بہت اچھی طرح کیا گیا تھا۔ سب مہمانوں کو سوفٹ ڈرنکس دی گئیں تھیں اب رسمیں کرنے کی تیاری ہو رہی تھی سفوان سے تو جیسے انتظار کرنا مشکل ہو رہا تھا

کیا ہوا بھائی آپ ٹھیک تو ہیں نہ کسے ڈھونڈ رہے ہیں۔ پاس بیٹھے دیان نے کہا
نہیں کچھ نہیں یہ رسم کب سٹارٹ ہوں گیں ویسے ہی اتنی دیر ہو رہی ہے۔ اس نے
سرسری انداز میں کہا

اچھا جی تو بھائی کو بھابھی کو دیکھنے کی بے تائیاں ہے ابھی بڑی ماما سے کہتا ہوں جلدی
بلائیں ورنہ ہمارے بھائی انتظار میں مزید ہلکان ہو جائیں گیں۔ اس نے شرارت سے
ایک تو تم بولتے بہت ہو فضول باتیں کرالو پڑھائی میں دھیان دو تم اپنی۔ سفوان نے
گھور کہ کہا

ارے بھائی شرمائے مت بھائی سے کیا پردہ اور ویسے بھی آپکی وائف ہیں غیر تھوڑی
ہیں جن کو دیکھنے کے بے تاب نہ ہوا جایا۔ دیان صاحب شاید پنڈت چاہ رہے تھے۔
اگر آپکی مزید زبان چلی نہ میں آپکی یہی پٹائی کروں گا۔ سفوان نے گھور کہ

اچھا اچھا سوری۔ میں ابھی بڑی ماما سے پوچھتا ہوں رسم کب شروع ہوگی۔ کہ اٹھ گیا
تھوڑی دیر بعد افیرا کو لایا گیا جیسی اسکی نگاہ اٹھی شکل لٹک گئی کیوں نہ افیرا کا
گھونگھٹ کیا ہوا تھا افیرا کو لاکہ اسکے برابر میں لایا گیا اور مہندی اور ابٹن لگانے کی
رسم شروع کی گئی سارے بڑوں نے رسم کی اور ساتھ میں انہیں ہمیشہ ایک دوسرے
کے ساتھ رہنے کے دل سے دعائیں دیں۔ اب باری تھی ینگ پارٹی کی۔
چلیں بھیا منہ کھولیں ۱۱۱۱۔ سعد نے پورا میسن کا لڈو اٹھا کہ اس کے منہ کی طرف لایا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

دماغ خراب ہے کیا میں شکل سے تمہیں حیوان لگتا ہوں کیا جو اتنا بڑا لڈو کھا لو
ایک ساتھ۔ اس ہلکے غصے سے کہا
سوچ لیں بھائی کل والا سین تصویریں۔ سعد نے اسے بلیک میل کیا تصویریں سعد اور
زرنش کے پاس تھیں بس
تمہارا میرے ہاتھوں قتل ہو جائے اگر تم کچھ الٹا کیا تو۔ سفوان نے چباچبا کہ کہا
کہائیں بھائی پھر ہم نے افیرا بھابھی کا دیدار کرانے کا سوچا تھا۔ بلال نے شرارت سے
کہا
پھر ناچار اسے کھانا پڑا تاکہ افیرا کو دیکھ سکے اسکے بعد زرنش نے انگلی پکڑائی کی رسم
کی
سفی بھائی میں 20000 ہزار ایک روپیہ کم نہیں لونگی چلیں جلدی سے دیں اور اپنی
انگلی آزاد کرائیں۔ زرنش نے مزے سے کہا زینینا اور ماہین بھی موجود تھیں
بھائی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے کچھ دینے کی ماشاء اللہ سے اللہ دیا سب ہے اس کے
پاس۔ سعد نے بیچ میں کہا

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

تم اپنی زبان بند رکھو ہم سفوان بھائی سے پیسے مانگ رہیں تم کنگلوں سے نہیں مانگ رہے آئے بڑے۔ یہ عزت افزائی مابین کی طرف سے سعد کو ملی تھی

تم بھی غداروں میں مل گئی ہو تنہا کر دیا تم نے مجھے۔ سعد چار کے سامنے بھی باز نہ آیا مابین نے چپ رہنے میں افیت جانی

بھائی اگر آپ ہماری انی کو دیکھنا چاہتے ہیں تو اتنی سی قربانی نہیں دے سکتے وہ تو آج لگ بھی بڑی کمال رہی ہے۔ زرنش شرارت سے اسے چھیڑا جس پر اسے اسے پیسے دے دیئے۔

بھائی آپ بھی پرائے ہو گئے بھائی بھائی نہ رہا افیرا کا دیوانہ ہو گیا۔ دیان نے نقلی آنسو بہا کہ کہا

پھر افیرا کا گھونگھٹ اٹھایا گیا اور سفوان کی تو نظریں اس پر ٹک سی گئیں۔

اہم اہم بھائی واپس آجائیں اب اپکی ہی ہیں بعد میں بھی بھر کہ دیکھ لی جیسے گا۔ دیان نے گلا کھنکھار کے کہا تو سفوان کے چونکنے پہ سب کا تہقہہ گونجے۔

آج بھی انکے پوز بنوائے گئے جو کہ سفوان نے بڑی خوشدلی سے بن وائے

READING POINT

کل برات تھی اور افیرا کو اپنے پیارے گھر سدھار جانا تھا آج سب افیرا کا دن سیشل بنانے کی کوشش کر رہے تھے آج حنا بیگم نے ساری اسکی فیوریٹ ڈیشنز بنائی تھیں آج جزلان صاحب بھی گھر میں تھے آج کا دن وہ مکمل طور پر افیرا کے ساتھ گزارنا چاہتے تھے۔ ابھی سب ڈاننگ ٹیبل پر لُچ کر رہے تھے انی اپکو کیا گفٹ چاہیے ہم بھائیوں سے۔ ولید نے پوچھا ولید ضامن بہت کم بولتے تھے اور افیرا کو ہمیشہ آپ کہہ کر ہی مخاطب کرتے تھے حالانکہ افیرا ان دونوں سے دو سال چھوٹی تھی

جو میرے بھائی اپنی پوکٹ منی سے دیں گیس وہ۔ انی نے پیار سے کہا شرم کرو ایک تو انکی پوکٹ منی ہے ہی کتنی جو تم وہ بھی ہڑپنا چاہتی ہو۔ یہ خرم بھائی تھے جو کہ افیرا کو چھڑانے سے کہیں باز نا آتے تھے

تمھارا منہ کبھی بند نہیں رہ سکتا اور تمھیں کیا ہے وہ تمھاری پوکٹ منی سے کچھ دے رہے سمجھے بہتر ہے اپنا منہ بند رکھو انہو آیا بڑا۔ افیرا نے تپ کہ کہا اللہ اللہ لڑکی کتنی زبان چل رہی اللہ رحم کرے سفوان بھائی پر جو بیچارے روز اسکی زبان کے جوہر دیکھیں گیں۔ خرم نے کانوں کو ہاتھ لگا کہ کہا

وہ تو میری زبان کے جوہر بعد میں دیکھیں گیں کہیں ایسا نہ ہو تم میرے ابھی ہاتھوں کے جوہر دیکھو اس لیے بہتر ہوگا اپنے منہ پر تالا مار کہ بیٹھ جاؤ۔ افیرا نے لٹ مار جواب دیا

اچھا یہ اپنے گھر جائے تاکہ ہم بیچاروں کی بھی کوئی اہمیت ملے اور ہم ایش سے رہیں جان چھوٹے گی اس چڑیل سے۔ عمان نے بھی اسکو چڑانے کے لیے خرم کے ہاتھ پر ہاتھ مار کہ کہا

بھائی آپ بھی اس خرم کے ساتھ مل گئے جائیں میں آپ سے بات نہیں کر رہی اور میں آؤں گی بھی نہیں۔ افیرا نے منہ پھلا کہ کہا

کھاؤ قسم سچ میں نہیں آؤں ہائے کتنا سکون ہوگا نہ نا کوئی لڑنے والا نہ فضول پنخ پنخ بولنے والا۔ خرم نے مزے سے کہا

بہت ہی کوئی ذلیل قسم کے انسان ہو تم تمہیں کیا آگ میں آؤں یا نہیں میرا گھر جب چاہوں آؤں جب چاہے جاؤں۔ اس نے غصے سے کہا

انکی نوک جھونک جاری تھی

افیرا رات میں سونے کو لیے جا ہی رہی تھی جب جزلان اور حنائے کل انکی لاڈلی

بیٹی کو اپنے گھر چلے جانا تھا جہاں اسکی نئی زندگی شروع ہونی تھی اور نئی دنیا بھی اور ہونی تھی

انی بیٹا ہم اجائیں۔ دونوں نے مسکرا کہ کہا

ارے ماما بابا آپکو کب سے اپنی پرنس کے کمرے آنے کی اجازت پڑھ گئی اب میں اتنی بھی پرانی نہیں ہوئی۔ وہ اٹھ کے دونوں کے پاس آ گئی

ہمیں پتا ہمارا بچہ کبھی پرایا نہیں ہوگا اور کیسی ہو میری جان۔ جزلان صاحب نے اسے گلے لگا کہ کہا

بیٹا دیکھو اب آپ اپنے گھر جا رہی ہو جہاں آپکو رہنا جو آپکا اصل گھر ہم چاہتے ہماری بیٹی اپنی سمجھداری سے انہیں اپنا بنائے اور جتنا وہ ہم سے پیار کرتی ہے انہیں بھی اتنی اہمیت دے۔ حنا نے اسے سر پر بوسہ دے کہا

ماما یار چھوڑیں ان باتوں کو جب وہاں جاؤں گی جب دیکھا جائے گا۔ اسے یہ موضوع اچھا نہیں لگ رہا تھا

یہی باتیں اب تمھاری زندگی کا حصہ ہیں میں باتوں کو سنجیدگی سے سمجھ لو مجھے کوئی شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے ہم ماں باپ تمھارے لاڈ اٹھا لیے وہ گھر اب اصل

گھر وہاں سبکو اپنا سمجھو گی تبھی ان سے بدلے میں محبت اور عزت کی امید رکھنا جر
غیر سمجھداری تمھاری یہاں ہے وہاں نہ ہو سمجھ لو ایک بات۔ اب کی حنا بیگم نے
تھوڑے سخت لہجے میں کہا کیوں انہیں اپنی بیٹی عقل کا اچھی طرح اندازہ تھا

دیکھا بابا آپ نے ماما کیسے ڈانٹ رہی ہیں۔ انہوں نے تو مجھے ابھی سے ہرایا کر دیا
جب میں یہاں سے چلی جاؤں گیں تو ماما تو مجھے آنے ہی نہیں دیں گیں۔ افیرا نے
جزلان صاحب کے گلے لگ کر کہا

حنا کیا ہو گیا آپکو بچی ہے جب اس ماحول میں جائے گی تو خدایہ جسٹ ہو جائے گی
آپ غصہ تو نہ کریں ہماری پرنس پر اور افی جان ماما بھی بالکل ٹھیک کہہ رہی
ہیں کہ اب آپکو وہیں اپنی ساری لائف گزارنی ہے اور میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہے
اپنے ماما بابا کبھی شرمندہ نہیں کرے گی۔ جزلان صاحب نے اسکی سائیڈ بھی لے لی
اور سمجھا بھی دیا

بابا میں آئی پرامس میں آپکو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دوں گی۔ اس نے مسکرا کر کہا
ہمیں پتا ہے ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔ حنا بیگم نے اسکے سر پر بوسہ دیا
پھر کافی ٹائم دونوں اسکے پاس بیٹھے رہے

آج کا دن بہت مصروفیات سے بھرا تھا کیوں کہ آج برات تھی آج سب دونوں

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

گھروں میں تیاریوں میں مصروف تھے لیکن دلہا صاحب کو آرام کے لیے ان کے کمرے میں بھیج دیا گیا تھا آج تو کوئی اور دنیا میں تھا سفوان نکاح کہ بات سے تو مسکراہٹ نے ہونٹوں کا احاطہ کر رکھا تھا اور سب بچہ پارٹی نے اسے چھیڑا بھی بہت تھا اور ناہید بیگم نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی۔

افیرا آج آپ مکمل میری دسترس میں آجاؤ گی پھر میں آپکو بتاؤں گا آپسے نا پسندیدگی سے لے کہ آپ سے محبت کا سفر اور ماما شاید ٹھیک کہتی ہیں آپ ضدی لاڈ پیار سے ہوئی ہیں اگر میں آپکو اپنے سانچے میں ڈھالوں گا اور آپکو سمجھوں گا تو ہم بہترین ازدواجی زندگی بسر کریں گے۔ وہ دل میں سوچ کہ مسکرایا۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی اور ناہید بیگم داخل ہوئیں۔

کیا بات میرا بیٹا اکیلے اکیلے مسکرا رہا۔ انہوں شرارت سے کہا

نہیں ماما بس زین دیان وغیرہ کہ ہنسی اور چھیڑ چھاڑ یاد آگئی ایک دوسرے سے اس پر مسکرا رہا تھا۔ اس نے گڑبڑا کہ کہا

اچھا جی یعنی اب ہمارا بیٹا ہم سے جھوٹ بولنے بھی لگا ہے۔ ناہید بیگم نے کہا

نہیں ماما سچی۔

READING POINT

اچھا مان لیتی ہوں ویسے افیرا اپکو کیسی لگی۔ انہوں نے اسکے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہیں بس جب یہاں آجائیں جب پتا چلے گا کہ کیسی ہیں وہ۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا

انشاللہ آپ دونوں ایک دوسرے کے حق میں بہتر ہی ثابت ہو گے مجھے پورا یقین ہے اللہ پر جس نے آپکے درمیان یہ رشتہ قائم کیا ہے وہی آپ دونوں کا ایک دوسرے کے حق میں بہتر رکھے گا۔ انہوں نے پورے یقین سے۔

انشاللہ اگر میری پیاری ماما کو اتنا یقین ہے تو ایسا ہی ہو گا اور بے شک اللہ ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اس نے انکا ہاتھ چوم لیا۔

چلو اب تیار ہو جاؤ آج تو مجھے اپنی بہو کو گھر لانا ہے۔ یہ کہنا ہیڈ بیگم اٹھ گئیں۔
برات بہت زور و شور سے گئی تھی اور وہاں استقبال بھی زبردست ہوا تھا
آج بھی سینکٹ کو بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا آج کا کلر تھیم مہرون اور آف وائٹ تھا

سب نے آج کی کے کلر تھیم کی مناسبت سے الگ الگ ڈیزائن کے حسین جوڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔

آج سفوان نے اوف وائٹ کمر کی شیردانی پہنی تھی جس پر مہرون کام کیا گیا اور مہرون چوڑی دار پاجامہ اور اوف وائٹ اور مہرون کولہہ اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ بہت مینڈسم لگ رہا تھا جبکہ آج افیرا نے اوف وائٹ شوٹ فراک جس پر مہرون نگوں سے نفیس کام کیا گیا تھا اور آپ پر مہرون جالی کا دوپٹہ جس کے بارڈر پر اوف وائٹ نگوں سے چوڑا بارڈر بنایا گیا تھا۔ اس پر مہرون گھیردار شرارہ جس پر بھی اوف وائٹ اور سنہری چھوٹے بڑے نگوں سے کام کیا گیا تھا۔ پیارا سا گولڈ کا سیٹ جس پر مہرون اور اوف وائٹ نگ لگے ہوئے تھے بالوں کو آگے سیٹ کر کے پیچھے جوڑے میں قید کیا گیا تھا آج کی مناسبت سے میک اپ ہائی ہیلز آج بھی وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ برات آنے تھوڑی دیر بعد افیرا کو اسٹیج پر لے آئے تھے جب افیرا آئی تو سفوان نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا تاکہ وہ تھام کہ اوپر آئے۔

واہ سفوان آپکو بڑی جلدی آپکی ہی اب تھوڑا صبر رکھیں۔ ماہین نے شرارت سے کہا بابا اچھا جی چلیں کر لیتے ہیں صبر۔ سفوان نے ہنس کے جواب دیا پھر افیرا کو اسکے برابر بیٹھا دیا گیا پھر جھنگ کے بعد رخصتی کا بھی ٹائم ہو گیا یہ وقت

سب کو ہی تھوڑا مشکل لگا۔ افیرا سب کہ گلے لگ کہ روئی تھی۔ اور بیچارا سفوان بھی اداس ہو گیا تھا

حنا میں آپکی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کہ لے کر جا رہی ہوں اور مجھے یقین ہے ہم اسے اتنی ہی محبت دینے کی کوشش کریں جتنی آپ لوگ اس سے کرتے ہیں اور آپکو سفوان کی طرف سے بھی کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا انشاء اللہ۔ ناہید بیگم نے حنا بیگم کو گلے لگا کہ کہا

مجھے یقین ہے آپکی بات پر پورا یقین ہے ہماری انی بھی تھوڑی نا سمجھ کبھی کوئی ہو تو اسے درگزر کر دیجئے گا اور اسے صحیح کروائیے گا۔ انہوں بھی کہا۔

پھر وہ اپنے پیاروں کی ڈھیروں دعاؤں تلے جنت پیلس آگئی۔ کچھ رسومات کہ بعد افیرا کو سفوان کہ کمرے میں بھیج دیا تھا۔ کمرے کو بہت حسین طرح سے سجایا گیا تھا۔ افیرا کو اس سے کوئی سروکار نہ تھا اس لیے اس نے زرا بھی سفوان کا ویٹ نہ کیا اور جا کہ کپڑے چنچ کر لیے۔ اور جب سفوان کمرے میں داخل ہوا تو اپنا سامنہ لے کہ رہ گیا جس روپ کو اس نے جی بھر کہ دیکھا ہی نہیں مگر دیکھنے کی خواہش تھی وہ خواہش تو افیرا کہ اس حلیہ ہر ہی ختم ہو گئی۔ خیر وہ بھی تھکا

ہوا تھا چیخ کرنے چلا گیا باہر آیا تو افیرا پورے بیڈ پر قبضہ کیئے لیٹی تھی۔ وہ اس کے قریب گیا اور کہا

افیرا مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس نے نرم لہجے میں کہا
بٹ مجھے کچھ نہیں سننا پلینز آپ لائٹ آف کر دیں مجھے نیند آرہی ہے۔ اس نے کہ
کر کروٹ لے لی۔

بیچارا سفوان اپنا سہ منہ لے کر رہ گیا۔

اچھا سائیڈ پر ذرا۔ اسے لیٹنا تھا اس لیے بولا

کیوں میں کیوں سائیڈ پر ہوں۔ افیرا نے حیرانی سے پوچھا

کیوں مجھے بھی لیٹنا ہے سونے کے لیے۔ اس نے آرام سے کہا

تو سو جائیں اتنا بڑا کمرہ ہے۔ اس نے بھی آرام سے جواب دیا

مجھے بیڈ پر سونا ہے۔ اسے اب چڑھو رہی تھی

جی نہیں میں بیڈ کسی سے شیئر نہیں کرتی بہتر ہے آپ اپنے سونے کا کہیں اور انتظام
کریں۔ اس نے اٹھ کہ جواب دیا

پہلی بات یہ کہ میں کوئی نہیں آپکا شوہر ہوں دوسری بات یہ بیڈ میرا ہے اور مجھے بیڈ پر ہی نیند آئے گی۔ سفوان نے دانت پیس کہ کہا

کیا مطلب آپکا ہے میں اپنے گھر بیڈ لاتی اپنا الگ آپکی ماما نے منع کیا تھا ہمیں صرف آپکی بیٹی چاہیے اور کچھ نہیں اگر آپکو زیادہ پروہلم ہے تو میں کل بابا کو فون کر کہ اپنا بیڈ مانگا لوں گیس ماما نے کہا تھا کہ جو چیز آپکی ہے وہ میری بھی پر اپنی چیز اپنی ہوتی ہے۔ افیرا تو پکی ڈرامے باز تھی باقاعدہ رومی صورت بنا کہ بولی

اچھا اچھا ایم سوری آپ سوجاؤ میں کاؤچ پر سو جاؤں گا۔ سفوان بھی کیا کرتا آخر کار مان گیا اور افیرا کا پلین کامیاب ہوا۔

اور بیچارے کو پوری رات بے چینی میں گزارنی پڑی۔ اور افیرا پلین کامیاب ہونے کے فاتحانہ مسکرا دی ابھی تو شروعات ہے مسٹر سفوان لودھی آگے آگے دیکھیں ہوتا ہے کیا

صبح فجر میں جب سفوان کی آنکھ کھلی تو پھیلے اسے اٹھنے میں تھوڑی پریشانی ہوئی کیونکہ اسے کاؤچ پر سونے کی ب لکل بھی عادت نہیں تھی لیکن افیرا کی کرم نوازی نے اسے کاؤچ پر سونے کا تجربہ بھی کرا دیا تھا تھوڑی دیر مزید لیٹے رہنے کے بعد وہ

وضو کرنے کے لیے واش روم گیا پھر واپس آکر نماز ادا کرنے سے پہلے افیرا کے قریب آیا۔ تاکہ اسے بھی نماز کے لیے اٹھا دے۔ افیرا کروٹ لے کے سو رہی تھی بہت ہی کوئی بے تکے طریقے سے۔ اگے سے کیئر کٹ کیے بال چہرے پر آرہے تھے۔ سوتی بھوئی تو وہ دنیا جہان کی معصوم لگتی تھی۔ افیرا کو بغور دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اور بے اختیار ہی جھک کہ اس نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

افیرا اٹھیں نماز کا ٹائم جا رہا ہے۔ سفوان نے اسے ذرا اونچی آواز میں پکارا۔
کیا ہے بھئی سونے دو ویسے ہی اتنی مشکل سے نیند آئی تھی۔ اس نے کسمایا کہ کہا
افیرا اٹھیں۔ اب کی اس نے زور سے ہلایا۔

کون ہے بھئی ایک تو چین سے سونے بھی نہیں دیتے کیا ہے۔ افیرا نے غصے سے کہا
نماز نہیں پڑھنی کیا اپنے۔ اس نے آرام سے پوچھا
نہیں میں نماز نہیں پڑھتی سن لیا اب مجھے سونے دیں خامخواہ نیند خراب کر دی۔ وہ
ناگواری سے کہہ کہ دوبارہ سو گئی۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

پہلے نماز نہیں پڑھتی ماما یہ ہے آپکی پسند یا اللہ میں کیا کروں۔ سفوان نے اسے افسوس سے دیکھا کچھ بھی تھا پر اس نے ایسا ہمسفر کی خواہش نہیں کی تھی بہر حال سفوان سوچ چکا افیرا کو بدل کہ رہے گا۔

آج ولیمہ تھا جو کہ بینک میں ہی تھا۔ آج تھیم رائل بلیو اور سلور وائٹ تھا۔ آج جنت پیلس کے تمام مکین کاموں میں مصروف تھے۔ اور شام میں افیرا کے ساتھ تمام لڑکیاں پارلر چلی گئی تھیں۔ اور اب تیار ہو کہ سبکو نکلنا ہی تھا۔ افیرا کو اپنی نندوں کے ساتھ سیدھا بینک جانا تھا۔ سو تیار ہو کہ وہیں آگئے تھے۔ جب دلہا دلہن کی انٹری ہوئی تو سب انکی طرف متوجہ ہوئے افیرا سلور کلر کی لانگ شرٹ جس پر وائٹ اور بلیو نگوں باریک موٹا کام کیا گیا جبکہ بلیو کلر کا فلیئر جس پر سلور نگوں کا کام تھا بلیو دوپٹہ جس چھوٹے چھوٹے نگ سے کام ہوا تھا اور دوپٹے کا بارڈر سلور تھا اس پر بھی نگوں کا ہی کام کیا تھا۔ ڈائمنڈ پیارا سائیٹ پر بلیو نگ تھے آج کی مناسبت سے میک اپ جبکہ سفوان نے وائٹ شرٹ اور بلیو کوٹ پینٹ شرٹ کے ساتھ بلیو ٹائی۔ وہ دونوں بہت حسین لگ رہے تھے۔ افیرا تھوڑا گھبرا جاتی تھی ان سب چیزوں سے اور سفوان اسے دیکھ کہ اندازہ ہو گیا تھا۔ اس لیے جب اس نے اپنا ہاتھ افیرا کے سامنے کیا تو افیرا نے اسے دیکھا۔

تھام لیں کبھی نہیں چھوڑوں گا آپکو اس بھیڑ میں۔ اس نے محبت سے کہا۔

READING POINT

نہیں ایسی بات نہیں بس کبھی ایسے سب کا سامنا نہیں کیا تو بس۔ اج بڑی نارمل
طریقے بولا

جی مجھے معلوم ہو گیا آپکا چہرہ دیکھ کہ چلیں اب میرا ہاتھ تھام لیں پھر آپ کسی سے
نہیں گھبرائیں گیں۔ اس نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔ جو افیرا نے اسکے کہنے کے
بعد تھام لیا۔ ساری لائنس پہلے ہی اوف ہو چکی تھیں۔
کافی مختلف کلرز کی لائنس نے ان دونوں اپنے فوکس کیا انہیں جو نظر دیکھتی یہی کہتی
کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں۔ جب وہ آگے بڑھے ان پر ڈھیر
سارے اوپر سے گلابوں کی برسات ہوئی سنو اسپرے بھی کیا گیا 🌸
سٹیج پر آنے کے بعد سب ان سے ایک ایک کر کے ملنے آئے جزلان اور حنا آئیں
تھیں۔

بابا اچو اب آئی مجھ سے ملنے کی یاد میں نے اچو بہت کیا بابا۔ وہ جزلان صاحب کے
گلے لگ کے بولی جیسے کتنے سال کی بچھڑی ہوئی تھی۔

اپ بڑے بابا کو کم یاد کرو اور سفوان بھائی کو زیادہ یاد رکھو کہیں ایسا نہ ہو سنی بھائی
کو بڑے بابا سے جلیسی ہو۔ خرم نے سٹیج پر آ کے کہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

تم تو چپ ہی رہو ماما بابا اس کا بھی کوئی انتظام کریں بیچارے سے اب اکیلا نہیں رہا جاتا اس لیے سبکی باتوں میں بولنے اجاتا ہے۔ افیرا اور چپ رہ لے ناممکن سی بات ہے۔

انی کیا بد تمیزی ہے یہ جگہ کو تو خیال کر لو اب تم ملک مینشن میں نہیں اپنی گھر کی ہو چکی ہو۔ حنا بیگم نے اسے ڈپٹا جس پر اس کا منہ بن گیا۔

بابا میں آپکے ساتھ چلوں گیں گھر مجھے بہت یاد آرہا ہے۔ اس بات پر سفوان نے افیرا کو ایسے دیکھا جیسے اس کی عقل ماتم کر رہا ہو۔

کوئی ضرورت نہیں اللہ اللہ کر کہ تو تمھاری سے جان چھوٹی ہے پھر اس کی ڈیرا ڈالنے اتنے سال ہمارا دماغ خراب کر کہ بھی دل نہیں بھرا۔ خرم انسان کا بچہ نہیں بن سکتا تھا۔

بابا دیکھیں اسے پھر کچھ کیوں گیں تو ماما مجھے ڈانٹیں گیں۔ اس رومی صورت بنا کہ کہا۔

خرم آپ بھی چپ کر جاؤ ہر وقت کا مزاق اچھا نہیں ہوتا۔ اور انی بیٹا وہی آپکا گھر
سفوان بیٹا اور انکے گھر والے آپکے لیے زیادہ اہمیت کا باعث ہونا چاہیے اور میری
جان تو سمجھ دار ہے نا۔ انہوں اسے پیار سے سمجھایا۔

ٹھیک ہے بابا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں فوٹو سیشن کے لیے برائیدل روم میں لے گئے تھے اور فوٹو گرافر
نے ایسے ایسے فوٹو شوٹ کر وائیں کہ افیرا تو گھبرا ہی گئی اور سفوان اسکی گھبراہٹ
سے محفوظ ہوا۔

سنے میم اب آپ سر کی گردن کے گرد بازو رکھیں اور سر آپ انکی کمر کے گرد بازو
جھائل کریں۔ سفوان نے تو فوراً عمل کیا۔ جبکہ افیرا کو تھوڑا عجیب لگا

پلیز جلدی کریں۔ فوٹو گرافر نے کہا کیوں افیرا نے ابھی اسکی بات پر عمل نہیں کیا
تھا۔

رکھ لیں ہاتھ انہیں بھی جانا ہوگا۔ سفوان نے ہلکے سے کہا
پھر اسنے بھی اسکی گردن کر گرد بازو جھائل کر دیے فوٹو گرافر اپنا پوسٹ لے کہ جا

چکا تھا

افیرا نے فوراً ہاتھ ہٹائے۔ جبکہ سفوان کا ایسا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا۔

وہ چلیں گئے ہیں چھوڑیں مجھے۔ اس نے سنجیدگی سے کہا وہ بس برداشت ہی تو کر رہی تھی۔

میں نے چھوڑنے کے لیے تھوڑی تین بار قبول ہے کلمات ادا کیے تھے۔ اس نے مزید گرفت تنگ کر دی

کیا بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے یہ سب بالکل نہیں پسند۔ اس نے غصہ کہا۔

مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہے لیکن آپ مجھے موقع نہیں دے رہی۔ سفوان نے پھر اپنے دل کی بات بتانے کا سوچا تھا۔

مجھے آپکی کسی بات سے کائی مطلب نہیں میں نے شادی صرف ماما بابا کے کہنے پر کی تھی کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ میں گھر کی ہو جاؤں اور ایک اتفاق کہ زریعے میں آپکی امی کو پسند آگئی اور میرے گھر والوں کو آپ البتہ آپ مجھے اول روز سی زہر لگتے ہیں۔ اور ہاں آئینہ میرے قریب مت انا۔ اس نے ایک دم ہی سب کہہ دیا اور انی وہ تو سن کر ہی سکتے میں چلا گیا۔

فنکشن کب ختم ہوا سفوان کو معلوم نہیں ہوا اس کے کان میں ابھی افیرا کے الفاظ گونج رہے تھے۔

ولیمے کے بعد سے وہ دونوں ایک کمرے اجنبی ہی بن گئے تھے لیکن سفوان نے افیرا سے بات کہہ دی تھی۔ جب ایک شاید آخر بار بات کہی

میں آپسے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ ایک رات سفوان نے اسے مخاطب کیا جو کہ نائٹ لوشن لگا رہی تھی۔

کہیں۔ مختصر جواب۔

میں نہیں چاہتا کہ ہمارے گھر والوں کے سامنے ہ۔ اری اجنبیت سامنے آئے۔ میرے گھر والوں کو یہی لگتا ہے کہ ہم ایک اچھی ازدواجی زندگی گزار رہیں ہیں اور انہیں ایسا ہی لگنا چاہیے کیوں کہ مجھے اپنے گھر والوں کو خوشیاں اور عزت بہت عزیز ہے اس لیے انہیں میری یا آپکی طرف سے کوئی برا انٹینشن ملے میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔ سفوان نے اسے باور کرایا یا التجا معلوم نہ بٹ افیرا کو اسکے گھر والوں سے ویسے بھی کوئی بیر نہیں تھا۔

دن بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے اور انکی شادی کو بھی چار ماہ گزر چکے تھے۔ اور اب سب بڑوں سفوان کی اولاد کی بھی خواہش تھی۔ ظاہر ہے گھر کا سب بڑا

بیٹا تھا۔ ایک دن ساری گھر کی خواتین لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں جب سارہ بیگم بولیں۔

ناہید بھابھی ماشاء اللہ سے اب سفوان کی شادی کو چار ماہ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک انکی طرف کوئی خوش خبری نہیں ملی۔ انہوں نے ایسی پوچھا۔

اللہ کی مرضی ہے سارہ اللہ جب نواز دے۔ انہوں بات ہی ختم کرنی چاہی حالانکہ یہ بات انہیں بھی پریشان کرتی تھی۔ اور انکے دماغ میں یہ بھی آتا تھا۔ کہ شاید سفوان ابھی تک اسکو قبول نا کر پایا ہو کر وہ حقیقت سے نا آشنا تھیں

اب تو افیرا نے اسے باقاعدہ ٹارچر کرنا شروع کر دیا تھا اگر وہ کہتا تو اس سے لڑنے لگ جاتی اور کڑائی اسے پسند نہیں تھی۔ ایک سفوان کو ادا سے لیٹ ہو رہا تھا اس لیے اس نے افیرا کو ایک شرٹ پریس کرنے لیے دے دی۔

افیرا کو کچھ کام تو آتے ہی تھے ہر اسے تو مزہ آتا تھا سفوان کو ستانے میں۔

بہت شوق ہے مجھ سے اپنے کام کرانے کا ابھی بتاتی ہوں۔ شیطانی سوچتے ہی اس نے اس نے پریس ہائی ٹیمپر پر چھوڑ کہ اسکی شرٹ پر رکھ دی۔

جب سفوان کمرے میں آیا تو اسے سمیل آنے لگی۔

افیرا افیرا کہاں ہے اپ۔ اسے غصہ آرہا تھا بٹ اتنے غصے نہیں بولا۔

یہ کیا کیا اپنے میری شرٹ کے ساتھ۔ سفوان نے دانت پیس کہ کہا

اووو یہ کیسے جل گئی میں تو اسے یہاں رکھ کے گئی۔ اس نے معصومیت کے ریکارڈ توڑ

دیے۔

جب اپکو نہیں آتی ہے پریس تو کہہ دیتیں میں نہیں بولتا اپکو۔ اس نے نارمل لہجے

میں کہا۔

ایکسیوز می میں آپکی نوکر نہیں ہوں جو آپکی شرٹ پریس کروں میں اپنے گھر میں
کوئی نہیں کیا تو آپکے کام کیوں کروں ہر وقت مجھ پر حکم مت چلایا کریں سمجھے آئے
بڑے۔ وہ کہتی چلی گئی اور سفوان بس کر کہ رہ گیا۔

دن کافی تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ افیرا کا سفوان کے ساتھ رویہ جوں کا توں
تھا۔ لیکن گھر والوں کی ساتھ وہ بہت اچھی طرح رہتی تھی اب اگر افیرا اسے کچھ کہتی
بھی تو سفوان اسے کچھ نہیں کہتا اپنے کام میں لگ جاتا تھا۔ سو بات افیرا کو اچھی نہیں
لگتی تھی وہ اس سے لڑتی شاید وہ کچھ کہے لیکن وہ ری ایکٹ نہیں کرتا۔

آج بھی یہی ہوا۔

سفوان اپنا کوئی کام کر رہا تھا اور اسکے امپورٹینٹ پیپرز ٹیبل پر پھیلے ہوئے تھے۔ اکثر وہ یہ کام سٹی میں ہی کرتا تھا لیکن آج وہ بہت تھکا ہوا تھا لیکن کام بھی ضروری ہی تھا۔

ایک تو ہر اپنے کباڑے پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں بہت شوق ہے نہ کباڑے پھیلانے کا ابھی بتاتی ہوں۔ بڑبڑاتے ہوئے اس نے ٹیبل پر پڑے گلاس کا سارا پانی پیپرز پر گرا دیا

اب دیکھتی ہوں محترم کو اپنے کام کو کیسے سنوارتے ہیں۔ اس نے برای سوچ کے مسکرائی۔

یہ کیا کیا آپ نے اچکوتا ہے یہ کتنے امپورٹینٹ پیپرز تھے اور میں کتنے دنوں کی محنت سے تیار کیے تھے اور اسے سینڈ بھی کرنے تھے۔ غصے سے کہہ کر وہ سر پکڑ کہ بیٹھ گیا وہ تنگ آچکا تھا اب ان سارے ٹارچر سے۔

میں نے کچھ نہیں کیا سمجھے آپ یہ پانی خودی گیر گیا ضرورت کیا تھی سارے پیپرز ٹیبل پر پھیلانے کی۔ لے بھی یہ سرے سے مگر گئی۔

جھوٹ مت بولیں میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ سب آپ مجھے ٹارچر کرنے کے لیے کرتی ہیں جب میں نے اپنی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہونے دیتا تو آپ کیوں مجھے اتنا ٹارچر کرتی ہیں آخر مجھ سے ایسی کونسی غلطی سرزد ہوئی کہ آپ کے دل میرے محبت تو دور رحم تک نہیں آتا بتائیں مجھے میری غلطی بتائیں نا خاموش کیوں ہیں۔ سفوان آج پھٹ ہی پڑا وہ کافی ٹائم سے ہر بات برداشت کر رہا تھا ایک وہ اپنی ماں سے کیا وعدہ نہیں توڑ سکتا اور دوسرا اب وہ بھی آفیرا کو چاہنے لگا تھا۔

اگر اتنا ہی برداشت کرتے کرتے تھک گئے ہیں تو جان کیوں نہیں چھوڑ والے لیتے اس زبردستی کے رشتے سے میں بھی اپکو روز روز اپنی نظروں کے سامنے نہیں دیکھ سکتی سمجھے آپ بھی۔ اس نے بھی اونچی آواز میں کہا۔ جنت پیلس کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے اس لیے کسی کی زیادہ اونچی آواز کمرے سے باہر نہیں جاتی تھی۔

یہ رشتہ آپ کے لیے مجبوری ہوگا لیکن میرے لیے بالکل نہیں سمجھیں آپ اگر آپ اس رشتے کو ختم ہی کرنا چاہتی ہیں تو ٹھیک میں تیار ہوں ویسے بھی میں نہیں چاہتا میری ذات سے کسی کو کوئی تکلیف ہو۔ یہ بات اس نے کس تکلیف سے کہی یہ سفوان ہی جانتا تھا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ رشتہ محظ مجبوری ہے میرے میں کل بابا کے گھر چلی جاؤں ہمیشہ کے لیے۔ کتنی آسانی سے کہہ دیا تھا افیرا نے یہ سب اور سفوان اس کو دیکھ کہ رہ گیا

اگلے دن وہ ملک مینشن جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ جب سفوان کمرے میں آیا

کہیں جا رہی ہیں آپ۔ اس نے نارمل انداز میں پوچھا۔

جی اپنے بابا کے گھر اور آپکو اس رشتے سے نجات دینے جا رہی ہوں۔ اس نے عام لہجے میں کہا

کیا آپ سب سچ میں ایسا چاہتی ہیں ایک بات بتائیں ہماری شادی کو پانچ مہینے ہو گئے کیا آپکو کبھی مجھ سے کوئی انسیت نہیں ہوئی۔ اس نے بے بسی سے پوچھا۔

جی نہیں کیونکہ میں نے اس رشتے کو کبھی قبول کیا ہی نہیں میں بھی اپنے ماں باپ کی وجہ سے یہاں تھی اول مجھے آپ سے کوئی لگاؤ نہیں۔ اس نے بھی بے رحمی کی انتہا کی تھی۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اچھا میں اچکو آؤفس جاتے ہوئے چھوڑ دیتا ہوں ابھی میں گھر میں یہ بات نہیں کھولنا چاہتا برائے مہربانی اتنا اور احسان عظیم کر دیں مجھ پر۔ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا اب وہ کوئی اور بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ناشتے سے فارغ ہو کہ سفوان نے افیرا کو مخاطب کیا۔

اگر آپ نے ناشتہ کر لیا تو اپنا سلمان لے آئیں میں اچکو چھوڑ دوں مجھے پھر آؤفس بھی جانا ہے۔ اس نے مصروف سے انداز میں کہا

کہاں جا رہی ہیں بیٹا افیرا بیٹی۔ حمید صاحب نے پوچھا۔

بابا افیرا اپنے بابا کے گھر ایک دو ہفتے کے لیے اپنے گھر رہنے کے لیے میں انہیں چھوڑتا ہوا انہیں آؤفس جاؤں گا۔ اس نے بتایا۔

وہ تو ٹھیک ہے پر بیٹا ایک دو ہفتے کے لیے یہ کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گیا۔ ناہید بیگم نے کہا

جی ماما میرے پاس جزلان انگل کا فون آیا تھا کہ افیرا کو ان سے ملوایا لاؤں اور ویسے بھی جب سے شادی ہوئی افیرا ایک دن کے گئیں تھیں اس لیے میں کہا افیرا کے آپ رکنے چلی جائیں۔ اس نے عام سے لہجے میں سب بتایا۔

READING POINT

اچھا ٹھیک ہے بیٹا خیر سے جاؤ جلدی واپس آ جانا اب ہمیں بھی تمہاری عادت ہو گئی ہے گھر سونا ہو جائے گا۔ انہوں نے محبت سے کہا

پھر افیرا سب مل کر آگے بڑھنے لگی جب علینہ اور عمارہ اور دانیہ وغیرہ نے اسے کہا۔

بھابھی پلیرز جلدی آئیے گا ہمیں آپکی بہت یاد آئے گی آپ بہت اچھی ہیں اور آپکی ہنسی مزاق کرنے والی عادت ہم اتنے دن بہت مس کریں گیں۔ انہوں نے محبت سے اسے گلے لگا کہ کہا۔

افیرا جتنا آسان سب سمجھ رہی تھی اتنا آسان کچھ نہیں تھا۔ یہ بات اسے آگے جا کہ پتا چلنا تھی بحر حال وہ سب سے مل کہ باہر آگئی جہاں سفوان اسکا گاڑی میں ویٹ کر رہا تھا۔ اسکے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔

رات بھر بھی انکی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ اور گاڑی اپنی منزل پر آکر رکی۔ وہ جانے لگا جب افیرا نے کہا۔

بسب اس وقت گھر پر ہوئیں آپ مجھے گیٹ سے چھوڑ کہ چلیں جائیں گیں تو اچھا نہیں لگے گا اس اب بھی اندر چلیں میرے ساتھ۔ اس نے عام سے لہجے میں لہجے میں کہا۔

جب منزل ہی الگ ہونے والی اور اس گھر سے سارے تعلق ختم ہی ہونے والے ہیں تو میرا اندر جانا نہ جانا بے معنی ہے اور مجھے آؤفس بھی جانا ہے۔ اس نے بھی اسی کے لہجے میں کہا۔

جیسے ابھی تک ہم نارمل لائف کا ڈرامہ کرتے آرہے ہیں ایسے آج آپ میرے گھر والوں کے سامنے کر لیں گیں تو زیادہ فرق نہیں پڑتا جائے اس سے زیادہ میں اچکو فورس نہیں کروں گیں۔ کہہ کے رہائشی حصے کی طرف چل دی۔
اسلام و علیکم۔ اس نے زور سے سبکو سلام کیا۔

افی میری جان کیسی ہو میری تو آنکھیں ترس گئیں میری بچی کو دیکھنے کے لیے۔ حنا بیگم نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا۔

میں ٹھیک ہوں اما آپ سب کیسے ہیں۔ اس نے خوشی سے کہا

ارے سفوان بھائی آپ وہاں کہا رہ گئے اندر ابھی جائیں۔ ولید نے پیچھے کھڑے سفوان کو کہا اور افہرا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

اسلام و علیکم کیسے ہیں آپ سب۔ اس نے مسکرا کے سب کو سلام کیا

ہم سب بلکل ٹھیک ہیں الحمد للہ اور آپ کیسے ہو بیٹا۔ جزلان صاحب نے اسے گلے لگا کہ کہا۔

میں بھی ٹھیک الحمد للہ۔ اس نے مسکرا کے کہا۔ پھر سب سے ملا۔ سب بڑوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا جبکہ چھوٹے اس سے گرم جوشی گلے گلے سب کو ہی سفوان بہت اچھا لگتا تھا۔

سفوان بھائی ہماری چڑیل بہن اپکو تنگ تو نہیں کرتی۔ عمان نے شرارت سے پوچھا۔
نہیں بلکل پریشان نہیں کرتی بلکہ بہت پیار کرتی ہیں۔ اس نے بھی شرارت سے کہا
کاش ایسا ہو سکتا

اچھا جی پھر ٹھیک ہے ہم سمجھے آپ اس سے تنگ آگئے کبھی اسے یہاں چھوڑ کہ جا رہے ہیں۔ خرم نے بھی اپنا حصہ ڈالا باتوں میں۔

ریحان چاچو اس منگنی شدہ کے سر پر کب سہرا سجا رہی ہیں۔ سفوان نے اسے چھیڑا۔
خرم کی ابھی دو مہینے پہلے ہی اسکی کوچنگ فیلو مانیہ سے منگنی ہوئی مانیہ کہ فیملی بہت اچھی تھی۔

واہ سفوان بھائی آپ نے میرے منہ کی بات چھین لی ان لوگوں کو تو میرا خیال ہی نہیں ہے مگنی شدہ ہو کہ بھی کنواری زندگی گزار رہا ہوں۔ اس نے افسردگی سے کہا۔
بس بیٹا عمان کو کوئی لڑکی پسند اجائے پھر ان دونوں کی شادی ایک ساتھ ہی کر دیں گیں۔ ندا بیگم نے جواب دیا۔

پھر تھوڑی بہت باتوں کے بعد سفوان بھی کھڑا ہو گیا اور چلا گیا اس نے ایک اس سے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا کہ شاید افیرا اسکے پیچھے آئے لیکن کچھ لوگ دل کی جگہ پتھر رکھ لیتے ہیں۔

افیرا کو آئے ہوئے چار دن ہو گئے تھے لیکن اب اس کا یہاں دل نہیں لگتا تھا اسے ہر وقت اپنے اصل گھر یاد آتی رہتی تھی۔ سب کے ساتھ ہنسی مزاق کرنا ایک دوسرے کو چھیڑنا۔ اور سب سے زیادہ سفوان سے کردہ لڑائیاں اور اسکا خاموشی سے سب برداشت کر جانا۔ پانچ ماہ ایک کمرے میں اجنبیوں کی طرح رہ کہ بھی افیرا کو اسکی عادت ہونے لگی کچھ بھی انکا رشتہ اتنا پاکیزہ تھا کہ جس میں اللہ خود محبتیں دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ اپ بھلے ایک دوسرے کے قریب نہ لیکن جب سب میں دور ہو جائیں تو دل میں خلاء سی محسوس ہوتی اپنا آپ خالی خالی لگنے لگتا ہے۔ افیرا کے ساتھ سفوان نے کبھی کوئی دبردستی نہیں کی تھی لیکن پھر بھی پتا نہیں افیرا اسے کس بات

کی سزا دے رہی تھی۔ ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب حنا بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔

انی بیٹا۔ انہوں نے اسے پکارا

جی ماما آپ کب آئیں گے۔ اس نے چونک کر کہا

کیا ہوا میرا بچہ کیا سوچ رہا ہے۔ انہوں نے اسکا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔

کچھ نہیں ماما بس ایسی۔ اس نے مسکرا کر کہا

بیٹا وہاں سب ٹھیک ہیں آپکے ساتھ اور آپ انکے ساتھ۔ حنا نے اس کے سر میں انگلیاں چلائیں۔

جی ماما وہاں سب بہت اچھے ہیں پتا ہے ہم سب مل خوب مزہ کرتے ہیں ہنسی مزاق یہاں تک کے ساری بچیاں بھی بہت اچھی ہیں مجھے لگتا نہیں کے میں کہیں غیر جگہ پر آئی پر اب یہاں آ کے بور ہو رہی ہوں۔ اس نے سچ کہا

ارے میرا بچہ تو بہت خوش ہے بھئی اللہ میری بچی کو خوش رکھے اور بیٹا سفوان آپکے ساتھ کیسے ہیں۔ انہوں نے ایسے ہی پوچھا۔

وہ بھی بہت اچھے ہیں ماما بہت خیال رکھتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئی پتا نہیں کیوں۔

اور تم رکھتی ہو خیال اسکا۔ انہوں مشکل سوال کیا

ماما میں انکا بالکل خیال نہیں کرتی بلکہ انہیں ہر وقت پریشان کرتی ہوں اور وہ میری ہر بات برداشت کر جاتے ہیں۔ اسکے منہ بس سچ ہی نکل رہا تھا۔

میرا بچہ سفوان بہت اچھا ہے بہت محبت کرنے والا ہے پتا ہے آپکے بابا کہتے ہیں اگر میں خود سے بھی ایسا لڑکا ڈھونڈتا تو نہیں ملتا حنا ہماری بیٹی بہت خوش نصیب ہے جسے اتنی محبت کرنے والا شوہر اور سسرال ملا اللہ ہماری بیٹی کو ہمیشہ اپنے گھر آباد رکھے۔ انہوں نے اسے خوشی سے بتایا۔

ماما مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے۔ اس نے نظریں نیچے کر کے کہا

کیا غلطی ہوگئی میری جان سے۔ انہوں نے پوچھا۔

ماما میرا پہلے دن سے سفوان کے ساتھ رویہ اچھا نہیں ماما میں سمجھتی تھی کہ میں کبھی اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کر سکوں گیں یہ صرف میں نے اپ دونوں کی خوشی کی وجہ سے شادی کے لیے ہاں کی ہے اور میں نے انہیں ابھی تک اپنے الفاظ

اور حرکتوں سے تکلیف پہنچائی ہے اور میں ان سے کہا کہ مجھ سے اب وہ برداشت نہیں ہوتے اس لیے بہتر ہے اب ہم الگ ہو جائیں۔ لیکن میں غلط تھی مگر اب میں ان سے دور ہوئی اور ابھی اتنے دن کی دوری میں مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ میں سفوان اور اس گھر کے مکینوں کی عادی ہو چکی ہوں اور اب میری خوشیاں ان لوگوں سے ہی وابستہ ہیں لیکن ماما میں اپنی خوشیوں کو آگ لگائی اور سفوان کو بھی بغیر غلطی کے سزا دیتی رہی۔ کہتے کہتے اس کے گالوں پر گرم سیال گر رہے تھے۔

افیرا یہ تم کیا کر آئی ہو اتنے اچھے انسان کو تم تکلیفوں میں چھوڑ آئی اور ہم جو تمہاری خوشیوں کی دعا کرتے رہے اور سوچتے رہے کہ تم دونوں اپنی ازدواجی زندگی میں خوش وہ سب غلط فہمی تھی۔ میں نے تمہیں کتنا سمجھایا تھا کہ ایسا کچھ مت کر کرنا جس تمہیں پچھتانا پڑے لیکن تم نے پھر بھی اپنے بے عقلی کا ثبوت دیا آخر کیا کمی رہ گئی تھی میرے سمجھانے میں۔ انہوں نے تاسف سے بیٹی کو دیکھا۔

ماما میں یہاں نہیں رہ مجھے واپس جانا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے اپنے گھر جانا ہے۔ اس نے ایسا کہا جیسے سب کچھ نارمل چھوڑ کہ آئی ہو۔

اب بچا ہی کیا اور کتنی تکلیفیں دینی باقی ہیں جو تم اس معصوم فرشتہ صفت انسان کو دینے واپس جاؤ گی۔ انہوں نے غصے سے کہا۔

اما میں اپنے کیے کی معافی مانگ لوں ان کو دی ہر تکلیف کا مداوا کر لوں اور وہ بہت اچھے مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں مجھے معاف کر دیں گیں۔ افیرا بالکل چھوٹے بچوں کی طرح کہہ رہی تھی۔

افیرا یہ ایسا رشتہ ہے اگر بار اس میں خلاء پیدا ہوائے تو پوری نہیں ہوتی اگر دنیا میں سب مضبوط رشتہ یہ ہے ناتنا ہی کمزور ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچائیں جو ہم سے محبت کرتا ہے تو ہم پھر اسکی محبت میں بھی خلاء آجاتی جو کہ ہماری کم عقلی سے آتی ہے اب میں کچھ نہیں کر سکتی جو کرنا تم خود اپنی عقل اور دل سے ٹھیک کرو۔ یہ کہ کر وہ رکی نہیں چلی گئیں۔

بھی پریشان تھا وہ کسی حال میں بھی افیرا کو خود سے الگ نہیں کرنا خود سے [#سفوان](#) الگ نہیں کرنا چاہتا تاج بھی سب باتیں سوچ سوچ کر اسکے سر میں شدید درد کوریا تھا جیسے ابھی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گیں۔ کام میں بھی زیادہ دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔ آج بھی اپنی طبیعت کے زیر اثر وہ جلدی گھر آگیا۔

ارے میرا بچہ اتنی جلدی گھر آگئے او ہمارے ساتھ چائے پیو سفوان اتنے دن ہو گئے انی بیٹی کو گئے ہوئے اب جا کر انہیں لے او۔ سارا بیگم نے کہی تھی یہ بات۔

جی اچھا میں زرا اپنے کمرے میں جا رہا ہوں پلیز ایک چائے کا کپ وہیں بھیج دیں۔ انکی بات مختصر جواب دے کر خود اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اکر نماز پڑھی جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو بے اختیار دعا نکلی۔

یا اللہ سے دلوں کے حال جاننے والے معبود تو میرے دل کا بھی مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے تو نے آج تک میرے بن مانگے اپنی ہر نعمت دی میرے دل میں کبھی نامحرم کے لیے محبت ڈال کر ازیت نہ دی لیکن میرا اللہ تو میرے دل میں میری بیوی میری محرم کے لیے محبت پیدا کی کہ سب میں اس سے دور نہیں جانا چاہتا۔ یا اللہ اس کا دل میرے لیے نرم کر دے اسکے دل میں میرے لیے محبت پیدا کر دے میرے مالک اپنے محبوب کے صدقے میں دعا پر کن کہہ دے۔ امین۔

بھائی ماما نے چائے اور سینڈوچ بھیجے ہیں آپ کے لیے۔ علینہ دستک دے کر کمرے میں داخل ہوئی۔

ارے گرٹیا کیا حال ہیں آپ کے زیادہ ہی مصروف ہو بھائی سے بھی ملنے کا ٹائم نہیں ملتا۔ اس نے پیار سے شکوہ کیا۔

بس بھائی ایگزیمز میں مصروف بھی اب بالکل فری ہوں بھائی آپ سے ایک بات پوچھوں۔ اس نے کہا۔

ہاں پوچھو۔

بھائی آپ بھابھی کو کب واپس لائیں گیں پتہ انکے ساتھ ہمیں کتنا مزہ آتا ہے اب ہم سب انہیں بہت مس کر رہے ہیں آپ جلدی سے جا کر انہیں لے آئیں نہ اس نے التجہ کی

بیٹا ابھی تو گئی ہیں وہ ابھی تھوڑے دن رہ لیں پھر لے آؤں گا انشاء اللہ۔ اس مسکرا کے کہا۔

پکا پرومیس۔ اس ہاتھ آگے کیا

ہاں جی پرومیس چلو اب میں زرا آرام کروں گا۔ اس نے کہا اس دن کے بعد حنا بیگم نے بھی افیرا سے بات کرنا بند کر دی تھی بس لیے دیے سا رویہ اختیار کر لیا تھا افیرا کو بہت شرمندگی تھی حنا بیگم کی باتوں سے وہ مزید شرمندگی سے دوچار ہو گئی تھی۔ اج صبح سے کی افیرا کو بے چینی گھرا ہوا تھا کوئی چیز

اسکو اچھی نہیں لگ رہی تھی خرم وغیرہ بھی اسکے چھیڑتے تو کوئی جوانی کاروائی نہس
کی۔ ابھی وہ بیٹی ہوئی تھی کے اس کا سیل رنگ کیا۔ عمارہ کی کال تھی۔
اسلام و علیکم آج کیسے میری یاد آگئے جناب کو۔ اس منہ بنا کہ شکوہ کیا۔
اپکی یاد تو ہر وقت ہی آتی رہتی ہے۔ اپ کی ہیں جو ہمیں بھول بیٹھی ہیں۔ اس نے
جواباً شکوہ کیا
ایسی بات نہیں ہے یار میں بھی تم سب کو بہت یاد کر رہی ہوں اور گھر میں سب
کیسے ہیں۔ اس نے پیار سے کہا۔
سب ٹھیک ہیں لیکن سفوان بھائی کی طبعیت بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ اس نے پریشانی سے
بتایا۔

کیا ہوا انہیں۔ افیرا نے بے چینی سے پوچھا
کل سے انہیں بہت تیز بخار ہے کل آؤفس سے بھی جلدی آگئے تھے رات میں
جب بڑی ماما انہیں کھانے کے لیے بلانے گئیں تو بخار میں تپ رہے تھے ڈاکٹر نے
دوائی دی پر بہتر نہیں ہوئی انکی طبعیت۔ اس نے تفصیل بتائی۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اور تم مجھے ابھی بتا رہی رات میں ہی بتا دیتیں ماما بھی کیا سوچ رہی ہوگیں میرے بارے میں۔ اس نے پریشانی سے کہا

بڑے بابا نے منع کیا تھا کہ اپکو کچھ نہ بتائے ورنہ آپ پریشان ہو جائیں گیں سب کا یہی خیال تھا صبح تک بخار اتر جائے گا لیکن ابھی تک نہیں اتر۔ عمارہ نے ساری بات سے آگاہ کیا۔

اچھا ٹھیک ہے میں آرہی ہوں اوکے اللہ حافظ کہہ کر فون بند کر دیا

عمان بھائی آپ مجھے گھر چھوڑ آئی میں جلدی سے۔ اس نے عجلت میں کہا

کیا ہوا افی خیریت ہے نہ۔ ندا بیگم نے پریشانی پوچھا۔

نہیں چچی سفوان کو کل سے بہت تیز بخار ہے ابھی عمارہ کا فون آیا تھا اس نے بتایا۔ اس نے جلدی بتایا۔

میرا بچہ اتنا پریشان ہو انشاء اللہ وہ ٹھیک ہوگا جاؤ عمان اسے چھوڑو۔ حنا بیگم نے کہا پھر وہ اپنا سامان کے کہ آئی اور عمان کے ساتھ جنت پیلس آگئی۔ اسلام و علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ۔ کنول نے گلے لگ کر پوچھا

وعلیم السلام میں ٹھیک ہوں سب کہا ہیں۔ کچھ اپنے کمرے میں کچھ سفی بھائی کے کمرے میں۔ اس نے بتایا۔

جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو سب یہی ہی تھے۔

اسلام و علیکم۔ سب کو سلام کیا

وعلیم السلام بیٹا کیسی ہو آپ۔ سب نے جواب دیا۔

میں ٹھیک اب کیسی طبعیت ہے ان نے فوراً پوچھا۔

ابھی بخار ہلکا ہے پتا نہیں کیا ہوا اچانک ڈاکٹر کہہ رہے تھے انہیں کوئی ٹینشن ہے جس

کی وجہ انہیں بخار ہوا ہے۔ ناہید بیگم نے بتایا

افیرا کے آتے ہی سب تھوڑی دیر بعد اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں اپکو تنگ کرتی نہ آپکا یہ حال ہوتا پتا نہیں

آپ مجھے معاف کریں گیں بھی یا نہیں۔ اس نے دل میں سوچا انکھوں سے دو گرم سیال گرے۔

اور پھر وہ اسکے پٹیاں رکھتی رہی

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو سفوان کمرے سے غائب تھا نیچے گئی تو معلوم ہوا کہ وہ

آؤفس چلا گیا افیرا کو شرمندگی
بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا۔

پورا دن بے چینی میں کٹا تھا۔ اس رہ رہ کر سفوان پر غصہ آرہا تھا۔

پتا نہیں ایسی کونسی خوبصورتی ہے آؤفس میں جو ایک ٹک کہ گھر میں بیٹھا نہیں جا
سکتا آجائیں آج پھر بتاتی ہوں انہیں۔ غصے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔

سفوان کمرے میں داخل ہوا اسے دیکھ کر بھی نظر انداز کر دیا اور کوٹ ایک جگہ
رکھ کہ کاؤچ پر ڈھیر ہو گیا بخار ابھی پوری طرح نہیں اترتا تھا اس کمزوری محسوس ہو
رہی تھی۔

آپکی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر آؤفس جانے کی ضرورت کیا تھی ایسی کونسی کشش
ہے جو آپکو روز آؤفس کھینچ کہ لے کر چلی جاتی۔ اس نے کمر پر ہاتھ رکھ اسکے سامنے
کھڑی تھی جبکہ لہجہ نرم تھا

کیا مطلب ہے آپکا اور پلیز مجھے اس وقت نہیں لڑنا برائے مہربانی مجھے بخش دیں۔ اس
نے بے زاری سے کہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اگر آپکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی تو گھر پر رہنا چاہیے تھا زیادہ ہی طرم خان بنے رہنا ہے اگر ایک دو دن نہیں جائیں گیں تو کوئی نقصان نہیں ہونا اور ماما وغیرہ بھی سب پریشان تھیں اور ناشتہ بھی نہیں آؤفس میں کچھ کھایا تھا۔ وہ اپنی ہی بولنے مصروف تھی

ماں ہیں اس لیے پریشان ہو گئیں آپ زیادہ فکر نہ کریں اگر مجھے سکون نہیں دے سکتیں تو پلیز چلی جائیں کمرے سے میرے پہلے ہی سر میں درد ہے۔ چڑے ہوئے لہجے میں کہ کر وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

انہیں کیا ہوا یہ ایسے تو بات نہیں کرتے۔ اس نے دکھ سے سوچا۔

جو کچھ تم سفوان کے ساتھ کر چکی ہو اس کے بدلے وہ تمہیں پھولوں کے ہار تو پہنانے سے رہا مرد کی محبت کو جب بے رحمی سے رد کر دیا جائے تو اس کی محبت میں خلاء آئی ہی جاتی ہے مسز سفوان لودھی۔ یہ آواز اسکے ضمیر کی تھی جو اسے ملامت کر رہا تھا۔

میں جانتی ہوں میں انہیں بہت پریشان کیا ہے لیکن اب میں واپس آگئی ہوں اور میں ہمیشہ انکے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اور ان سے معافی بھی مانگنا چاہتی ہوں۔ اس نے دل میں کہا۔

معافی اتنی آسان نہیں افیرا بیبی کچھ تو سزا آپکے ذمہ میں بھی انی ہے ایک مخلص انسان کو جو کہ تمہارا شوہر ہے جسے تمہاری روح کا حصہ بنایا گیا اسے ہی تم نے تکلیفوں سے چھلنی کیا ہے۔ ضمیر مسلسل اسے کچوکے لگا رہا تھا۔

نہیں سفوان مجھ سے اب بھی محبت کرتے ہیں اور وہ بہت اچھے ہیں مجھے اپنا لیں گیں اگر میں انہیں مناؤں گیں تو اس نے دل میں عہد کر کے کہا اگلے کچھ دن بھی خاموشی کی نظر ہو گئے کیوں نکہ افیرا کو سوری کرنے کے لیے الفاظ نہیں مل رہے تھے دوسرا سفوان اب افیرا سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیوں نکہ اسے ڈر تھا افیرا اس سے پھر وہ بات کہے گی جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہتا۔ سفوان کے طبیعت اب کافی بہتر ہو چکی تھی۔ اور سارے گھر والے بھی مطمئن ہو گئے تھے۔ رات میں سب کھانے میں مصروف تھے۔ اور باتیں بھی کر رہے تھے۔ افیرا بیٹا آپکے گھر میں سب کیسے ہیں؟ حمید صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔ جی الحمد للہ سب ٹھیک ہیں۔ اس نے مسکرا کے جواب دیا۔

افیرا پلیز اب تم رکنے مت جانا پتا ہے ہمیں تمھاری کتنی یاد آرہی تھی۔ ہم نے سفوان بھائی سے بولا بھی تھا کہ آپ کو جا کر لے آئیں لیکن روز آج لے آؤں گا کل لے آؤں اچھا ہوا جو بھائی بہ

بیمار ہو گئے اور تم اگئیں۔ سعد صاحب تو شروع ہوتے ہیں آخر میں پتا بھی نہیں ہوتا کیا بول چکے ہیں۔

ایک تو تمھاری بولنے کی بیماری سے ہم بہت پریشان ہیں اپنے بولنے میں پتا ہی نہیں ہوتا کیا بولے جا رہے بلال نے تاسف سے کہا۔

سوری بھائی میرا یہ مطلب نہیں تھا سوری۔ اس نے سر جھکا کہ کہا۔

ارے یار کوئی بات نہیں اور بیمار ہونا اچھی بات ہے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس نے مسکرا کہ کہا۔

ویسے بھائی ایک بات بتائیں آپ افیرا کے اتنے سکون سے رہ رہے ہیں یہ تو اتنا بولتی ہے کہ انسان ہاتھ بھی اب چپ ہو جا جبکہ آپ ہ۔ ارے معصوم بھائی۔ سعد نا باز آنے والی ہڈی۔

تمھاری سنائے گی نہ تب پوچھوں گا کہ کیسے برداشت کرتے ہو جو اپکا جواب ہوگا وہی میرا۔ اس نے ہنس کہ کہا۔

ٹھیک ہے پھر ماما آپ لوگ جلدی سے تیاری کریں مجھے بھی یہ تجربہ کرنا ہے تاکہ مجھے بھائی کا جواب مل سکے۔ اس نے شرارت سے کہا۔

بہت کوئی بڑی چیز ہو تم پڑھ لو پھر کر لیں نہ تجربہ بھی۔ دیان نے ہنس کہ کہا۔
ان مانچ نہ میں کافی کچھ ہوا تھا امان زرنش اور سعد ماہین کا بھی رشتہ پکا ہو گیا تھا اور عمان کی علینہ کے لیے پسندیدگی محبت میں تبدیل ہو گئی تھی لیکن آج تک اس نے کسی کے سامنے اظہار نہ کیا اسے ڈر تھا کہ وہ منع نہ کر دیں اور وہ اپنی محبت کی تذلیل برداشت نہیں کر سکے گا۔ دوسری طرف ہمان کو اللہ نے بیٹے جیسی نعمت سے نوازا تھا جو کہ ابھی صرف ایک ماہ کا تھا۔ اپنے ماما پاپا کی طرح کیوٹ سا۔
آج انیرا نے سوچا تھا کہ وہ سفوان سے بات کرے گی اس لیے کافی لے کر کمرے میں آئی آج سفوان کمرے میں ہی موجود تھا۔

یہ آپکی کافی ماما نے بھیجوائی ہے۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

ہم رکھ دیں یہاں۔ اس نے اسے ایک نظر دیکھ کہ مختصر سا جواب دیا

مجھے آپ سے ایک بات کہنی تھی اس دن جو میں اُپکو کہا تھا کہ آپ اور میں الگ۔ اس نے تھوڑی آہستہ سے کہا۔

پلیز ابھی میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اور جب مناسب وقت ہوگا میں اُپکو اس رشتے سے نجات دے دوں گا کوشش کروں گا کہ آپ پر یہ رشتہ زیادہ دن بوجھ نہ رہنے دوں۔ اس کی بات کاٹ کہہ

آپ میری بات تو سن لیں۔ اس نے پھر کہنا چاہا۔

کیا سنو بتائیں کیا سنو یہی کہ آپ مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں اُپکو مجھے دیکھنا زہر لگتا آپ مجھے اپنی نظروں کے سامنے برداشت نہیں کر سکتیں کیوں کر رہی ہیں آخر یہ سب اب یہ بات نہ کی جائے گا جب مجھے لگے گا کہ اب میں اور آپ دونوں اس رشتے کو نہیں چلا پائے آزاد کر دوں گا اُپکو۔ غصے میں اسے بازو سے تھام کے کہا۔ اور پھر زور سے پیچھے کیا۔

مم میں آپ سے علیحدگی نہیں چاہتی آپ سے دور نہیں جانا چاہتی آپ سے ہو اس تکلیف کی معافی مانگنا چاہتی ہوں جو میں نے اُپکو دیں ان چند دنوں میں مجھے احساس ہوا کہ میں آپکی اور اس گھر کے مکینوں کی عادی ہو چکی ہوں آپ سے محبت کرنے

لگی ہوں پلیرز مجھے معاف کر دیں پلیرز زرز۔ انسوں کے بیچ میں کہا اس نے اور سفوان کے گلے لگ گئی۔ اور سفوان تو سن کھڑا تھا۔
سفوان کو بالکل یقین نہیں آ رہا تھا کہ افیرا ہی جو آج تک اس سے نہ صرف نفرت کو اظہار کرتی آئی تھی بلکہ اسے تو سفوان کا چہرہ دیکھنا بھی برداشت نہ تھا۔ اس کو خاموش پا کر افیرا نے سر اٹھایا۔

بولیں نہ سفوان پلیرز کچھ تو بولیں کیا آپ میری غلطیوں کو معاف کریں گیں کیا آپ کے دل میرے لیے ابھی بھی محبت ہے کیا آپ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ لے کر چلے گیں کیا آپ میرے ساتھ اپنی آگے کی لائف اسپینڈ کریں گیں۔؟۔ اگر ا کے لہجے میں ایک اس تھی

معافی اتنے مہینے میں اذیت میں رہا آپ کے ساتھ رہتے ہوئے نا اپنی محبت کا لفظی اظہار نا کر سکا نہ ہی عملی اس لیے کہ آپ مجھے مزید غلط نہ سمجھیں میں ہمیشہ وہ کام کرتا رہا جو آپ کو سکون میں رکھ سکتے تھے لیکن آپ نے آپ نے کیا کیا ہر بار اپنے لفظوں کے تیر میرے دل پیوست کرتی رہیں۔ اب اچکو احساس ہو گیا کہ آپ میری اور اس گھر کی عادی ہو چکی ہیں تو آپ واپس آگئیں کہ معافی مانگوں گیں اور معافی مل جائے گی کیا ہوا جو اتنی تکلیفیں کیا کچھ نہیں ہوا سفوان انسان تھوڑی پتھر

سوچ لیں میں جیسے سمجھاؤں گا آپکے سمجھ اجائے گی۔ اس ایک آبرو آچکا کہ زومعنی خیز لفظوں میں کہا۔

ہاں آپ سمجھائیں گیں تو سنائے گی میں اتنی بری سٹوڈنٹ بھی نہیں ہوں ہر بات جلدی جلدی سمجھ لیتی ہوں۔ اس نے لفظوں کا مفہوم نہیں سمجھا تھا س لیے بول گئی

اچھا جی پھر او میں سمجھاؤں۔ کہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کہ اسے قریب کیا۔

ی یہ کیا کر رہیں چھوڑیں مجھے۔ اس نے ایک دم بوکھلا کہ کہا۔

سمجھا رہا ہوں اہمیت اپنی اور اس رشتے کی۔ اس نے شرارت سے کہا

ہاں تو یہ کونسا طریقہ ہے سمجھانے کا عجیب باتیں کر رہے ہیں۔ اس نے اسکے ہاتھ ہٹائے۔

یہ میرا طریقہ ہے سمجھانے کا اور اسے میں صرف سے سمجھا سکتا ہوں۔ سفوان کا موڈ ایک دم چینج ہوا تھا۔

مجھے نہیں پتا تھا اب ایسے نکلیں گی۔ افیرا نے سفوان کے سینے پر سر رکھ کہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

میرے پاس رہتی تو پتا چلتا نہ کہ میں کیسا نکلتا ہوں۔ اس نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا
آئی لو یو سوچ اینڈ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو لیو یو پلیز نیو ایور یو لیو می۔ سفوان نے ایک
جذبہ سے کہا۔



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

آئی لو یو ٹو آئی آلو ڈونٹ وانٹ ٹو لیو یو۔ اس نے مسکرا کہہ۔
اللہ نے سفوان کیل دے پر کن کہہ دیا تھا اور اسے اپنی بیوی کی محبت حاصل ہو گئی اور
اللہ ان کے پاک رشتے کو محفوظ رکھا تھا۔ ضروری نہیں کہ ہمیشہ بیوی ہی اپنے شوہر
کی محبت مانگیں بہت سی بات ایسا ہوتا کہ جو شوہر اپنی بیوی سے محبت کرتا وہ بھی اپنی

READING POINT

اپنی محرم کی محبت کے لیے دعا گو ہو جانا۔
سفوان اپکو پتا ہے میرا ایسے رشتے سے کبھی پالا ہی نہیں پڑا مجھے کسی کا چھونا تک برداشت نہیں تھا نہ مجھے پسند تھا کہ کوئی مجھے کسی کام کے لیے روکے ماما ہمیشہ مجھے بہت سی غلط باتوں پر ڈانٹ دیتی تھیں پر بابا کہتے۔ یری بیٹی کو کچھ نہیں کہا کرو لیکن ماما مجھے ہمیشہ سمجھاتی رہتی تھیں اس لیے میں کتنی بھی ضدی اور بدتمیز تھی لیکن کسی ایسے کام میں نہیں پڑی جس سے صرف بچھتاوا ہو لیکن میں نے آپکو تنگ کیا آپ کو تکلیف دی جس کی وجہ سے مجھے بھی تکلیف ہوئی۔ وہ سفوان کے سینے پر سر رکھ کہہ رہی تھی۔

اچھا جی انی آپکو پتا ہے پہلے میں آپکو بالکل پسند نہیں کرتا تھا اس دن جو آپ نے کیا جب پکی گاڑی سے ایکسڈنٹ ہوا تھا اور اپنے کتنا غلط کہا تھا مجھے بہت غصہ آیا تھا کہ کوئی انسان کیسے کسی دوسرے انسان کو اتنی حقارت سے دیکھ سکتا ہے اس کے بعد جب بھی ہماری ملاقات ہوئی آپ نے ہمیشہ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا مجھے بہت بری لگتی تھی آپ اور میں نے ماما کو منع کر دیا تھا میں آپ سے شادی نہیں کروں گا کیونکہ مجھے ایسی بدتمیز لڑکیاں پسند نہیں۔ اس نے صاف گوئی سے کام لیا۔

پھر آپ مجھ سے شادی کے لیے تیار ہو گئے۔ اس نے اپنا سر اٹھا کہہ۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ماما نے کہا کہ اچکو گھر والوں کے لاڈ نے تھوڑا ضدی بنا دیا جب میری آپ سے شادی ہو گی اور میں اچکو اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کروں گا تو آپ ڈھل جائیں گی اور اس پاک رشتے میں اللہ خودی محبت پیدا کر دیتا ہے اس میں مان گیا اور پھر جب اچکو نکاح کے بعد دیکھا تو واقعی مجھے اپنے اندر تبدیلی کا احساس ہوا پھر مجھے آپ سے محبت ہوتی گئی۔ اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ نے مجھے معاف کر دیا نا سفوان۔ اس کے دل میں ابھی بھی کہیں ڈر تھا۔



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog Kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

READING POINT

میری جان جب ہم کسی سے محبت کرتے ہیں نہ تو ہم اسے تمام خامیوں کے ساتھ بھی قبول کرتے ہیں اور اگر وہ آپکا کبھی دل دکھائے اور پھر معافی مانگے تو آپکے لیے یہی بہت ہوتا ہے کہ اسے آپکا احساس ہے میں نے بھی سوچا تھا آپکو معاف نہیں کروں گا لیکن جب آپ نے مجھ سے اپنے دل کی بات کی اور سوری بھی کہا تو میں خود کو سخت نہ بنا سکا اور آپکی دی گئی ساری تکلیفوں کو بھول گیا۔ سفوان نے مسکرا کر کہا۔

ویسے اب تو آپ مجھ سے دور نہیں ہوگی نہ۔ سفوان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر مزید قریب کر کے شرارت سے کہا

نہیں بالکل بھی نہیں پتا ہے ماما بابا کہ گھر جا کہ مجھے سب کی اتنی یاد آرہی تھی اور میں تو بور ہو رہی تھی اور۔۔۔۔۔"سفوان صاحب نے انہیں آگے بولنے نہیں دیا۔

صبح فجر کے ٹائم جب افیرا کی آنکھ کھلی تو اس نے فوراً اٹھنے کی سعی کی لیکن اسکے گرد سفوان کا بازو تھا۔

سفوان اٹھیں نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔ افیرا نے سفوان کو ہلایا۔

دو تین اوازوں پر بھی جب وہ نہ اٹھا تو افیرا اس کے بازو ہٹانے لگی۔

کیا ہوا کہا جا رہی ہیں۔ سفوان کے آنکھیں کھولیں

نماز کا وقت کوریا نماز پڑھنے جا رہی ہوں اور آپ بھی اٹھ جائیں نماز پڑھ کہ

انہیں۔ افیرا نے سفوان کے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

اپ کب سے نماز پڑھنے لگ گئیں۔ سفوان حیران ہوا کیوں کہ اس نے افیرا کو نماز

پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔

میں تو ہماری شادی کے کچھ ہفتے بعد سے ہی نماز کی پابند ہو گئی تھی کیوں گھر میں

سب پڑتے تھے اس مجھے بھی پڑھنے کا شوق ہوا اور میں جب سے نماز پڑھنا شروع

کردی کیوں کہ اس میں بہت سکون ہے۔ اس مسکرا کے جواب دیا۔

پھر مجھے کبھی کیوں نظر نہیں آئیں نماز پڑھتے ہوئے۔ اس نے حیرانی پوچھا

کیوں کہ جب آپ گھر میں موجود ہوتے تھے تو میں علینہ وغیرہ کے ساتھ جا کر نماز

ادا کر لیتی تھی اور واپس کمرے میں آجاتی تھی۔ اس آرام سے کہا۔

اچھا جی چلیں نماز پڑھتے ہیں پتا ہے میری ہمیشہ سے خواہش رہی ہے کہ میں اپنی

شریک حیات کے ساتھ نماز ادا کروں۔ سفوان نے پیار سے کہا۔

پھر دونوں نے نماز ادا کی اور ساری دعاؤں کے بعد ایک دوسرے کا ساتھ ہمیشہ کے

لیے مانگا۔

دن ہنسی خوشی گزر رہے تھے گھر میں فارس اور وجدان کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی پر افیرا جی ادا کی کاہل اپنی شاپنگ نا کر پائی تھیں اور شادی میں بس دو دن باقی تھے اس لیے سفوان آج افیرا کو شاپنگ کے لیے لے گیا۔

سفی آپ خود کر لیتے میری شاپنگ مجھے کیوں گسھیٹ لائیں ہیں گھر میں اتنے کام ہے اور آپ ہیں کہ مجھے یہاں لے آئے میرے پاس پہلے سے ہی بہت کپڑے ہیں۔ اس نے بیزار آکر کہا

افیرا کو پہلے ہی شاپنگ کا زیادہ شوق نہیں تھا شادی سے پہلے بھی وہ اپنی شانگ کے لیے حنا بیگم سے کہہ دیتی۔

ایک آپ اتنی مصروف ہو گئی ہو گھر میں آپ نے معصوم شوہر کا کوئی خیال نہیں رہتا کہ میں آپکے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے خفگی سے۔

یعنی میں کوئی کام نہ کروں آپکے پہلو میں بیٹھی رہوں ہے نہ تاکہ گھر والے کہیں کیسی کام چور بہو ہے ہر وقت اپنے کمرے میں رہتی ہے۔ اس نے منہ پھلا کہہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اچھا نہ یار ہم لڑائی نہج کرنے آئے آپکی شاپنگ اور آپس میں پیار بھری دو باتیں
کرنے آئیں ہیں۔ سفوان نے کے کہا۔



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

ایک تو یہ آپکی پیار بھری باتیں مجھے ایسا لگتا اسکا کوئی پیچ ہے آپکے پاس جو آپکی پیار
شوہر ثابت ہوا تھا ہر افیرا پر پیار کی برسات کرتا رہتا تھا۔

جب نہیں ہوں گا نہ میں پھر پتا چلے گا کہ کتنا اچھا شوہر تھا یا اللہ کیسی نا قدری بیوی
دی ہے۔ دہائی دی۔

READING POINT

اللہ نہ کرے سنی آپ اتنی فضول باتیں کیوں کرتے ہیں میں آپکے ساتھ اپنی ساری لائف گزارنا چاہتی ہوں۔ اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

ارے میری جان میں تو بس مزاق کر رہا تھا ایم سوری میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ سفوان نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے۔

کیا کر رہے ہیں ہم پبلک پلیس میں ہیں گھر میں نہیں۔ افیرا نے فوراً ہاتھ ہٹائے۔
انی آپ میری بیوی ہیں جب چاہے جہاں چاہے ہاتھ پکڑنے کا حق رکھتا ہوں سمجھیں
آپ اور اب ہاتھ مت چھوڑیے گا۔ اس نے پھر ہاتھ پکڑ لیا افیرا بیچاری مسکرا دی۔
اچھا سنیں مجھے تین دن کے لیے لندن جانا ہے ایک میٹنگ کے لیے شادی کے دو دن بعد۔ اس نے آرام سے بتائے۔

کیوں بھئی آپ کیوں جا رہے ہیں کیسے رہوں گیں اور آپ کسی اور کو بھیج دیں
نہ۔ افیرا کی تو جان آدھی ہو گئی۔

میرا بھی دل نہیں لیکن مجھے ہی جانا پڑے گا وہ ڈیل امپورٹنٹ ہے اور وجدان کو
اپنے شادی کے شروع کے دن کرنے ہیں اس لیے مجھے جانا پڑے گا۔ اور آپکو لے کہ

چلا بھی جاؤں تو میں وہاں بڑی رہوں گا اچکو بلکل ٹائم نہیں دے پاؤں گا۔ سفوان نے اطمینان سے سمجھایا۔

اچھا ٹھیک ہے پر آپ جلدی اجانا۔ افیرا نے اداسی سے کہا۔

واہ جی میری کھڑوس بیوی کو مجھ سے اتنی محبت ہو گئی کہ انہیں اب ہم آنکھوں سے اوجھل ہو تو بے ہونے لگتی ہے۔ اس نے شرارت سے کہا۔

سفوان بس بھی کر دیا کریں اگر والے آپکا یہ روپ دیکھیں نہ تو بے ہوش ہو جائیں۔ اس نے ہنس کر کہا۔

مہندی اور برات کا فنکشن خیر و افیت سے گزر گیا برات سے واپسی پر چند رسموں کے بعد ملیحہ اور عمارہ کو انکے کمروں میں بھیج دیا گیا تھا۔ ابھی وجدان اپنے کمرے جا ہی رہا تھا جب ساری ینگ جزیشن اسے اپنے کمرے کے باہر ملی۔
کیا ہوا آپ سب یہاں کیا کر رہے ہو۔ وجدان نے حیرت سے پوچھا۔

اپنا نیگ لینے۔ کنول نے کہا۔

ہیں کونسا نیگ باقی ہے اب بھی اتنا تو لوٹ چکے ہو ہمیں تم لوگ الٹی سیدھی رسموں میں جو آج تک ایجاد نہ ہوئیں۔ اس نے تیوری ڈال کر پوچھا۔

تو آپ لوگوں کی شادی کونسا دوبارہ ہوگی دیں ہمارا نیک تبھی اچکو کرے میں جانے دیں گیں۔ افیرا نے سامنے ہاتھ پھیلا کہ کہا۔

بھابھی آپ بھی ان سب کے ساتھ مل گئیں آپ تو مجھ پر رحم کریں۔ اس رومی صورت بنا کہ کہا

بھائی زیادہ رومی صورت نہ بنائیں ہم اچکو بشتنگ والے نہیں ہیں۔ دیان نے ہنس کے کہا

سفوان بھائی کے ٹائم پر تو تم لوگوں کو کوئی نیک یاد آیا اب ہم غریبوں کو لوٹنے آگئے ہو چلو ہٹو شاباش مجھے اندر جانے دو۔ اس تھوڑے غصے سے کہا۔

بھائی ایسا کچھ نہیں ہو رہا اگر اپنے نیک نا دیا تو ہم عمارہ بھابھی کو اپنے ساتھ لے جائیں گیں۔ یہ علینہ تھی جس نے دھمکی دی تھی۔

سفوان بھائی دیکھیں یار انہیں میری بیوی اتنی معصوم ہے اندر ڈر رہی ہوگی اور انکے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے۔ وجدان نے سفوان سے کہا جو ابھی ابھی آیا تھا۔ افیرا کو بلانے۔

بھئی میں کچھ نہیں کر سکتا تمھاری شادی تمھاری کرا تم جانوں تمھاری جیب
جانے۔ سفوان نے ہری جھنڈی دیکھائی جس پر سب کا قہقہہ لگا
بھائی آپ بھی پرانے ہو گئے ان لوگوں کے ساتھ مل گئے۔ اس نے روہانہ ہو کر
کہا۔

جی کیوں کے بھائی کی بیگم ہمارے ساتھ ہیں اور جہاں افیرا وہاں بھائی۔ سعد نے
شرارت سے کہا۔
جس افیرا جھینپ گئی اور سفوان نے قہقہہ لگایا۔
آخر کار وجدان نے پیسے دے دیے اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔
جنت پیلس خوشیوں سے جگ مگا رہا تھا شاید جلد ہی ان کی خوشیوں کو نظر بد لگنے
والی تھی۔

آج ولیمہ کا فنکشن اور صبح سے ہی سب مصروف تھے آج کا فنکشن بھی بینکٹ میں
تھا گھر بڑوں کو آرام دیا گیا تھا اور سارے چھوٹوں نے کاموں کی ذمہ داریاں لی
ہوئیں تھیں۔ افیرا بھی صبح سے لڑکیوں کے ساتھ کاموں میں مصروف تھی اور صبح سے
سفوان بھائی کو انور کر رہی تھی کیوں کہ سفوان اسے کوئی کام نہ کرنے دیتا۔ اس

لیے وہ بھی آؤفس چلا گیا تھا ابھی وہ شام میں آؤفس سے آیا تھا۔ تو افیرا کو کافی کا کہا جائیں بھابھی آپکے وہ اپکو یاد کر ہے ہیں۔ دانیہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

مجھے ابھی بہت کام ہیں ایسا کرو تم دے او کافی انہیں۔ اس نے ٹالنا چاہا۔
انی پیٹا سنی اپکو بول کے گیا اور ابھی آؤفس سے آیا جاؤ آپ کافی لے کام تو ہو جائیں گیں۔ سارہ بیگم نے پیار سے سمجھایا۔

جی چچی جاتی ہوں۔ وہ شرمندہ ہو گئی۔

پھر کافی لے کر کمرے میں آئی۔ سفوان کاؤچ پر لیٹا ہوا پیشانی مسل رہا تھا۔
سنی آپکی کافی کیا ہوا آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ افیرا فکریہ لہجے میں کہتی اسکے پاس آگئی۔

مل گئی اپکو فرصت مجھ پر نظریں کرم کرنے کی جائیں کریں گھر کے سارے کام اپکو کیا میری فکر۔ اس نے خفگی سے کہا

سفوان گھر میں شادی ہے اور سو کام ہیں اب کیا میں ہر وقت آپکے ساتھ رہوں سب ہی کام کر رہیں ہیں اب میں نوابوں کی طرح۔ افیرا نے بھی چیڑ کہا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہاں بس اچکو تو مجھ سے لڑنے کا موقع چاہیے اور دور رہنے کا بھی تو جائیں کریں گھر کے کام میں منع نہیں کر رہا۔ اس نے تھوڑے غصے میں کہا اور بیڈ پر جا کہ لیٹ گیا اچھا نہ اب میں لڑ نہیں رہی اب بھی تو ہر میرے پاس رہو کرتے رہتے ہیں اس لیے مجھے بھی غصہ آگیا۔ افیرا نے نرم لہجے میں کہا۔

اچھا زرا میرا سر دبا دیں بہت ہیں ہو رہا ہے۔ سفوان نے افیرا سے کہا اتنا کام کیوں کرتے ہیں اپنا بھی خیال کر لیا کریں ہر وقت کام۔ وہ اسکے سرہانے بیٹھ گئی۔

اپ رومنس تو کرنے نہیں دیتیں تو کام ہی کروں گا نہ۔ سفوان نے اسکی گود میں سر رکھ کر شرارت سے کہا۔

اچکو تو بس ہر یہی باتیں سو جھتی ہیں یہ نہیں بندہ کبھی اس سے ہٹ کر باتیں کر لے۔ اس نے منہ پھولا کہ کہا۔

اچھا آج زرا ٹھیک سے تیار ہونا جو شادی میں ہمارے پوز نہیں بن سکے تھے میں آج بنواؤں گا۔ اس نے کہا۔

READING POINT

پاگل ہیں ریسپشن ہمارا نہیں فارس اور وجدان کا ہے اور پوز انکے بنے گئیں میں کوئی
پوز نہیں بنوا رہی۔ افیرا نے ہاتھ روک کر کہا۔

افیرا میں کچھ نہیں جانتا میں آپ کی نا بلکل نہیں سنو گا اچھی طرح سمجھ لیں۔ سفوان
حکیمانہ لہجے میں کہا۔

لیکن سنی۔۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا

لیکن ویمن کچھ نہیں جو کہہ رہا ہوں وہ کریں کبھی میری کسی بات پر مان لیا کریں
ثواب ہی ملے گا اور میں فریش ہونے جا رہا آپ بھی رات کی تیاری کر لیں۔ یہ
کہہ کر وہ ہاتھ لینے چلا گیا۔

افیرا نے آج فیروزی اور تیج کلر کی کی میکسی پہنی تھی جس پر بہت نفیس کام کیا گیا
تھا۔ اس پر ہم رنگ حجاب جو کہ اس نے تھوڑا عرصہ پہلے ہی پہننا ہی سٹارٹ کیا تھا
وہ بھی سفوان کے کہنے پر۔ سائیڈ پر دوپٹہ اور ہلکا سا میک اپ۔ مہندی سے رچے ہاتھ
اور انگلیوں میں پیاری سے رنگز۔ وہ سفوان کے دل کہ تار چھیڑنے کے لیے تیار تھ
جب سفوان تیار ہو کہ کمرے میں آیا تو مبہوت سا اسے دیکھتا رہا۔

کیا ہوا ایسا کیا دیکھ رہے ہیں میں اچھی نہیں لگ رہی۔ اس نے اسے تکتا پایا تو پریشانی سے۔ کہا۔

نہیں میری جان آپ تو سیدھا ہمارے دل میں اتر دل کو بے ایمان کر رہی ہیں۔ سفوان نے شرارت سے کہہ کر اس کی کمر کے گرد بازو جمائل کر دیے اچھا جی شکریہ آپ بھی آج بہت پیارے لگ رہے ہیں کہیں کوئی آپ پر مر مٹی تو۔ اس نے سفوان کی شرٹ کو چھیڑ کر کہا۔

سفوان نے بیچ کمر کی شرٹ پر بلیک پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ گھنے بالوں کو سیٹ کیے بائیں کلائی میں گھڑی پہنے اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ بہت خوب رو لگ رہا تھا۔ سچی چلو بیوی تو مرتی نہیں وہی مر مٹی گئیں میں ان سے بات کر لوں گا۔ اس نے آنکھ مار کہہ کہا۔

اچھا جی آپکا سر نہیں توڑ دوں گئیں میں اگر آپ کسی کے پاس گئے بھی تو۔ افءرا نے منہ پھلا کہہ کہا۔

ہائے میری بیوی جلیس جب ہوتی ہے تو قسم سے بہت پیاری لگتی ہے۔ سفوان نے اسکی پھولی ناک کو چھوا۔

اچھا ہٹیں دیر ہو رہی۔ انی نے اسکے حصار سے نکلنا چاہا۔
جی نہیں ابھی ٹائم ہے جانے میں اور میں ابھی آپکو کہیں جانے دینے والا نہیں ہوں
سمجھیں اپ۔ سفوان حکیمہ لہجے میں کہا۔
کنول تم کیا ہوا کوئی کام تھا۔ افیرا نے مسکراہٹ دبا کہ کہا۔ جس پر سفوان نے اسے
فورا چھوڑا۔
ہاہاہاہاہا ڈر گئے۔ افیرا نے چڑایا
اپکو تو ابھی بتاتا ہوں بھاگ کر کہا جائیں گی۔ کہہ کر اسنے پھر سے اسے حصار میں لے
لیا۔
اچھا نہ سوری اب نہیں کروں گی چھوڑیں مجھے۔ اس نے حصار توڑتے ہوئے کہا۔
نہیں جی۔ سفوان نے نفی میں سر ہلایا۔
اتنے میں سعد گیٹ پر آیا ایسے منظر دیکھ کر فورا منہ ادھر کر لیا۔
سفوان بھائی میں آ جاؤں۔ اس نے گلا کھٹکھا کہ کہا۔
ہاں او کوئی کام تھا۔ سفوان نے جلدی افیرا کو چھوڑا۔

میں ابھی آئی سارے انتظام دیکھ کہ۔ افیرا ایک دم بوکھلا گئی۔

سارے انتظام ٹھیک ہیں بس آپ دونوں کا انتظار ہے پر لگتا آپ دونوں کا ارادہ نہیں آنے کا۔ سعد نے شرارت سے کہا۔

ایسی کوئی بات اپنے پاس سے مفروضے نہ گڑھ کیا کرو سمجھے۔ سفوان نے روعب والے لہجے میں کہا۔

اچھا چلیں۔

علینہ بھی خیر و عافیت سے گزر گیا سفوان نے افیرا کے بار بار منع کرنے کے باوجود پوز بن وائل لیے تھے اور افیرا بس جھجک کر رہ گئی۔ اج سفوان کی لندن کی فلائٹ پتا نہیں آج سب کے دل اداس ہو رہے تھے۔ اور افیرا بھی اسکے جانے پر اداس تھی۔

سفوان آپ کسی اور کو بھیج دیں نہ اپنی جگہ۔ افیرا نے سفوان کے گلے لگتے کہا۔

میری جان صرف تین دن ہی کی تو بات ہے اور میں آپکو فون کروں گا نہ پھر کیوں اداس ہو رہی ہیں۔ اس نے اسکا سر سہلاتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے۔

سفوان اور افیرا نیچے آ گئے۔

اچھا بھئی میں جا رہا ہوں سب اپنا خیال رکھے گا۔ اس نے ناشتے فارغ ہو کر کہا۔
اچھا بیٹا اللہ آپ کو اپنی امان میں رکھے اور آپکو کامیاب کرے۔ ناہید بیگم نے اس کے
ماتھے پر بوسہ دیا۔
پھر وہ چلا گیا۔

آج صبح سے ہی افیرا کی طبیعت میں بوجھل پن تھا کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا سفوان
کو گئے آج دوسرا دن تھا وہاں پہنچ کر اس نے اپنی خیریت کی شہر دے دی تھی۔ اور
صبح بھی افیرا سے کال پر بات ہوئی۔
ابھی جب وہ نیچے آئی تو منڈھال منڈھال لگ رہی تھی۔

کیا ہوا بھابھی آج آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ۔ ملیحہ نے فکر مندی سے پوچھا۔
ہاں یار بس صبح سے ہی طبیعت بوجھل بوجھل سی ہو رہی ہے اور چکر بھی آرہے
ہیں۔ اس ہلکے سے کہا۔
تو آپ آرام کر لیں کام ہم لوگ کر لیں گی۔ عمارہ نے کہا۔

نہیں یاد کرے جا کر بھی وہی طبع رہے گی یہاں رہوں گی تو طبعیت بھلی رہے گی۔ اس نے مسکرا کے کہا۔

بھابھی ابھی تو بھائی کو گئے ایک ہی دن ہوا ہے اور آپ انکی یاد میں آدھی ہو گئیں اب بھائی کو بولنا پڑے گا کہ بھائی جلدی آجائیں آپکی پیاری بیوی آپکے دوری میں بیمار ہو گئیں۔ علینہ نے شرارت سے کہا۔

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں اور زیادہ ہی نہیں بولنا آگیا ہے تمہیں۔ اس نے مصنوعی گھور کر کہا۔

بھائی کب آرہے ہیں بھابھی۔ علینہ نے پوچھا۔

شاید نہیں تو پرسوں آجائیں کہہ رہے تھے ایک دو کام مزید رہ گئیں جس کی وجہ سے ایک اور دن لگے گا۔ اس نے آہستہ سے جواب دیا وہ اداس دکھ رہی تھی۔

اچھا جی چلیں ساتھ خیریت سے آجائیں گے آپ اداس مت ہوں۔ ملیجہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کہہ

ہمممم۔

افیرا اپنے کمرے میں تھی اسے بہت چکر آرہے تھے ایسا لگ رہا تھا ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

یا اللہ یہ مجھے کیا ہو رہا صبح سے اتنے چکر کیوں آرہے ہیں۔ اس نے سر پکڑ کے کہا۔
اتنے میں اسکا موبائل بجا۔ سنی کالنگ لکھا آرہا تھا۔

السلام و علیکم کیسے ہیں آپ۔ افیرا نے مسکراتے لہجے کے ساتھ کہا۔
وعلیکم السلام الحمد للہ میں ٹھیک ہوں اور آپ کیسی ہیں۔ سفوان نے بھی مسکراتے لہجے کے ساتھ جواب دیا۔

آپکے بغیر میں کیسی ہو سکتی ہوں۔ یہ انہوں نے دل میں کہا۔

اللہ کا شکر میں بھی ٹھیک اور آپ کیا کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا۔

میں بس کچھ فائلز سٹڈی کر رہا تھا آپ سنائیں مجھے مس کر رہی ہیں۔ اس نے شریہ لہجے میں کہا۔

نہیں جی میں آپکو بالکل مس نہیں کر رہی اتنے سارے لوگ ہیں گھر میرا دل لگا ہوا ہے۔ سفید جھوٹ بولا گیا تھا۔

یہ بیویاں بھی کبھی شوہر کو انکی اہمیت کا اندازہ نہیں ہونے دے سکتیں اگر کر دیں (گی شوہر نے ساتویں آسمان سے نیچے نہیں آنا

ایک تو میری بیوی کبھی مجھے خوش نہیں کر سکتی کیا ہوتا اگر کہ دیتیں کہ نہیں میری جان میں آپکو بہت مس کر رہی پلینز جلدی آجائیں۔ سفوان نے جس انداز میں کہا افیرا کا تھقہ چھوٹ گیا۔

اف سفوان آپ کتنے فلمی ہیں اور میں ایسا کیوں کہوں گی نا ممکن۔ اس نے ہنس کے کہا۔

نا کہیں آپکی مرضی میں تو آپکو بہت مس کر رہا ہوں۔ اس نے اداسی سے کہا۔

تو پھر آجائیں جلدی گھر میں سب آپکو بہت یاد کر رہے ہیں۔ افیرا اداسی سے کہا یہ ایک طریقہ تھا اسے یہ بتانے کا کہ وہ بھی اسے بہت مس کر رہی ہے۔

جی جلد آجاؤں گا ابھی بھی تھوڑا کام رہتا ہے پرسوں تک آجاؤں۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

پھر تھوڑی ادھر ادھر کی باتوں کے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

اس سے اگلے روز

رات میں جب کنول افیرا کو کھانے کے لیے بلانے آئی تو اسنے دستک دی۔

بھابھی آجائیں آپکو سب کھانے کے لیے بلا رہے ہیں۔ اس نے زور سے دروازے پر

دستک دی۔ جواب نادر

اس نے پھر دستک دی پھر نادر۔ دروازے ان لاک تھا اس لیے وہ دستک دے کر

اندر داخل ہوئی۔

افیرا بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

بھابھی اٹھیں کھانا کھالیں اگر۔ اس نے کہا لیکن اسکے جسم میں کوئی جنبش نہیں ہوئی۔

بھابھی اٹھیں۔ اس نے افیرا کو ہلایا۔ لیکن اس پر زرا بھی اثر نہ ہوا۔

کنول ایک دم گھبرا گئی کیوں اسکے جسم میں زرا جنبش نہیں ہوئی۔ اس نے باہر آکر

سب کو زور زور آواز دے کر بلایا۔ ماما بڑی ماما بھائی سب اسکی آواز سن کر جلدی

سے اوپر آئے۔

کیا ہوا کنول پیٹا۔ ناہید نے اس سے گھبرا کے پوچھا۔

وہ وہ بڑی ماما بھابھی اٹھ نہیں رہیں شاید بے ہوش ہو گئیں ہیں۔ اس نے پریشان لہجے میں کہا۔

ہائے اللہ کیا ہوا میری بچی کو۔۔ ناہید اور سب سفوان کے کمرے میں آگئے۔
آپ لوگ ٹینشن نہ لیں میں ابھی ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں وہ آجائیں گیں۔ ازہان نے تحل سے کہا۔

ہاں بیٹا جلدی جاو۔ امنہ بیگم نے کہا۔

فکر کی کوئی بات نہیں بس بی بی پی لو ہو گیا تھا اور میرے پاس آپکے لیے گڈ نیوز ہے
آپ دادی بننے والی ہیں۔ ڈکٹر نے چیک اپ کر کے بے ہوش ہونے وجہ بتائی اور
ساتھ نئے مہمان کے آنے کی نوید بھی۔

سچ اللہ تیرا تو نے میرے بچے کو بھی اپنی رحمت سے نوازا۔ ناہید بیگم تو خوشی سے
جھوم اٹھیں اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

ان کو تھوڑی ویکنس ہے اب انکا بہت خیال انکو اچھی غذا اور دیکھ بھال کہ بہت
ضرورت ہے اب۔ انہوں نے دو چار ہدایات دیں اور چلی گئیں۔

افیرا کو ہوش آگیا تھا اور وہ بھی ڈاکٹر کی بات سن چکی تھی۔ ڈاکٹر جا چکی تھیں اور اب کمرے میں صرف افیرا اور ناہید بیگم تھے۔

سنا میرا بچہ میں دادی بننے والی ہوں بہت بہت شکریہ تمہارا۔ انہوں افیرا کو خود سے لگا کر ماتھے پر بوسہ دیا۔

اما اب بھی نہ۔ اس نے شرما کے کہا۔

میں ابھی سب کو بتاتی ہوں۔ خوشی سے کہتی وہ باہر چلی گئیں تھی۔

سفوان آپ جلدی سے آجائیں بس اب صرف میں نہیں ہمارا بے بی بھی آپکا ویٹ کر رہا۔ یہ کہتے ہوئے اسکا چہرے پر ہزاروں رنگ تھے۔

اج سفوان کو بھی آنا تھا اسکی رات کی فلائیٹ تھی اور اس نے منع بھی کر دیا تھا کہ میں خود ہی آجاؤں گا۔

گڈ نیوز سن سب بہت خوش تھے سب نے افیرا کو مبارکباد بھی دی ابھی ناہید بیگم سوچ ہی رہی تھیں کہ سفوان کو بتائیں کہ زین وغیرہ نے منع کر دیا۔

بڑی اما آپ بھائی کو کچھ نہیں بتائیں گیں ہم سب مل کر انہیں سرپرائز دیں اور بعد میں سیلیبریٹ بھی کریں گیں۔ ذوہان خوشی سے کہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہاں یہ اندھا بہت اچھا ہے ہم بھائی ری ایکشن بھی دیکھ لیں گیں بھائی کا تو بس نہیں چلے گا بھنگڑے ڈالیں گیں۔ زین صاحب کا بھی بس نہیں چل رہا تھا وہ بھی بھنگڑے ڈال لے۔

تمھاری طرح چھپورے نہیں ہیں جو ایسا شدید ری ایکشن دیں گی۔ دانیہ نے منہ بنا کہہا۔

تم تو چپ ہی رہو ہر بات میں بولنا ہے۔ زین نے چڑ کہہا۔
اچھا بس لڑنا مت آج آرہا ہے سفوان میرا بچہ۔ یہ کہتے ہوئے ناہید بیگم کی آنکھوں میں خوشی ٹمٹما رہی تھی۔

دوپہر میں افیرا بیٹھی ہوئی تھی جب حنا بیگم کا فون آیا۔

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ۔ اس نے مسکراتی آواز میں کہا۔

وعلیکم السلام میرا بچہ میں تو ٹھیک ہوں اور بہت خوش اللہ نے میری دعائیں قبول کر لیں۔ انکی آواز میں واضح خوشی تھی۔

اچھا جی اور گھر میں سب کیسے ہیں اور بابا جان کہاں ہیں۔ اس نے کہا۔

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

الحمد للہ سب ٹھیک ہیں اور تمہارے بابا بھی یہی ہیں لو بات کر لو ورنہ ابھی میرے ہاتھ سے موبائل لے لینا ہیں انہوں نے۔ انہوں مسکراتے ہوئے فون وجدان صاحب کو دے دیا۔

اسلام و علیکم کیسے ہیں آپ اچو میری تو یاد آتی نہیں ہیں نہ اب۔ افیرا نے اینڈ میں مصنوعی خفگی سے کہا۔

بھلا اپنے دل ٹکڑے کو بھی کوئی بھول سکتا ہے آپ ہی بھول گئی مجھے اپنے نئے گھر جا کر۔ انہوں نے بھی شکوہ کیا۔

ایسا نہیں ہے بابا میں اچو اور سب کو بہت مس کرتی ہوں۔ اس نے مسکرا کے کہا۔
اچھا جی پھر آتی کیوں نہیں ہو پتا ہے یہاں بھی سب کو یہاں بہت یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔

بابا یہاں ٹائم کا پتا ہی نہیں چلتا اور کبھی آنے کا سوچو تو کوئی آنے دیتا اور سچ کہوں تو میں بھی بور ہو جاتی ہوں ان لوگوں کے بغیر۔ اس نے سچ کہا

اچھا جی اللہ میری بچی کو ہمیشہ شادو آباد رکھے اپنے گھر میں اور اسکے نصیب میں ڈھیروں خوشیاں ڈالے آمین۔ انہوں نے دل سے دعا دی۔

READING POINT

پھر اسنے تھوڑی تھوڑی سب سے بات کی۔ پھر آرام سے لیٹ گئی آج اسکا دل پتا نہیں کیوں گھبرا رہا تھا لیکن اسنے کسی پر واضح نہیں کیا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکے روح کو تکلیف ہو۔

رات کو سب ہی منتظر تھے سفوان کے کھانا بھی اسکی پسند کا بنوایا گیا تھا البتہ افیرا کو اسکی طبیعت کی وجہ سے ٹائم پر کھانا کھلا دیا گیا تھا۔ افیرا اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی جو کہ تمام بڑوں نے زبردستی بھیجا تھا۔ اور یہ آنے والی آفت سے بھی انجان تھے۔ سب ہی بے صبری سے سفوان کا انتظار کر رہے تھے۔ حسب معمول گھر کے بڑے مرد حضرات ٹی وی پر نیوز دیکھ رہے تھے جبکہ بنگ پارٹی اپنے کمروں میں اور خواتین کیچن میں تھیں۔

لندن سے کراچی آنے والی فلائیٹ کے طیارے میں خرابی کے باعث طیارا پائلٹ کے کنٹرول سے باہر ہوا جس کی وجہ سے طیارا کریش ہو گیا۔ نیوز کاسٹر نے یہ خبر زور و شور سے سنائی اور یہی خبر جنت پیلس پر دم کی مانند گری۔

یا اللہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اس۔۔۔ اسی فلائیٹ سے سفوان کو آنا تھا۔ حمید صاحب ایک دم صدمے سے اٹھے۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

بھائی ہو سکتا ہے سفوان کسی اور فلائیٹ سے آرہا ہو آپ بیٹھیں میں ابھی کال کرتا ہوں۔ پریشان تو خالد صاحب بھی ہو گئے لیکن انہوں نے حمید صاحب کو تسلی دی۔
نہ نہیں خالد اس نے اسی فالٹ جس کا یہ لوگ بتا رہے ہیں میری بات ہوئی تھی یا اللہ میرے کی حفاظت کرنا۔ حمید صاحب صوفے پر ڈھے گئے۔
سفوان کو کال کی جو نہیں ملی۔

کیا ہوا ہے اتنا پریشان کیوں لگ رہے ہیں آپ سب۔ کچن سے آتی ناہید بیگم نے انکے چہرے دیکھے تو پوچھا۔
بڑی ماما جس جہاز میں بھیا کو آنا تھا وہ کریش ہو گیا۔ امان نے نم لہجے میں انکے سر پر بم پھوڑا۔

کیا بول رہے امان پاگل تو نہیں ہو گئے کیا اول فول بول رہے ہو۔ ناہید بیگم نے غصہ میں کہا اپنے جان عزیز بیٹے کے لیے یہ بات کیسے سن سکتی تھیں وہ۔
بھابھی ابھی نیوز کاسٹر نے بتایا ہے اور بھائی بھی کہ رہے ہیں کہ یہ وہی فلائیٹ تھی۔ حسن صاحب نے انتہائی بے بس لہجے میں کہا۔

READING POINT

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرا بچہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا آپ لوگ اسے فون دیکھنا وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔ انکا دل ماننے کو تیار ہی تھا۔

بڑی ماما ہم نے فون کیا ہے جو کہ بند آرہا ہے۔ سعد نے کہا۔

یا اللہ میرے بیٹے کی حفاظت میرے ابھی تو تو نے ہمیں خوشیاں عطا کی ہیں میرے بیٹے کو زندگی دینا۔ انہوں روتے روتے اپنے رب سے دعا کی

اور ماں کی دعا اللہ کبھی رد نہیں کرتا وہ تو ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہے تو پھر ایک ماں کی کیوں نا سنتا۔

ٹی وی پر پھر خبر چل رہی تھی۔

جائے حادثہ پر موجود ہماری ٹیم سے ہمیں یہ اطلاعات حاصل ہوئیں کہ اس حادثے میں کچھ لوگ زندہ ملے ہیں جنہیں فوری طور پر قریبی ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے ہمارے ساتھ رہیے۔ اینکر کے الفاظ یا ان کے لیے امید کی کرن

حم۔۔۔ حمید دیکھا انہوں نے کیا میرا بچہ زندہ ہے میں نے کہا تھا میرے بچے کو کچھ نہیں ہوا۔ ناہید بیگم کے حواس گم ہونے لگے تھے۔

بھابھی اپنے اچکے سنبھالیں افیرا کو اوپر آواز چلی جائے گی اور اس کے لیے ابھی یہ خبر نقصان دہ ہوگی۔ امنہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

سعد امان تم سب لوگ جاؤ ہسپتال جا جاؤ ہم بھی آرہے ہیں۔ حمید صاحب نے فوراً خود کو سنبھال کے کہا یہ ہوش کھنے کا وقت نہیں تھا انہیں ایک امید کی کرن نظر آئی تھی تو کیسے بچھا دیتے۔

میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں گی۔ ناہید بیگم نے جلدی سے کہا۔

ناہید آپ اپنے آپ کو سنبھالیں ہم جا کر دیکھ رہے ہیں نہ انشاء اللہ ہمارے بیٹے کو کچھ نہیں ہوا ہوگا آپ بس دعا کریں اور افیرا کو مت بتائے گا۔ یہ کہہ وہ آگے بڑھ گئے۔ بہت مشکلوں کے بعد آخر سفوان کا پتا چل ہی گیا اور اللہ نے ان کی گئی دعائیں رانگاں نہیں گئیں تھیں۔ لیکن جس حالت میں تھا وہ بہت نازک حالت تھی۔ جہاز کافی نیچے اکر پھر گرا تھا جس کی وجہ سے کچھ افراد اللہ کی قدرت سے زندگی کا گئے تھے لیکن بہت تقطیش ناک حالت میں تھے۔ بہر حال عمر نے گھر اطلاع دے دی تھی سفوان کی۔ اور گھر کی کچھ خواتین ہسپتال آگئی تھیں۔ جو گھر میں تھے وہ مسلسل پڑھائی کر رہے تھے اور اللہ سے سفوان کے زندگی کے لیے دعا گو تھے۔

حسین باغ جس میں وہ اپنے شریک حیات کا ہاتھ تھامے چہل قدمی کر رہی اور اس کا

شریک حیات اس کے کانوں میں میٹھی سرگوشیاں کر رہا تھا زندگی بہت خوبصورت نظر آتی تھی کہ ایک کچھ نقاب پوش آئے اور اس کے شریک حیات کو اپنے ساتھ لے گئے اور وہ اسے پکارتی رہی لیکن وہ اس سے بہت دور چلا گیا۔ اور وہ چیختے چیختے رو رہی تھی

پلیز انہیں چھوڑو کہاں لے جا رہے واپس لاؤ سفوانننن۔ ایک دم افیرا کی آنکھ کھل گئی دل کی دھڑکن تیزی سے چل رہی تھی

یا اللہ ی۔۔۔ یہ کیسا خواب تھا پلیز میرے سفوان کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا مجھ سے انہیں جدا نا کرنا۔ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کے دعا کی۔
پھر اسنے وضو کر کے نفل ادا کیے۔

پھر تھوڑی دیر بعد نیچے آگئی۔ نیچے آئی تو کوئی نہیں تھا

یہ سب کہاں چلے گئے آوازیں بھی نہیں آرہے اور سفوان کیا ابھی تک نہیں آئے۔ یہ سوچتے ہوئے وہ کچن کی جانب بڑھی۔ جب ملازمہ کی بات پر اسکے قدم ٹھہر گئے۔

اللہ سفوان بھائی کو زندگی دے سنا ہے بہت خطرناک حالت ہے۔ ملازمہ نے فکر والا لہجہ بنا کر کہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہاں ابھی کل ہی تو سب خوش تھے کہ چھوٹا سفوان آنے کی کس کی نظر لگ گئی اللہ
خیر دوسری ملازمہ کی بات مکمل بھی نا ہوئی تھی کہ افیرا فوراً آئی
کیا بکواس کر رہی ہو کہاں ہیں سفوان کیا ہوا انہیں۔ اس نے غصے سے پکڑ کے کہا



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

وہ بی بی ہم تو کچھ اور بات کر رہے تھے۔ ملازمہ نے گھبرا کہ کہا سارہ شائلہ بیگم
سب کو کہہ کر گئیں تھیں کہ افیرا کو کچھ نہیں پتا چلنا چاہیے۔
جھوٹ مت بولو ابھی میں نے سنا کہ سفوان کی جان خطرے میں بتاؤ کہاں ہیں کیا ہوا
ہے انہیں۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر کرے۔

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

کیا ہوا بھابھی آپ کیوں چلا رہی ہیں آپکی کی طبعیت ٹھیک ہے۔ عمارہ فوراً اس کے پاس آئی۔

عمارہ سفوان کہاں ہیں انہیں ان واپس آنا تھا اور یہ دیکھو کیا کہ رہی کہ میرے سفوان کی جان خطرے میں ہے۔ اس نے عمارہ کو تھام کہ پوچھا بھابھی کچھ نہیں ہوا آپ پریشان نہ ہوں پلیز خود کو سنبھالیں۔ لیجئے اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

مجھے بتاؤ جو میں پوچھ رہی ہوں۔ اس نے پھر غصے میں کہا۔

اچھا آپ آرام سے بیٹھیں اور صبر سے سنیں۔ عمارہ نے اسے صوفے پر بیٹھایا۔
بھابھی جس پلین بھیا آرہے تھے۔۔۔۔۔۔ وہ خرابی کے باعث کر کریش ہو گیا۔ لیکن اللہ نے ہمارے بھیا کو بچا لیا پر۔۔۔۔۔۔ وہ خاموش ہوئی۔

پر کیا عمارہ جلدی بولو سفوان ٹھیک ہیں نہ۔ وہ ایک دم کھڑی ہوئی دل بڑے طوفان اندیشہ پہلے ہی دے رہا تھا۔

پر بھیا کی حالت بہت تقطیش ناک ہے اور سارے بڑے وہیں ہیں۔ اگے کی بات علیہ نے آنسو کے درمیان بتائی۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا سفوان مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے ان آنہوں نے مج سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئیں گیں۔ افیرا آہستہ اپنے حواس کھو رہی تھی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کوئی اسکی روح اسکے جسم سے کھینچ رہا ہے ابھی وہ نیچے گر کہ اپنی زندگی کھو دے گی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے جیتے جی کسی نے اسے اندھیری قبر میں ڈال دیا اور پھر اسکے چاروں اور اندھیرا پھیل گیا۔

بھابھی بھابھی اٹھیں یا اللہ ہم پر رحم کر۔ ملیجہ اک دم آگے بڑھی۔ اور رو کر اللہ سے فریاد کی۔

ڈاکٹر کو بلایا گیا تھا انہوں نے اسے سکون کا انجیکشن دیا تھا البتہ کوئی نقصان نا ہوا۔ تقریباً تین گھنٹے کے بعد وہ ہوش میں آئی۔ اس دوران عمارہ نے وجدان کو یہاں ہوئی ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔

سفوان سنی نہیں آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے نہیں نہیں اپکو کچھ نہیں ہوگا۔ وہ نیند میں بول رہی تھی پھر ایک دم ہوش میں آئی۔

بھابھی خود کو سنبھالیں کسی کے لیے نہیں تو اپنے بے بی کے لیے اللہ سب بہتر کرے گا۔ سب ہی اسکو سنبھالنے میں لگے ہوئے۔ اور وہ یہی ضد کیے جا رہی تھی کہ اسے ابھی اسی وقت ہسپتال جانا ہے۔ آخر کار اسے امان آکر ہسپتال لے گیا۔

ہسپتال جا کر بھی اسکے رونے میں کوئی کمی نہیں آئی اور وہ جب سے اب تک اللہ سے اپنے محبوب شوہر کی زندگی مانگ رہی تھی۔ آج سفوان کو نازک حالت میں پڑے دن تھا اور اب ڈاکٹر نے صرف دعا کرنے اور 36 گھنٹوں کو ٹائم دیا تھا۔ آخر کار 5 اللہ نے جنت پلیس کے مکینوں پر رحم کر ہی دیا اور سفوان کو ہوش آگیا

مبارک ہو آپ سب کو اللہ کے کرم سے آپکے پیشٹ کو ہوش آگیا ہے لیکن مزید ایک دن کے لیے ہمیں آئی سی یو میں رکھنا ہوگا انہیں ابھی کسی کو ملنے کی اجازت نہیں کل انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔ پھر مل لے گا۔ ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں ساری تفصیل بتائی اور چلے گئے۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میرے مالک تو نے میرے بیٹے کی جان بخش دی۔ ناہید بیگم نے سجدہ شکر ادا کیا۔
افیرا کی بھی طبیعت سنبھل گئی تھی۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

اگلے دن اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا۔ سب اس سے مل گئے اور وہ سب کو ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ڈیل کر رہا تھا وہ تھا ہی ایسا۔

کیا۔ ہو گیا ہے ماما۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اللہ نے یہ سب کر کر دیا تھا اس لیے ہوا دیکھیں اس نے مجھے نئی زندگی بھی دے دی۔ سفوان نے رک رک کر ناہید بیگم کو کہا جنکے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

میرا بچہ اللہ تجھے لمبی زندگی دے اور خوشیاں آپ اب جلدی سے ٹھیک ہو جاو۔ انہوں نے آنسو پونچھ کے کہا۔

ان کے بعد افرا آئی تھی جسے سب نے بھیجا تھا اس کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ سفوان کو اس حالت میں دیکھ سکے گی۔ لیکن پھر سب کے کہنے پر وہ ہمت کر کہ اندر آگئی تھی۔ لیکن سفوان کو دیکھ کر وہ پھر اپنا ضبط کھونے لگی۔ سفوان کے قریب بیٹھ کر وہ مسلسل آنسو پینے کی سعی کر رہی تھی جب سفوان کی کسی خاص کی موجودگی کے تحت آنکھ کھلی۔ کتنے دن بعد دیکھا تھا یہ چہرہ جس میں اسکی زندگی جس روح جڑی تھی۔

اف۔۔۔انی، کتنی محبت سے ہماری گیا تھا

READING POINT

سفوان آ۔ اپ ٹھیک ہیں آپ نے کہا تھا آپ جلدی آجائیں گیں پھر یہ سب۔ اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کیا کہے۔

می میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان دیکھو آپکے سامنے ہوں۔ سفوان نے آہستہ سے مسکرا کے کہا۔

پتا ہے اللہ۔ مجھ سے ناراض ہو گئے تھے میں اپکو بہت تنگ کرتی ہوں انہوں نے مجھے سزا دی تھی آگ اگر اپکو کچھ ہو جاتا می میں بھی مر جاتی۔ اس کے گالوں پر آنسو پھسل رہے تھے۔

میری جان اللہ کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا اور آپ سے اللہ کیوں ناراض ہوگا آپ تو بہت اچھی ہو اور اللہ اپنے اچھے بندوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتا بس اب چپ ہو جاو آپکے آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں اور ابھی میں اپنے طریقے آپکے آنسو صاف نہیں کر سکتا۔ کہتے ہوا آخر میں شریر لہجے میں کہا۔

سفوان اپ بھی نا۔ فیرا مطلب سمجھ کر شرم سے لال ہو گئی۔

سفوان اپکو پتا ہے اللہ نے ہمیں ماں باپ بننے کا درجہ عطا کیا ہے۔ اس نے آہستہ سے شرمیلی مسکان کے ساتھ کہا

کیا سچی انی می میں بابا بننے والا ہوں یا اللہ تیرا شکر اور انی آپکا بھی شکر یہ مجھے اتنی اچھی نیوز سنانے کے لیے۔ سفوان کی خوشی اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔
ڈیڑھ سال بعد

اس عرصے میں کافی زندگیوں میں بہار آئی اللہ نے کہیں محبت کو ملا دیا اور کہیں اپنی رحمتوں سے ملامت کیا اللہ نے عمان کی دعائیں قبول کر اسے اسکی پاکیزہ محبت عطا کر دی جس کا وہ شکر کرتے نہیں تھکتا وہیں وجدان اور فارس کو دونوں اپنی نعمت سے نوازہ سفوان مکمل سہ تیاب ہو گیا اور اللہ نے اسکو اپنی رحمت سے نوازہ جو کہ اس کی اولین دعا اور خواہش تھی۔ جنت پریس کا ہر مکین خوشیوں سے مالا مال تھا خوشیاں اس گھر کی مکین بن گئیں تھیں اور اب ان خوشیوں کا شکر کرتے کرتے نہیں تھکتا تھے۔ بے اللہ نے انہیں ہر غم سے نجات دی تھی۔

الا میلا جانوں میلا شونا ماما کی جان۔ افیرا اپنی گود میں اپنی 6 ماہ کی بیٹی کو کھیلا رہی تھی۔

کبھی مجھے بھی پیار کر لیا کریں ہر وقت میری بیٹی پر پیار برساتی رہتی ہیں۔ سفوان نے منہ بنا کہہا۔

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

سفوان شرم کریں ایک بیٹی کے باپ ہو گئے ہیں لیکن رومنس کے جراثیم کم نہ
ہوئے آپکے اندر سے۔ افءرا نے اسے گھور کہہا۔

یہ رومنس میرا پیار ہے جو کہ آپکو نظر نہیں آتا۔ اس نے پھر منہ بنا کہہا۔
اچھا جی۔

دیکھا زمیل آپکی ماما کو آپ سے پیار ہی نہیں ہے۔ اس نے روشنی صورت بنا کہہا
زیمو آپکے بابا کو بس یہی باتیں سو جھتی ہیں آپ نے سننا۔ افیرا نے مسکراہٹ دبا کر
زمیل سے کہا جو اسکی بات سمجھے بنا ہنس رہی تھی۔

اچھا زیمو ماما کو ایک کسی دے دو۔ افیرا آنکھیں بند کر کہہا چہرہ زمیل کے قریب گئی۔
پر گال پر کسی زمیل نے نہیں زمیل کے بابا نے کی

کیا کر رہے ہیں بیٹی کا تو لحاظ کر لیں شرم کر لیں تھوڑی۔ اس نے حیا سے لال
چہرے کے ساتھ کہہا۔

میں نے کیا کیا۔ دنیا جہان کی معصومیت لیے پوچھا گیا۔

ابھی یہ کیا حرکت کی تھی۔ اس نے دانت پیس کر کہہا۔

READING POINT

میں نے تو بس ایسے اچو پیار کیا۔ سفوان اسکے گال پر پیار کر کہ اس سے دور ہو گیا
نورا

سفوان آپ کبھی نہیں سدھریں گے۔ اس منہ پھلا لیا۔
؟!رات زمیل کو سلانے کے بعد سفوان اور افیرا ایک ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے
افیرا نے سفوان کے کندھے پر اپنا سر رکھا ہوا تھا۔

انی اپنے کبھی یہ بات نوٹ کی ہے کے جب بھی ہم میں سے کوئی تکلیف میں یا
پریشانی میں ہوتا ہے تو ہمارے قلب بے چین ہو جاتے ہیں۔ سفوان نے افیرا کے گرد
بازو پھیلا کر کہا

جی مجھے معلوم ہے۔ اس نے مسکرا کے کہا۔

اچو پتا ہے ایسا کیوں ہے؟؟؟ سفوان نے اس کی طرف جھک کے کیا۔

جی پتا ہے کیونکہ اللہ نے ہمارے دل ایک ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اور جن کے دل
ایک دوسرے سے جڑے ہوں انہیں ایک دوسرے کی تکلیف کا معلوم ہو جاتا
ہے۔ افیرا نے آہستہ سے جواب دیا

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہاں ٹھیک کہا اپنے پتا ہے میں کبھی آپ سے پہلے کسی کو نہیں چاہا لیکن جب آپ
زندگی میں آئیں تو اپنی ساری محبتیں اپکو دے دیں۔ سفوان نے اسکے ماتھے پر اپنی مہر
محبت ثبت کی۔



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdstpk.blogspot.be>
اور
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پر سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پر بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

میرے بھی۔ افیرا نے کہا

افی سنو۔ سفوان نے اسے پکارا۔

جی بولیں۔

READING POINT

Posted on Reading Point And Kitab Dost
<http://readingpointpk.blogspot.be/>

ہم نے چاہا ہے تمہیں قلب سے۔ سفوان نے ہلکے سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔
افیرا نے مسکرا کر آنکھیں موند لیں۔

The end